

مندرجہ ذیل نظم ملفوظات شیخ عماد الدین حماد سے ماخوذ ہے جو وہم جب ۱۳۱۳ھ کو بی بی خاتون دختر سلطان ابراہیم لنگاہ کے بطن سے حضرت شیخ میران دنا سے شیخ جمال الدین بن سلطان بہار الدین ولے کیچکران بن حضرت تاج الدین بن سلطان حمید الدین حاکم کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے ملفوظات آپ کے مرید محمد جمال الدین بن عبدالرزاق بن محمد کبیر الدین بن سید احمد علی قرشی حسن الرضوی نے قلم بند کئے جو آپ (شیخ حماد) کی اولاد کے پاس میا نوالی قریشیاں اور مومبارک میں موجود ہیں۔

شیخ صدر الدین عارف بیٹے ہیں شیخ الاسلام حضرت بہار الدین زکریا ملتانی کے حضرت حاکم کے ہاں شیخ عارف کی ہمشیرہ بی بی فاطمہ سے جسب تحقیق شیخ شہر اللہ لنگاہ مولف تذکرہ حمیدیہ کے ذوالدین حضرت عبدالجلیل لاہوری کے دادا کے دادا عالم وجود میں آئے۔ شیخ عارف کی صحیح تاریخ وفات ۶۸۵ھ ہے۔ ان سے سلطان محمد شاہ ابن سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنی سطلات بنت سلطان رکن الدین ولد سلطان شمس الدین التمش کا نکاح کروایا تھا۔ تاکہ اسے طلاق دلا کر پھر داخل حرم کرے۔ مگر وجہ مذکورہ کی منت سماجت پر آپ نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تھا اور جس دن وہ آپ کو قتل کرنے کی نیت سے آنے والا تھا۔ اسی دن تاتاریوں کے ٹڈی دل نے یورش کر کے ۶۸۴ھ میں اسے شہید کر دیا تھا اور وہ خاتون بدستور زینت خانہ درویش رہی تھی۔ امیر خسرو مرتبہ اس کے متعلق بڑا پروردہ۔ پورا اثر اور رقت انگیز ہے۔

شیخ صدر الدین عارف کے اشعار حضرت حاکم کی شان بلند کے مظہر ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے حضرت سلطان التارکین اپنے خسرو پر کی نظر میں کس قدر گرامی تھے۔ ان اشعار میں نقل و نقل کے چند اغلاط تھیں جنہیں ہمارے مورخ کوٹلی پیراں کے فاضل امام مسجد مولوی عبید اللہ صاحب پر وفیہ نانا اسلامیہ کلج لاہور نے صحیح کیا۔ اعراب لگائے اور ساتھ ہی ترجمہ بھی کر دیا۔ جزاؤ اللہ تعالیٰ۔

مولانا صاحب موصوف نے اپنی تقریظ میں جو کچھ میرے متعلق تحریر فرمایا ہے میں حاکمی بھائیوں کی مدد سے ہوا ہے۔ جو ستمی شکر یہ ہیں۔

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پنج باب است اندرین گلزار ۰ ہر یکے باب گنج معنی دال
شذراں شاہِ حاکم درویش ۰ پنج گنج اندرین یکے دیوان

حاکم

اصغر شاہ درویش

گلزار

یعنی

دیوان سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم شاہ کے پیراں
مدفون مومبارک یاست بہاولپور

مہذب نامی حاکمی

تقریظ

از مولانا عبید اللہ صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج فاروقین لاہور
 میں نے گلزارِ حاکمی مصنفہ شیخ المشائخ قطبِ زماں حضرت شیخ حمید الدین حاکم قریشی اکثر مقامات
 سے دورانِ طباعت مطالعہ کی۔ تقریباً چھ سو سال پہلے کی فارسی زبان ہے۔ ناکہ اصناف
 اکثر جگہ موجود ہے۔ تکرار اور توازن قافیہ کی طرف زیادہ التفات نہیں۔ جیسے متقدمین کی روش ہے۔
 بعض جگہ نہایت دشوار۔ لمبے ردیف قافیے اختیار کئے ہیں۔ اور نہایت خوبی سے نبھائے ہیں۔ زبان کی
 سلاست اور روانی قابل ستائش ہے۔ بعض جگہ امتحانی اشعار کہے ہیں جن سے کمال استعداد اور ذوق
 طبع نظر آ رہا ہے۔ بعض قطعاً میں خاص اشیا کے ذکر کا التزام کیا ہے اور بغیر کسی تکلف کے اسی
 سلاست اور روانی کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔ کتاب میں ہر قسم کے اشعار حمد و ثنا و مناجات۔
 غزلیات۔ واقعات۔ مرثیہ صوفیا و علمائے زمانہ کی مدائح اور دیگر ذاتی حالات کی نظمیں موجود ہیں۔
 اکثر قطعاً اپنے معاصرین مشائخ کرام کے حالات میں کہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اعلیٰ کو
 تمام علوم درسیہ اور فنونِ عقلیہ و نقلیہ میں مہارت کا ثمرہ حاصل ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے آپ
 کی لطیف اور پاکیزہ زندگی نظر کے سامنے آجاتی ہے۔ اس زمانے کے اکابر صوفیا اور عظیم القدر علماء
 آپ کی مدح میں رطب اللساں ہیں۔ کتاب اول سے آخر تک تصوف اور طریقت کے رنگ میں ہے
 یہ جوابدہت اب تک پردہٴ اخفا میں تھے۔ الحمد للہ کہ آپ کی قابلِ قدر اولاد میں سے حضرت پیر
 غلام دستگیر صاحب نامی نے حق فرزند می ادا کیا اور نہایت سعی و اہتمام سے کتابِ طباعت کا
 زیور لپٹایا۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ
 ایں سعادت بزورِ بازو نیست
 تازہ بخشند خدائے بخشندہ

130553

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَرْضِ حَالِ

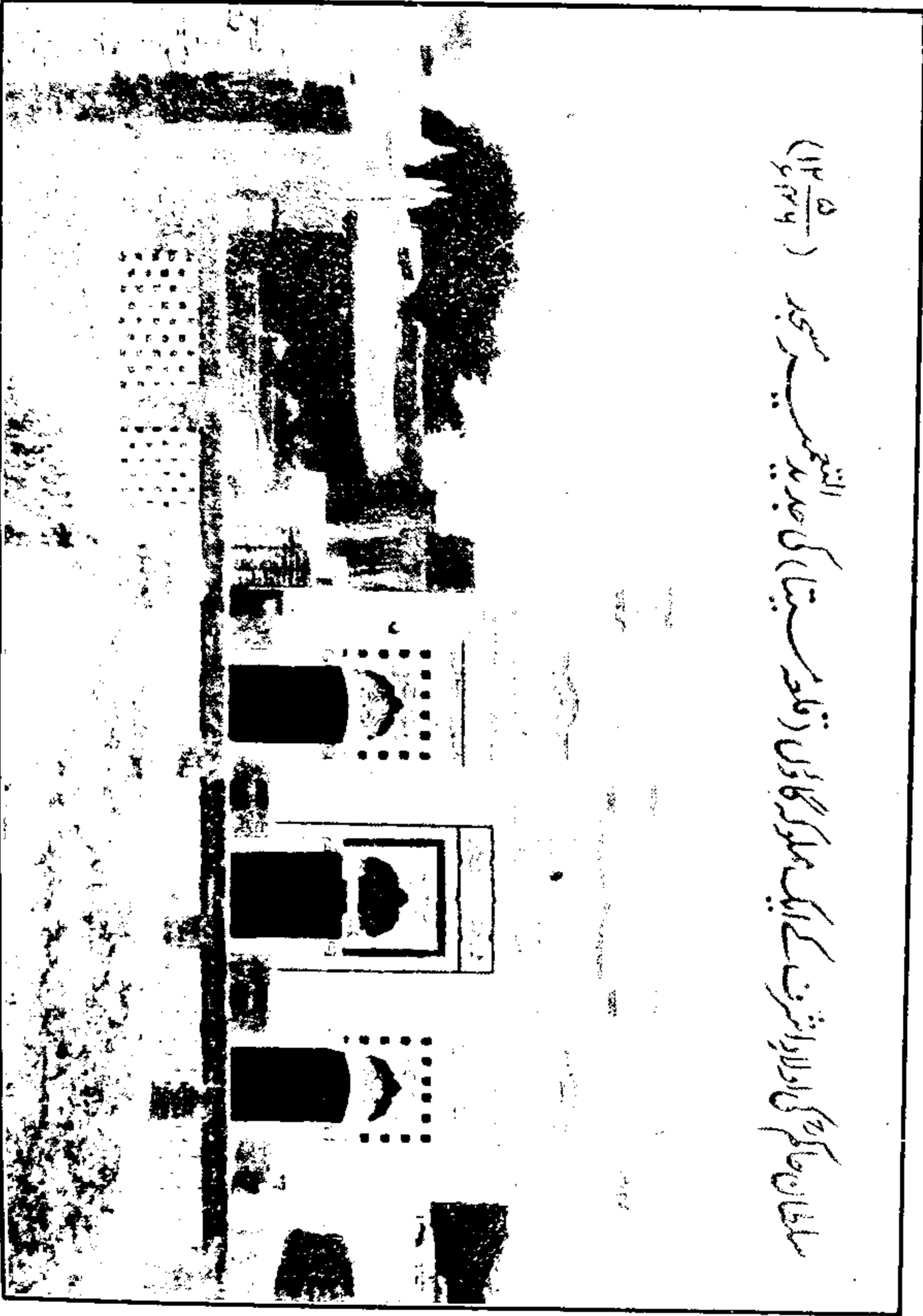
خدا کے کارساز کا لاکھ لاکھ شکر کے راس نے ہمارے جد اعلیٰ کے دیوان گلازدار کو طبع اور شائع کرانے کی آرزو کو پورا کیا۔ یہ آرزو میرے دل میں بہت دیر نہ تھی اور اس طرف میں نے اپنی کئی تالیفات میں اپنے مخدوم برادران (محمد کریم شاہ اور محمد روشن پراغ صاحبان) کی توجہ مبذول کرانی تھی مگر بہت لمبے وقت پر ہوتا ہے جب تک سب تہہ ہرگز کوشش کی تو خدا نے سبیل پیدا کر دی۔

میں نے انٹرنیشنل کے امتحان سے سکنٹ ۱۹۵۱ء میں فارغ ہو کر اپنی ارنین بریاض میں جو سیرے تیس سال کے من سے پیشتر کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے گلزار کی نقل اس نسخے سے کہ نسبتاً اشرف رتہ پیراں ہیں۔

۱۹۵۲ء کا نوشتہ تقابلاً شروع کر دی اور جو درمیانی اور اتر نقل کیا گیا وہ اس کے قلم سے ماہور سے آیا۔ وہ اصل سے اگلا رہ کر گم ہو گئے۔ ان کی نقل کرنے کے لیے میں برادر محمد افضل شاہ برادر محمد شریف عالم شاہ اور برادر آنتاب احمد کے ساتھ جن کو بہاولپور کی عزیزوں سے ملنے اور اپنے جد اعلیٰ سلطان جاکو کے گلزار کی زیارت کا شروع تھا شروع جنوری ۱۹۵۵ء میں رحیم یار خاں پہنچا اور وہاں سے مخدوم محمد روشن چوہدری صاحب کی کار پراں کے فرزند اکبر مخدوم زادہ سلطان احمد کی مدد سے پہنچا گیا۔ پہنچا ہوا مال فریشیاں میں تین دن رہ کر رحیم یار خاں راپس آیا اور عزیز ذوالفقار حسین سے نسخہ لکھوا اور مقابلہ اور نقل کے لیے حاصل کیا۔ ماہور راپس ۲۲ جنوری ۱۹۵۵ء کو موضع قلعہ مسیتا شاہ پہنچا۔ پھر راپس راپس ماہور پہنچا۔ مختار بنی و حاجی انور علی صاحبان کی مدد اور مشورہ سے ہر دو نسخوں کا مقابلہ اور نقل کی جائے۔ دو دنوں بھائیوں نے اس کام میں قابل قدر امداد کی جو سر رہ گئی وہ مولانا عبد اللہ صاحب پر دفینس پورے کی خزانہم اللہ تعالیٰ اس کے گیارہ ماہ بعد ۲۲ دسمبر کو حافظہ صاحب کا انتقال ہوا۔ اس میں انتقال ہو گیا اور حافظہ ہو گیا۔

مبانی کی یاد اور ۲۱ فروری ۱۹۵۵ء کو میر انیک دل صلح۔ دیانتدار اور فرزند محمد مجاہد

سلطان حاکم کی اولاد اور اشرف کے ایک مملوک گاؤں (قلعہ سبتا) کی جدید تعمیر مسجد (۱۲۵۵ھ)



۳۴ برس کے سن میں امرتسریاں کے لال چھاپنیچا، انا لیتہ وازا لیکہ راجون۔ ان پے درپے خدمات سے طبیعت اچھا ہو جانا لازمی تھا۔ مگر اس وجہ تاخیر طباعت میں ایک رکاوٹ تھی۔ جو کمری پابند صاحب کی عنایت سے رفع ہوئی اور انہوں نے کتاب کو اپنی طرف سے چھپوا دیا۔

گلزار کے گلہائے سن پرور کے اولاد اور صادق الیقین مریدانِ سلطان التارکین کا دامن امید بھرنے اور شامِ بیان کو معطر کونستے کندرم۔ روشن چراغ صاحب حاکمی کی عالی بہتی نے ہاتھ بڑھایا اور عزیز مذکور نے بھی حسب استطاعت جو حصہ خدمت کی۔ جزا ہما اللہ تعالیٰ۔

قلعہ مسیتا کی جدید تعمیر خوبصورت مسجد اشرف کا نقشہ جو شامل گلزار ہے، برادرِ حاجی انور علی شاہ صاحب کے ذوقِ سلیم کا نتیجہ ہے اور اس کے منقول ذیل نوشتہ پر دیں رقم تاریخی کتب کی تیاری برادرِ حافظ صاحب مرحوم کی خوش مذاقی کا ثمر ہے۔

مسجد اشرف ہوئی وسعت پذیر
اس کی تاریخ اسے غلام دستگیر

فضل حق اور کوشش انور سے اب
مسجد اشرف بنا رہا خوب سے

۲۲ ۳ ۱۰

غلام دستگیر نامی
لاہور محلہ چلہ بی بیال ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۵ مطابق ۲ جون ۱۹۲۶ء

حضرت حاکم کا ذکر خیر کتب تاریخی ہیں

مفتی غلام دستگیر لاہوری نے اپنی متعدد کتب (خزینۃ الاصفیاء، حلیۃ الاولیاء، تجنیہ سرور) میں حضرت حاکم کے مختصر حیات نامہ لکھے ہیں۔ یہ بیحد قیمتی اور نادر تذکرہ ہے جس کی صفحہ ۲۲ پر کتاب انیس اور عظیمین کی اہل فارسی عبارات، تذکرہ حضرت حاکم اور ان کے چچا ہوں، اس کے بعد انیس اور عظیمین کا اردو میں ترجمہ دستیاب ہوا۔ صنف کتاب کا نام ابو بکر احمد بن محمد بن علی تخلص بدر اور وطن سندھ ہے۔ یہ کتاب حضرت حاکم کی زندگی میں لکھی گئی جیسا کہ آپ کے نام کے ساتھ درازمی عمر کے دعائیہ الفاظ وضع اللہ المسلمین بطول حیاتہما ظاہر کرتے ہیں۔ کتاب مذکور

اسی صفحہ اور صفحہ ۳۱۲ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مصنف کتاب حضرت حاکم کے فرزند کمرید تھے اور ان کے چچا کو خاص بارگاہِ حاکمی میں شرفِ ارادت حاصل تھا۔ انیس الوعظین میں مصنف موصوف اپنے کلمات نپید و نصیحت کی تائید میں جا بجا حضرت حاکم کے اشعار قلمبند کرتے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۸۸ پر نقل کردہ شعر

بصیر است خیر را در ظلمت تحت اثرے بنید
 خیر است مرد را پید است مغز استخوان بن
 حلیم است اندک و بسیار و اندک ہر دو باطن
 سمیع است بشنود را ز دل مور و دم حوٹ
 ۱۵۰ لے جواں گرچہ امید پیری ات است ہم بگوش
 زانکہ اکثر پیری ماند جواں می بگذرد
 ۲۵۵ ہر کہ از ہر دوست کشتہ نہ شد
 گرچہ بہ سہل کنیش مردار است

مؤلف تذکرہ حمید یہ دیا ہے کتاب میں یوں رقمطراز ہیں۔

می گوید فقیر حقیر شہر اللہ ابن رحمۃ اللہ بن تاجی بن کالو لارگاہ کہ چون سلطان سکندر رودھی تخت نشین در ۶۹۴ (۱۲۹۸) نوجہاے شکر بقابلہ حشم دشمن شہن سلطان السلاطین سلطان حسین لارگاہ دستگیر ۱۵۰۲ (۱۱۰۲) فرستاد و آن بادشاہ عادل کہ اورا حضرت ذوالجلال بسند شوکت ابدال آباد و ارادہ آباد کمر بن ضعیف اخلاص صادق داشت بنبران تکلیف نمود کہ دست این ست باید کہ بدعلے ظاہر ادبائے مدد دستگیر من باشی۔ آخر الامر چوں این فقیر را بندگی آبابی و اجدادی بخاندان قدوۃ السالکین سلطان السالکین قطب العالمین اغوث السالکین بدرالطریقۃ برہان الحقیقت عمدۃ الابرار قدوۃ الاخیار حضرت عارف عاشق حمید الملک و الشرع والذین مخدوم شیخ حمید الدین حاکم، بوالغیت قریشی المبارکی آل رسول اللہ الهاشمی بود در آل روضہ متبرکہ کہ رفته مشغول ششم و بشارت برائے بادشاہ حضرت عالمیان امام المسلمین سلطان السلاطین سلطان حسین لارگاہ خلد اللہ عمرہ و ملک یافتہ و بیدیدہ باطن در عالم مشاہدات بکمال مبارک او مشرف و معزز ششم و وقائعات حقائق کہ عقدہ آل کشودہ نمی شد اور حضرت آل صل کردم و درجہاں شتا آنچہ بہ لسان بزرگان از حسب و نسب حضرت ایشاں مسموع گشتہ بود بروئے قلم آوردم۔ چنانچہ بخش قلوب سارکان باشد سبداں کہتہ از کبار مشائخ شدہ است و در خوارقی و کراہات شدہ اعظیم و در تسلیم و جنابے بدل و از سبکگاہ صد حیات تا وقت وفات ایچ تغیر و در حالت شریف و در راہ نیابت

قائم التیل وصائم الدہری بود و در ایچ نفی از انفاس غفلت و خطره راہ نیافتہ و بہ ایچ تغبیدات
 و نیادی نہ پرواختہ و از خلفار کبار بندگی قطب العالم رکن الملت و الشرع والدین شیخ ابوالفتح فیض
 قریشی لاسدی المتانی رحمۃ اللہ علیہ بود (مستقل از کتاب قلبی نقل کردہ در ۱۱۲۱ھ)

ہما و لیور کٹر ٹریم مطبوعہ پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور ۱۹۰۸ء زبان انگریزی کے صفحہ ۱۶۷ اور ۱۶۸ پر حضرت حاکم کے

نسب ترکب حکومتی پکیج ملکان (در ۱۱۲۱ھ) کا باعث - شیخ شہاب الدین سہروردی (متوفی

۱۱۳۲ھ) شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی (متوفی ۱۱۶۱ھ) شیخ صدر الدین عارف (متوفی ۱۱۶۵ھ)

شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی (متوفی ۱۱۳۵ھ) اور حضرت سید احمد توحید ترمذی (متوفی ۱۱۲۵ھ)

سے فیضیاب ہوئے۔ مومبارک میں مقیم ہوئے۔ دہلی جا کر شمس الدین تمش کی بنا کردہ مسجد کی سمت قبلہ درست

کرنے اور اس کا آپ کو اپنی بیٹی نکاح میں دینے اور ملتان اور پٹیالہ کے درمیان گرانقدر جاگیر عطا کرنے اور

آپ کا ایک چاہے کے جاگیردار کو مخمور دیکھ کر پروانہ جاگیر چھپ کر چھپنا کہ دینے والا کو اول و اتنی دنیا میں کر کے

تباہ نہ ہوا اور غلاموں کو آزاد کرنے۔ راجہ مومبارک اور اس کے بھائیوں کے دستِ حضرت حاکم پر مشرف

با سلام ہوئے اور مومبارک کے صاحب ستم راج جوگی کے اسلام قبول کرنے اور اس کی اولاد کا حال

ننگا بعد نسل مجاہد رمزا حضرت حاکم چلے آنے اور حضرت موصوف کے ۱۲ بیچ اولاد کو ملتان میں فوت ہونے

اور پھر جہد مبارک کو مومبارک میں ناکر دفن کرنے اور ہزار کے لئے ریاست کی طرف سے جاگیر بہم جادہ

نشین مقرر ہونے کا ذکر ہے تیج جلید کا حصہ انگریزی زیادہ تر اسی سے ماخوذ ہے اور حساب و حساب میں

میں نے اس کے متعلق بحث درج کی ہے اس لئے یہاں اعادہ تحصیل حاصل ہے

کلام حاکم اور اس کی اشاعت

شیخ شہر اللہ لاگاہ تذکرہ حمیدیہ میں شیخ عثمان سید نے بیان نقل کرنے میں لکھا ہے کہ حاکم کی اشاعت

حاکم ایک سو بیس کتب کے مصنف ہیں۔ مثلاً فقہ میں، تفسیر میں، تاریخ میں، کتب مشہور درسی سابقہ

میں نیام رہے اور نظم میں کئی ہزار۔ افسوس ہمارے پاس گلزار سہیا اور کوئی قلمی کتاب موجود نہیں۔

نامی کا ایسے فاضل اور بزرگ کے کلام سے متعلق کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے، مصداق ہے جو نسخہ خوشنویس کو کتابت کے لئے دیا گیا ہے۔ وہ سلطان عالم کی وفات سے چار سو منٹھ برس بعد کا نقل کردہ ہے، نقل و نقل میں اغلاط داخل ہو جانا ناممکن نہیں، کلام حاکم بہت بلیغ ہے، مجھے صفحہ صفحہ پر فہمات دیکھنی پڑی ہیں۔ جہاں مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ وہاں میں نے اپنی سمجھ کے مطابق کچھ تصرف کر دیا ہے، لیکن بے اسی طرح سابق نقل کرنے والوں نے کیا ہو۔ لہذا اغلاط نقل کنندوں کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔ نہ کہ ناظم کی طرف۔

سبلی نعمانی مولانا روم کے کلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ "فک اصناف جو شاعری کی شریعت میں بعض المباحات ہے اس کو مولانا اس کثرت سے برتتے ہیں کہ جی گھبرا جاتے ہیں۔" یہی بات کسی حد تک حضرت عالم کے کلام میں بھی پائی جاتی ہے، مگر ان کے کلام میں دحتی کہ غزل میں بھی ایسے خوبی ہے کہ ہر نظم ایک ہی مضمون کی حامل ہے، اس میں مختلف مضمون نہیں باندھے گئے۔

میں نے پہلے سنہ ۱۹۰۳ء میں گلزار کے سنہ ۱۹۰۲ء کے نقل کردہ نسخہ سے اپنی بیاض کو مزین کیا، پھر سنہ ۱۹۱۲ء میں جب آپ کے نانا حضرت سید احمد کوشتہ ترمذی کے ذکر میں حالات، برکات و رسالہ شائع کیا تو اس کے آخری چھ صفحات میں آپ کی منثور مناجات جو عقد مضامین و بلاغت ہے اور ایک صفحہ میں "کریم اللہ دالی مناجات درج کی اور رسالہ القریش امرتسر میں تاریخی لغت کا اردو ترجمہ منظوم شائع کرایا۔ اسی طرح تذکرہ حمید کے اردو ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۹۱۵ء کے اخیر میں چار صفحے اسی کلام کے لئے وقف کئے۔

میرے بھائی وزیر علی شاہ مرحوم کا "نعتیہ کلام خامی" جب سنہ ۱۹۲۵ء میں مطبوع ہوا تو اس کے صفحہ ۶۲ پر نعت حاکم ورج کی گئی، اسی طرح "گلدستہ حمد و ثنا" مطبوعہ سنہ ۱۹۲۵ء نے آپ کی تین نظموں سے زینت پائی۔ پھر سنہ ۱۹۲۷ء میں طبع شدہ "ضمیمہ تاریخ جلیلیہ" بھی گلزار کی دو غزلوں سے مزین ہوا۔ الحمد للہ کہ اب سلطان حاکم کا پورا کلام نذر ناظرین ہے، میں نے بغیر منجلب زراج تک کوئی کتاب شائع نہیں کی، اپنے بزرگوں کی تمام کتابیں طبع کرنا کثرت شائع کی ہیں اور اس سعادت میں زیادہ حصہ میرے خال محترم پیر شرف عالم شاہ مرحوم جائیداد دہلی پیراں دمنوئی سنہ ۱۹۳۲ء کا دارمخرد روشن چراغ صاحب رئیس اعظم ریاست بہار و لہور کا ہے۔

ہمارے خاندان میں پیراوشاہ (متوفی ۱۸۸۷ء) نے جہاں مامریاں اور مرزاوالیہ تھیں فارسی میں
منظوم کی۔ وہیں اردو میں سب سے پہلے مراد اہمیں (قصہ چار و دیش جو انجمن ترقی اردو کے رسالہ اردو
بابت اکتوبر ۱۹۱۷ء میں چھاپ دیا ہے اور اب جولائی ۱۹۵۷ء کے نمبر میں دیوان مراد شائع کر رہی ہے) کو نظر
کیا۔ ان کے چھوٹے دو بھائیوں: حضرت قلندر شاہ اور سکندر شاہ نے بھی چند نظمیں اردو میں لکھیں۔ میں نے
بھی شاعری پہلے فارسی ہی سے شروع کی تھی مگر اردو کی قبولیت دیکھ کر اسی زبان کو بزرگوں کے علاوہ سما کی
اشاعت کا عمدہ ذریعہ سمجھا میں جانتا ہوں کہ نگار کے قدردان خیر حیدر عالم ہی ہوں گے۔ اسی لئے اسے کم
تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے اور ڈرو کو ہر کی قدران کی کپیابی ہی کی وجہ سے ہے۔

حکومت کیج مکران

چونکہ حکومت کیج مکران کا تعلق حضرت سلطان حمید الدین حاکم اور ان کے خاندان سے رہا ہے اس لئے
اس کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔

عرب۔ از عہد حضرت عمر فاروق اعظم تا ۱۵۸۰ء عہد معتصم عباسی
بلوچ۔ از ۱۵۸۰ء تا ۱۶۱۷ء عہد سلطان بدر الدین حاکم سیستان سے شکست کھا کر مکران پر قابض ہوئے تھے
مشائخ منکاری۔ از اولاد شیخ ابراہیم ابو الحسن علی منکاری (جو ۱۶ سال کے سن میں یکم محرم ۱۱۸۷ھ مطابق
یکم فروری ۱۷۷۳ء بروز شنبہ وصل بحق ہوئے) از ۱۶۱۷ء تا ۱۶۲۶ء۔ انڈان
(۱) سلطان ابو علی بن شیخ موسیٰ بن شیخ ابو طہ۔ ۱۶۲۶ء تا ۱۶۳۹ء۔
(۲) سلطان شہاب الدین
(۳) سلطان قطب الدین

(۴) سلطان بہار الدین ۱۶۳۹ء تا ۱۶۵۱ء
(۵) سلطان شہاب الدین ۱۶۵۱ء تا ۱۶۶۵ء
(۶) سلطان حمید الدین حاکم
(۷) سلطان ابو لیقا ۱۶۶۵ء تا ۱۶۸۰ء

از ۱۶۸۰ء تا ۱۶۹۵ء
۱۶۹۵ء تا ۱۷۰۹ء

از ۱۷۰۹ء
۱۷۱۹ء

دہلی، پٹنہ میں نے مولوی عبداللہ صاحب ترمہوت قاضی بچکران کے خط مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۲۴۹ھ سے جو مخدوم کریم شاہ صاحب - انیسویں کوہ روز بعد ستمبر ۱۹۲۹ء کو سیالوالی قریشیاں میں وصول ہوا۔ اور بہاولپور گزٹیر سے جس میں سلطان عالم کے ترکہ سلطنت کا سالہ ریاستہ قیاس کر کے اندازاً قائم کئے ہیں اور غاندان سے سلطنت بنانے کا سال چنتا فی خان سپہ چلیز خان کو جس سے سب جہوں کو قرار دیا ہے، کیونکہ اس بادشاہ ہوتے ہی بچکران کو ماتحت و تاج کیا تھا تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ طبعیہ ص ۱۲۸

قاضی صاحب موصوف کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخوں کی پوریش کے بعد پھر ملک پر حضرت سنگاری کی اولاد نے جو ملک کہلاتی تھی ربطہ جاپا گران کی خانہ جنگی کی وجہ سے بلوچوں نے بوسیدی شہ قاسم خاں عربا عالم سفظ کی مدد سے حکومت واپس لے لی اور وہ امر لے کر ان سمیت سپور اور دزک کی طرف چلے گئے اور حکومت علاقہ ایرانی کرمان پر قبضہ کر لیا۔ اب وہ بلقب بزرگ زادہ مشہور اور بادشاہ ایران کے ماتحت علاقہ دزک پر قابض ہیں۔ قاضی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ اب ان میں سے محمد شاہ سپہ غلام رسول خاں حاکم سب سواران اور صاحب نشان سپہ بدو خاں حاکم جاکت علاقہ دزک زندہ اور برسر اقتدار اور شاہ ایران کے زیر حمایت اپنی جائیداد پر قابض ہیں۔ ایرانی کرمان کے انگریزی نقشہ میں دزک موجود ہے میں نے بر اور مخدوم روشن چارغ صاحب سے کہا ہے کہ آپ نے ان عزیزوں کا پتہ کریں۔ خواہ قاضی صاحب مذکور کی معرفت یا کسی اور ذریعے سے میں بھی گوشہ کروں گا۔ اوسقیانی ثم مہکاری بلوک کے بعد بلوچوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اسی اثنا میں خیرا جیوت رحب بیان کرمان گزٹیر مطبوعہ ۱۹۰۶ء ص ۵۵ اور ۱۹۰۷ء ص ۱۰۱ اور ۱۹۰۸ء ص ۱۰۱ میں صدی عیسوی میں لال سنگھ ولد سندزنگہ کی اولاد سے لاہور اور چور چور وغیرہ سے نقل مکانی کر کے کرمان میں آئے اور تین پشت بعد مشرف سلام ہوئے اور حرب ذکر سی مذہب کا زور ہوا تو اس کے تبع ہو گئے۔ پنجگور کے مقام گجک میں حکومت اختیار کرنے کی وجہ سے گجکی کہلائے۔ یہ دو شاخوں میں منقسم ہیں دا کیچ یا دینار زنی گجکی (۱۲) پنجگور یا عیسے زنی گجکی۔ بلوچوں میں کمزوری محسوس کر کے گجکیوں نے کرمانی ایران کے مہکاری بلوکوں کی امداد سے پنجگور پر حملہ کیا اور وہاں سے ان کو قتل کر کے قبضہ ہو گئے اور چار پشت تک حکمران رہے جب ان میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو ایرانی سپاہیوں نے خانہ جنگی شروع کی۔ ناچار نواب قلات کے زیر حمایت آئے اب وہ نصف نواب قلات کو ادا کرتے ہیں۔ اس وقت گجکیوں کے سردار اعظم بانچاں ولد شیخ عمر خاں ملک دینار خاں

کی اولاد سے ہیں جس نے نادر شاہ افشار سے جنگ کی تھی۔ مرزا نور بخش متوطن ریاست بہاولپور نے حضرت شیخ حمید الدین حاکم اور ان کے سجادہ نشین صاحب اور اولاد کا سردار صاحب موصوف کو پتہ دیا۔ تو انہوں نے خط کتابت شروع کی اور حکومت کیمکران کا حال لکھوایا اور بتایا کہ سلطان بہار الدین کامز اقلوہ سیری واقع قلات کے شمالی جانب مقابر میں علیحدہ چار دیواری کے اندر موجود اور مظہر کرامات ہے یہیں روضہ بی بی حاج کا واقع ہونا بھی (خلاف دیگر تحریرات بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قلعہ مو مبارک

بہاولپور گریٹر میں لکھا ہے کہ حیم یا رخاں سے چھو میل شمال کی طرف مو مبارک کا قدیمی قلعہ واقع ہے۔ یہ رے سیہاسی دوم کے چھ قلعوں میں سے ایک ہے۔ یہیں گرنھیوں اور بڑوں کے کھنڈرات اب بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک ان میں سے پچاس فٹ بلند تھا حال قائم ہے۔ فیصل چھ سو گز ہے۔ دیواریں خوب مضبوط اور موٹی بنی تھیں۔ تاریخ مراد میں مسطور ہے کہ یہ قلعہ سنس کھروڑ نے حضرت عیسیٰ کے زمانے میں اپنی ماں کی رہائش کے لئے بنوایا تھا۔ لہذا نام مشہور ہوا۔ رے بھوج کے عہد میں سلطان محمود غزنوی سومات کو جلتے ہوئے یہاں سے گزرا۔ راجہ سدراہ ہوا اور یہ قلعہ تباہ و برباد ہو گیا۔

جب ساتویں صدی ہجری کے شروع میں سلطان التراکین شیخ حمید الدین تاراکی نے حکومت چھوڑ کر اپنے نانا سید السادات میداحم توشہ تریندی کی سرپرستی میں رہنا شروع کیا تو حکومت اختیار کی اور جوگی کو مشرف باسلام فرمایا اور یہاں کے راجہ کے لئے راجہ اور خود بزرگے و مندور لے و فرزند ان شمیر اور شیر بھی سلفہ کپڑے اسلام ہوا تو یہ جگہ مو مبارک کے نام سے مشہور ہو گئی۔

قلعہ کانوٹو شمال گلزار ہے۔ اسے ایک نظر دیکھنے سے اب بھی اس کی شان کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ دروازہ کے بائیں طرف برج بھی نظر آتا ہے۔ راستہ کی بلندی بھی عیاں ہے۔ اوپر جائیں تو قریب ہی سلطان حاکم کے مزار کی چار دیواری ملتی ہے۔ اس کی مغربی جانب از سر نو مرت کردہ مسجد کے مشرق کی طرف احاطہ کا دروازہ ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی شمال مشرقی جانب سب سے بڑی جو عام قبر ہے وہ آپ ہی کی ہے۔ سلطان حاکم کے بازوئے چپ تاحتی رفیع الدین عباسی صدر مدرس شیخ عالم برادر علائی حضرت حاکم کے اپنے نواسے کے ساتھ آلودہ ہیں اور ان کے پاس ان کے بھتیجے شیخ نور الدین بن حاکم حضرت عبد الجلیل لاموری کے والد بزرگوار شیخ ابوالفتح بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ شہاب الدین کے پڑدادا لیسے ہیں احاطہ کے اندر واقع دیگر مزارات کی تفصیل میں نے تاریخ جلیبہ کے صفحہ ۸۶ تا ۸۹ حسب نشان وہی مخدوم احمد شاہ صاحب مرحوم سجادہ نشین (بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء) درج کی ہوئی ہے اور صفحہ ۹۰ کے مقابل نوٹ بھی لایا ہے۔ قلعہ کے اندر اولاد حضرت حاکم کی اولاد کے بلند چپہ مکان اور بھی دکش منظر پیش کرتے ہیں۔

شیخ کریم الدین ابوالفتح سہروردی

آپ حضرت سلطان حمید الدین حاکم کے پیرسویت تھے۔ آپ کے گہلے منقبت گلزار میں محفوظ از سلمہ خزاں و سد اشگفتہ ہیں۔ آپ حسب بیان انوار غوثیہ شیخ صدر الدین کے ہاں بی بی راستی کے بطن سے (جن کے نسب کے متعلق رسالہ دلیل امتحیر میں بہت چھان بین کی گئی ہے اور ہمیں اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں) ۹ رمضان المبارک ۷۲۹ھ کو ظہور پذیر ہوئے۔ یہ حضرت سلطان حاکم کی ترک سلطنت کا چالیسواں اور عمر کا ۷۹ واں سال تھا اور آپ (حاکم) حسب ارشاد شیخ شہاب الدین سہروردی "متوفی ۷۳۲ھ ان کے ظہور کے

منتظر تھے حضرت حاکم اپنے پیر کے پھوپھا بھی تھے۔ تمام عمر خدمت پیر میں بسر کر دی اور ان کی وفات کے دو برس بعد ملتان ہی میں در ۱۳۳۰ء جان بحق تسلیم ہوئے۔ فرزند نیتہ الاصفیا وغیرہ میں ان کے حالات مفصل درج ہیں۔ اور حضرت حاکم کے بھی، مگر مولف انوار غوثیہ کا ان کے جلیل القدر خلیفہ حضرت حاکم کا نام تک درج نہ کرنا بہت بڑی فرگزاشت بلکہ بے لیلی کوتاہ نگاہی ہے حضرت شیخ کی جو تاریخ وفات ۹ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ شریف جمہدہ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء گلاز میں درج ہے وہ صحیح یقین کرنی چاہئے۔ شیخ موصوف نے کوئی اولاد نہ چھوڑی مغلالت حضرت حاکم کے پسر درگتہ اور اپنے اپنے پیر کے نام کو خوب چمکایا۔

روضہ حضرت حاکم اور سجادہ نشینوں کیلئے جاگیریں

سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم اور ان کی اولاد سے سجادہ نشین برقع سلاطین دروہا کے وقت رہے ہیں اور انہوں نے ان کی خانقاہوں کی آبادی کئے جاگیریں اور معافیاں نذر کی ہیں۔ چنانچہ سب بیان بہاد پور گزنیہ ۱۶۸۰ء سلطان شمس الدین اتمش نے نہ صرف اپنی بیٹی شہزادی عائشہ اپنے نکاح میں دی۔ بلکہ بھنگر اور ملتان کا درمیانی قطعہ زمین بطور جاگیر نذر کیا۔ ریاست بہاد پور کی طرف سے فائقہ حضرت حاکم کے تیل چراغ کے لئے سجادہ نشین صاحب کی ذاتی مال کے معاملہ سے دو آتہ فی روپیہ معافی ہے۔ اور موضع ترنگ۔ مومبارک اور بہاد پور کی زمینیں بیکہ زمین انعام ہے۔

حضرت عبد الجلیل چوہدر شاہ بندگی جو سلطان بہاول لودھی کے عہد میں خیاب میں اشاعت اسلام کے لئے مومبارک سے لاہور تھے اور جن سے سلطان موسون نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ اور حسب بیان شیخ جمال الدین ابوبکر مصنف تذکرہ قطبیہ و شارج و صایبے امام محمد دھول بڑوکی اندون در محلہ جوگی پورہ اگرہ ملاحظہ ہوا ذکار ابراہیم مولفہ مولانا محمد غوثی در ۱۳۳۵ھ و

ہستمان اختیار ص ۳۹ مطبوعہ آگرہ شیر شاہ سوری جو حضرت شیخ عبد الجلیل کی پیشینگوئی کے مطابق بادشاہ ہوا تھا خانقاہ شیخ پر حاضر ہوا اور اخراجات لنگر کے لئے فرمان بطریق انعام بکھکے حضرت کے برادر زادہ شیخ جلال بن شیخ فرید کو دے گیا۔

پنجاب کے راجہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۴۳ء میں حضرت عبد الجلیل کے سجادہ نشین پیر قلندر شاہ کو موافقت قلعہ مہتابا کوٹلی پیراں اور مردانہ میں معافیاں نذر کیں اور جب سرکار انگریزی کا دور آیا تو گورنمنٹ ہند نے بذریعہ مراسلہ ۱۶۹ مورخہ جنوری ۱۸۵۳ء موضع کوٹلی پیراں کا سالم معاملہ برائے خانقاہ حضرت عبد الجلیل موضع رتہ پیراں کا سب برائے خانقاہ حضرت قلندر شاہ (متوفی ۱۲۴۸ھ) اور موضع مردانہ کے ایک چاہ کا معاملہ برائے خانقاہ پیر مراد شاہ (متوفی ۱۲۱۵ھ) پیر غلام محی الدین شاہ سجادہ نشین (متوفی ۱۲۶۹ھ) کو بطور جاگیر معاف کیا۔ اور علاوہ ازیں خانقاہ حضرت عبد الجلیل کے لئے سو لہ بیگہ اراضی موضع ہجیال تحصیل لاہور میں بذریعہ چٹھی ۵۹۲۶ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۵۶ء بطور معافی عطا کی۔ یہ جاگیریں سجادہ نشین صاحبان کی تریب اولاد کے لئے خاص تھیں۔ اس لئے میرے خال محترم پیر محمد اشرف عالم شاہ کی وفات پر ۱۹۲۳ء میں ضبط ہو گئیں۔ مگر اشرف خاندان نے نہایت دور اندیشی اور بزرگانہ عقیدت سے کام لے کر اپنی ذاتی جائداد سے چھ سو بیگہ اراضی گاؤں میں اپنے جد امجد پیر قلندر شاہ دلی کی خانقاہ کی آبادی اور سلسلہ مسافر نوازی کے قیام کے لئے وقف کر دی اور مجھے متوفی نامزد کیا۔ اس کا انتظام میری طرف سے بر خوردار محمد افضل شاہ سجادہ نشین رتہ پیراں کے سپرد اور پوجہ احسن ہو رہی ہے۔ اسی طرح اشرف خاندان حضرت عبد الجلیل کی خانقاہ کی آبادی کے لئے اپنی ملوکہ جائیداد اراضی وقف فرما کر مجھے متولی مقرر کر گئے۔

تاریخ خاندان کے متعلق روزنامہ زینبیا مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۵ء میں سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ ایس۔ پرنسپل اسلایپ کالج نامور اور خلیفہ محمد شجاع الدین ایم اے نے نہایت مہربانی سے تحقیقی مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس خاندان کے افراد ایک ہزار سال سے میدان علم کے یکے تاز چلے آ رہے ہیں۔ جس کے نہ صرف تاریخی حالات بلکہ تمام ذہنی کارنامے محفوظ ہیں۔

خانقاہ جلیبہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ غور و پرداخت کے لحاظ سے لاہور کی اور کوئی درگاہ اس کا مقابلہ (باقی مضمون ۱۲۵ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گلزارِ حاکمی

حمد و مناجات

ایں نامہ راز دل کہ کنوں سازی کنم
حمد آں خدائے را کہ جہاں را بیا فرید
چو بالِ عونِ اوست ازاں با ز روحِ را
چوں در دل خراب من است گنجِ حیات
در کس نہ ام و لیک خدا را چو بندہ ام
تحمید پاک او کہ دل افزوز قصہ ایست
بر نامِ ذوالجلال سر آغاز می کنم
بر حمد او زباں بسخن بازی کنم
سر دم بادج رحمت پرواز می کنم
القابِ خویش عاشق جاں بازی کنم
خود را ہی سزد کہ سرا فرامی کنم
اطنا ب و رخوش است در کس

من حاکم ام وے چو ہوا خواہ سقدی ام
مورا ز قفسل رونق شیار می کنم
ایضاً

بہر موی الہی صد زباں بخش ہزاراں ہر زبانیں را بیاں بخش

بدیں توفیقِ خویشم بے کراں بخش
 وجودم را رضائے جاوداں بخش
 مرا از فضلِ خود بہت چناں بخش
 مرا دیدارِ خود اے ہر باں بخش
 توئی پروردگارِ چوں کہ چاں بخش
 ہر آنچہ از تو خواہم بیش از مال بخش
 سزد مارا کریم ہم ہنساں بخش

کہ تا شکر و ثنائے تو گویم
 دلم را از محبت دار زندہ
 نیارم در نظر تا ہر دو عالم
 نہ دنیا از تو می خواہم نہ غنیمت
 ز عشقِ خویش جانم را بدہ حساب
 خدایا چونکہ فضلت بے شمار است
 ہر آنچہ از بخشش و بخشائش تو

چو حاکم عاشق دیدار یارب
 ورا دیدار باہشت چناں بخش
 ایضاً

ہمیں یک بار نے اک ہر ہم ہر بار می خواہم
 نیائی تنگ زال ہر بار من ہر بار می خواہم
 گنہگارم چو در ہر بار یارب بار می خواہم
 ز فضلت درجہ نیکان من بدکار می خواہم
 ز استغفار غفران تو اے غفار می خواہم
 دروین خود ز فضلت مخزن ہر بار می خواہم
 دل خود از بہارِ فضل تو گلزار می خواہم
 ز تو داریر یا صنت بے ز دار اوار می خواہم
 من از تو در دل با خاطر افکار می خواہم

ز درگاہت کریمیا لغتِ بیار می خواہم
 ز تو بسیار در ہر بار کہ خواہند بسیار
 بدرگاہِ خودم یک بار بارے بار وہ گرچہ
 ز کار نیک درجاتِ نیکوکاراں شود حاصل
 ز استغفار و توبہ مغفرت از لبت غفارا
 ہر دم مطیع التوا کن ہم جمع احساں
 بگرداں خارقہار و سوسہ دور از درون من
 تو خواہی تا جہارم ساز خواہی با جہارم کن
 دلم را در دست از عشقِ خویش خود کن یارب

منم آل حاکم مسکین کہ از شوقِ تو حیرانم
 بروز شب ز جان و دل نہ تو دیدار می خواہم

ایضاً

ایمان زلفہ دستہ داومی جاوید من آن خوہمیت
 واروسے در معصیت تو بہت غفرانت شفا
 گنج زبان نعمت از لبت طاعت ہائے ما
 چونکہ بن عونت گروہ و گویے سعادت بردے
 از در عشقت با بل ہم منت بجا بن خود ہم
 کن تازہ و دندان رخم از فرحت دیدار خود
 تعریف خود بشیدی تشریف خود از ہمیت
 بے منت دار و شفا از در عیبیاں ہمیت
 ارزان است من خود را بیگاناں خود ہمیت
 تا کہ ز میدان بزم اعطاء چو کہاں ہمیت
 یک دردت از صد جاں ہم سرگزندہ دیاں ہمیت
 گل خند لے باغ او از حیمت کر یاں ہمیت
 قربان رایت ساختم حاکم بماندہ جب ان خود
 تشریف اقبال قبول از بہر شہ باں خوہمیت

ایضاً

لے باوشاہ مہرباں قرباں شوم بر نام تو
 کردنی وجودم از عدم در راہ دین ثابت قدم
 با معرفت تازندہ ام فرخندہ ام تازندہ ام
 ز اقبال ایماں مقیم شد جنت آرائش کلم
 لطف تو در شان من است حکم تو در جان من است
 ہفت زمین و آسمان بر پاست از حکمت عیاں
 ہشت بہشت آستی از بس نعم برداشتی
 ذات تو بے شبہ ولد احسان تو بے حد و عد
 خلاق نفس و جاں تو فی رزاق انس و جاں تو فی
 بکشاید از ذکر تو دم خوش کرد و از زیادت دم
 برود ز نامت خستکی گردد کشاوہ بستگی
 وائے کار ساز بیگیاں قرباں شوم بر نام تو
 از تست احسان دم بدم قرباں شوم بر نام تو
 از فضل تو شرمندہ ام قرباں شوم بر نام تو
 ذکر تو آسائش دم تر باں شوم بر نام تو
 نام تو جانان من است قرباں شوم بر نام تو
 از بہر نفع بندگاں، قرباں شوم بر نام تو
 از بہر نیگاں سائشی قرباں شوم بر نام تو
 ہمہ راز افضالت درو قرباں شوم بر نام تو
 ملکت دہ شہان تو فی قرباں شوم بر نام تو
 از اید از شکر نعم قرباں شوم بر نام تو
 در حال بے استکی قرباں شوم بر نام تو

ماہور نفس آثارہ ام بے چارہ آوارہ ام
 حُز تو کہ ساز و کار من قرباں شوم بر نام تو
 حاکم منم دل خستہ در دام حکمت بستہ
 صد بار در ہر لحظہ قرباں شوم بر نام تو
 ایضاً

ترا داریم یا اللہ ترا دانیم یا اللہ
 ترا گویم یا اللہ ترا جوئیم یا اللہ
 بدیں آواز بس بدہم بفضل تو جسے امید
 عطا کردی چو ایماں باز مستانی عطا خود
 مرا چوں خواندہ بل ہر دم می خواں مقرب کن
 رعایت ہم عنایت سائق وہم تا ندیا کن
 بدہ جذبہ بکن مجذوب وہم ساک بفضل خود
 قبول حضرت خود ساز مارا رو کن گر چہ
 ز اصحاب الہمیں کن تا تیار و بید دست آید
 قرار گاہ ما دارالقرار از فضل خوگرداں
 مقاماتے و اعوالے کردادی بد دستداراں را
 عجائب ماے قدرت کال شدہ منظور خاصات
 ز سیر و طیر و اسرار ہنای کن عطا ما
 پریشاں بود خود کثر تہدیحے کال گر بودہ
 بگرد و جمع خاطر گر بشارت فضل تو آید

الہی با جمیع مومناں کن فضل بر حاکم
 اگر برمانہ بخشائی تو در مانیم یا اللہ

عظمت
 و
 عظمت
 و
 عظمت

ایضاً

اے از عدم بساختہ موجود خلق را
 قہرت ز اوج عز بر دوسے قعر ذل
 از چوب خشک میوہ تر را بر آوری
 پس سرکشان کفر تہو فنیق تو ز فخر
 رازقی ہمہ توئی و سیمای بعز ملک
 آراستہ ز طلعت خورشید مشرق را
 مہرت خلاص دادہ ز غرقاب غرق را
 در ظلمت ابرخش و ہی نور برق ما
 بر خاک درگاہ تو نہ سادند فرق را
 بہاں کجا تو اندیک روز خلق را

ثابت قلب حاکم اخلاص و صدق دار

کن محو از دشمن ہمہ تزویر و زرق را

ایضاً

پادشاہ پادشاہی ہرچہ خواہی آل کنی
 مالک ملک و مالیک مالک ملک ملک
 چند روزے گر کے را ملک بخشی عاریت
 لے بسا سلطان کہ از تختش پتخت افگنی
 لے بسا تنہا نازک ناز پروردہ ز خاک
 لے بسا فرزند دل بند از پدر ماندہ ہم
 حکم حکم تست محکم حکمت قوی است
 اوم از خاک آفرینی بر ملک بخشیش فضل
 گاہ مراد پس را از مہر در جنت بر ہی
 گر خلیل اللہ را آتش بسازی بوستان
 کہ کلیم اللہ را با خود بسازی ہم سخن
 خاصگان درگاہ تو ہم ملک ہم انبیا است
 مرگدائے را بہ بخشی سداقت سلطان کنی
 ملک تو باقی سنت ملک و نزل و میراں کنی
 باز بستائیش و محتاجش بہ پارہ نان لنی
 لے بسا خسار چوں گلزار کل پہاں لنی
 سر بسہر زبانی و ہم لطمہ زماں کنی
 لے بسا ماور کہ از سوز آہ کہ یا ز آہ
 خواہ کس خواہد شہادہ ہمہ خدای
 کہ عزرائیل کاہ راں لے بسا
 غرق کہ از غرق لے بسا لے بسا
 کہ تو جی اللہ را آواز مستمراں کنی
 گاہ را اللہ را اوراد کنی لے بسا
 مر حبیب نوایش را ہمہ روزہ را کنی

ختم کارِ ما: فضل خویش بر ایمان کنی
 ندگانِ رِثابت اندر خیرِ دہم و ایقان کنی
 مردان را از کرم در زمرہ نیکان کنی
 سارکان را ساز و اصل وصال شادان کنی
 عاملان را عال و ہم مخلص از ایقان کنی
 ہم سلامت داری و ہم نوزشان تا بان کنی
 آفتاب ملک او تا قرہنہار خشان کنی
 لشکر کفار را مقہور سرگردان کنی
 جانش را ہم برابری کار او سامان کنی
 جملہ دشواری او آسان تو لے بجاں کنی
 گرچہ زیشان نیست اورا ہم گے زایشان کنی
 رائگان اعطاران در حق این حیران کنی

خلعت دیدار بخش و ہم بدہ تلج رضا

ملک جنت ملک او بجلد یاران کنی

ایضاً

بجز تو دردِ دلم را دوا نداند کس
 سزا بر خدمت لیکن کجا تواند کس
 کس خودم چو تو خوانی مرا نراند کس
 اگر مرا زمانی تو، کے رہا ندکس
 مرا بہر درد و ہر کوشکے دوا ندکس
 تویم اگر نرسانی کے ام رساند کس

مسلمانیم یارب منکر از کیش بتان
 نراہل ایمان ہر کہ میرد وہ انالش از عذاب
 کافران را بخش ایمان فاسقان را توبہ وہ
 غافلان را ساز طالب طالبان را دہ سلوک
 طالبان علم را در مقصد بہت رسال
 حاجیان کعبہ و ہم زائرانِ روضہ
 بادشاہِ عہد ما را و پر داری و رعایت
 لشکر اسلام را داری مظفر ہر طرف
 ہر کہ در درگاہ تو دار و الہی حاجت
 ہر کہ او شوارعی دنیا و از عقیقے بود
 دوستدار دوستانت حاکم مسکین چو شد
 ہر کرامت کمال مشائخ را بدادی از کرم

تو باد شاد کر پیا تو نہماند کس
 رسل ملائکہ ورنہد گیتے کوشند
 نہ بکسیم چو کس بکیساں توئی یارب
 بدست نفس ستمگار خود گرفتارم
 اگر بدرگہ خویشم رہی تپانت ز فضل
 بہ تختِ قربت خویشم رساں ز راہ کرم

مرا از لطف چو خواندی مراں ز قہر باز کہ ہرگز تو برانی دگر سخا ندکس
 ز فضل جہت انوار در دل حاکم
 فشاں اگر ز فشاںی تو کے فشاں دیکس
 ایضاً لہ

اے تو بدرماندگی ہر ہمہ را کار ساز
 بردرت امیدوار آئندہ ام لے کریم
 گز ز نسیم رجا باغ و لم بشگفتد
 گر تو برانی ز قہر زاید گرد و شقی
 ایں دل مسکین من زار بہ تست مکرما
 پستہ نفس مرا مغز معافی بہ بخش
 آخر بجان روح بخش بروح و فتوح
 ز بگی نفس مرا کن حسنی از جمال
 منت حجاب غیبت فضل تو باید محبت
 درو بجانم بر آں چونکہ وہی سوز عشق
 نور حضورم چنان بخش کہ غائب شوم
 مفلس بیچارہ ام عن فل و آوارہ ام
 عفو کن از فضل خویش عطیت سہو و وفا
 حاکم محکوم شد حکم قضای ترا
 کونہ گرداں لبخو چوں تو عفو ہی آں
 شرح کتاب منت قنہ و در دور از

عاجز بیچارہ ام چارہ بیچارہ ساز
 بیچکس از در گشت گشت نہ تو مید باز
 گاہ ز خوف جلال جاں شود اندر گداز
 گر تو سخاوی ز فضل صعوبہ شود شاہ باز
 ز آتش کبدش مسوز یک بقربش نواز
 پوست شدہ سر بسر گر چہ ہمہ چوں پیاز
 از دل پرورده چونکہ ز لطفش نیاز
 گر چہ گنہ ہست خداست کردے ترا ساز
 ہست در آفتاب بر ہمہ پیوستہ باز
 راز نیازم بہ بخش چونکہ شوم در نماز
 از ہمہ جز حضرتت با تو بگوئم چو راز
 کہ زمین از فضل ساز آید توئی کونہ
 محو کن از لوتن دل غفلت سار و آں
 بخش رضا خویش است ز ہمہ بی نیاز

ایضاً

اے بروین بوستان از صنیع خود آراسته
سبزہ افتادہ بسجدہ شد بنفشہ در رکوع
اے کمال قدرت تو آفتابست بر کمال
تنگ کے آئی گے از خواہش خوانندگان
عدون غاصت گمان خاصان خود دادہ
گر چہ از جرم است مشغول کن وجود او ز جود
چوں وجود در استاں از راستی آراسته

ایضاً

اے زلف تو بہر سائے بوقت نو بہار
جلے نظارہ است در آثار رحمت کن نظر
از گل سرخ و سفید و زرد و سبز و نیلگون
نوع و زبان چمن در جہلہ از حسن جمال
قمری از شکرت بر آوردہ دلے پاکریم
شلخ بستان چو ساقی جامے احمدیت
خرقہ از رق بنفشہ را بمثل صونیاں
بر میاں بستہ کمر خدمت بیاستادہ سرو
چوں لب معشوق در خندہ شد خسار گل
ہمچو خط خوب رویاں سبزہ گشتہ دل فریب
چونکہ در قطرات باران بار داند بوستان
از گل خوشبوئے کز بہر جنس در بستان شگفت

بوستانہا یافتہ تشریف تو از سبزہ زار
ابن زمین مردہ زندہ می شود در بہر بہار
صنیع تو کردہ بفرق عالم از احسان نثار
بلبلان مست ہچوں عاشقان بالالہ زار
فاختہ جاں باختہ کو کو کناں در مرغزار
خفتہ ز گس مستد غرغریا تادہ ہوشیار
لالہ چوں عارفاں افتادہ اندر کو ہسار
درد عابکشادہ و برداشتہ دست چنار
ہمچو چشم عاشقان در گریہ شبنم بوزنثار
ہمچو زلف مہرغان گشتہ ریاحین مشکبار
می شود بر صنیع ہر شاخے چو زیور شاموار
گشتہ آلودہ دماغ عالم از مشک تار

صنعت پاک نیست یا بسبب این کہ پیرایے شود
 پار مور و بال پشہ کے تواند آفرید
 آفرینش خاصہ کار نشت نے کار ذکر
 چوں توئی خلاق مخلوق است این جملہ جہاں
 ملک ز ملکیت ثابت ملک تو نلکه قوی
 ہر کرداری بخوری بے شود ہرگز عزیز
 مالک ملک ملوکی مالک ملک ملوک
 بندگان را در وجود آوردہ چوں از عدم
 چوں ہما بعضے ز مردار جہاں رو تافتہ
 ہر کرداری بیکی ز ونیہ کار بد
 ہرگز از نفس غانی تواند عالم شود
 خواست خواست تست یارب ہر چہ غای ال فنی
 بدر فقر از مہر فضلت نور قدر بعد یافت
 فخر آدم مسطفی الفقیر فخری باز گفت
 ملک عالم از ہمت در نظر ناوردہ هیچ
 دوستان خویش را ہمت چنان بخشیدہ
 ہر کہ اندر بارگاہ قرب حضرت با پایانت
 رفت آن کس خوش روقتش خوش کنی از ذوق
 حکم مسکین نم شرمندہ افعال خود
 کاو کردن سن گناہت کردہ من منصفیت
 کریم مرزی کردی جرم بملکہ بسیار

در زمین و آسمان ہر جنس از نقش و نگار
 جملہ عالم گر نساید جہد از بس اقتدار
 از عدم موجود کرد ہی میوہ از شلخ بار
 پرورش جملہ ز تو شد چوں تویی پروردگار
 امر تو امریت افد حکم تو حکم استوار
 وانکہ را عزت بہ بختی وے نکردد هیچ خوار
 ملک تو باقی ست ملک دیگران مستعنا
 می شود نظام ہر ز شجر ہر یکے ز شیر شکار
 چوں لکس بعضیش شہد انگاشتہ اندر شمار
 وانکہ را از اسرار ساز ہی نگردد از جبار
 وانکہ را رانی شود او را ندانند در روزگار
 حکم حکمت بے حکمت نگردد و هیچ کار
 زالش کردی خلعت خاص مہمان بسیار
 بر بزرگہا بے پیر خود نکردد بخت
 فقر کرد آل سرور منتار عالم اختیار
 در نظر ایشان ندارد دہر درود و دعا
 کے خیام حبت الفردوس ہر یکے از بار
 شکرت نذکے او شود میل و نذر
 گزینہ ہر شئی نمودم یں زمانم شہسار
 کار بد کردار کردم کردہ من در نذر
 بسبب تہ از عفو تو آمد خوش مشتغاب

چوں امید فضل تو دارم گنارِ حجت بخش
را انگال بخشی مرا چم را انگال بخش لے کریم
نصرتم ده از ده اکرام لے دو العز زانکه

گر چه از من در وجود آمد کنایه بی شمار
زانکه می بخشی چو من در لحظه چندین صد هزار
با هوای نفس خود هر لحظه دارم کار زانکه

ایضاً

کار سازی خود ز تو جویم توئی چوں کار ساز
ملک فقرم بخش یارب کانت ملک جادو وال
عالم عالم شوم علم علیم افراشته
دور علم من کدنی بخش تا بجز شوم
وہ محبت خاصگان خواص خود داده
نفس غیر از دل چنان کن ز همه نارغ شوم
در مقام بے خودی کن از تجیر غرت ام
بخش از از حقیقت روح را بجان روح
خلعتم از استقامت بخش یارب مستقیم
در نظر بهشت بهشت زنه فلک ناپید مرا
بکت پیران مرشد ساز از شادم ز فضل
بر لبت مسجد شود معیبت خانه خراب
بیخ عالم سر بسر گلزار با روی شود
بر طفیل دوستی دوست تمام بخش زانکه

از تو آرزوش بخوام چوں توئی آمرنگار
ملک دنیا هم چه کار آید چو نیت این پاندار
گر رفیق مالکی توفیق خود اے کردگار
در عمل توفیق ده اخلاص و رزی انداز
بخش بخشے از کرامات مشایخ نامدار
آتش شوقم چنان زن بر جہدین حال سوار
جز حضوری ذکر تو دیگر نخواهم یار غار
کن آثار من طریقت ساز از شر عم شمار
بر سر تاج رضا خویشتن جاویدوار
گر بیایم بر در درگاه ترکیب بار
تا از آن نشادم شوم مشهور دین در پیر دیار
فصل شیطانی نهان قول پیمبر اشکار
سوخته گرد و دهر آنچه است از وسوسه خفا
دوستان و دوستانان تویم اے دستار

بخششست ز نیت پایاں من چه دانه خواستن
آینچ از خلعت سزومم پودین شد اختصار

پیمانہ

پہنچ کر نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 گویا کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 نیز کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 پیچیدہ اور ہم آن نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 بسیار تو با کرود نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 بہرہ نفع نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 ہستی و در و نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 گرچہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 نپیدست نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 بیکیار نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 بود روزی نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 گر از بدایت نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 شرم نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 سرسویہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 اگرچہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 قبول تو با بد چہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ
 گرانبہا نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ کہ

من ار حاکم سازم حکومت حکم
 رضا و قضا و خودم انجان وہ
 دیار وجودم بگردان ز تقوی
 چو در غار تاریک گور اندر ایم
 چو چہ حفرة دوزخم لائق آمد
 بجنش نئی تلج عزت بفرقم
 حسابم کن آساں بیامرز گنہم
 بہشت بہشتم رساں بے حسابم
 ز جمع محمد حسدائے نداری
 ز تشریف دیدار خویشم مشرف
 بجای تاکر حکمت گذارم کریجا
 کج حق رضایت گذارم کریجا
 ز شرع نبی کن شعارم کریجا
 کنی فضل خود بایر غارم کریجا
 ز جنت کنی مرغزارم کریجا
 مسازی دران جمع خوارم کریجا
 گنہ گرچہ بسیار دارم کریجا
 ز دوزخ رہاں زینہارم کریجا
 کہ طاقت جدائی ندارم کریجا
 کنی چوں تویی کردگارم کریجا

عطا یم بگردان رضائے عابد

بکن ہم بدیں ختم کارم کریجا

ایضاً

حمد گویم دائماً بلشہ رب الفلین
 اوست موجود و ازاں ایاک نعبد و روست
 ما دیت خواہم ز ابدنا الصراط المستقیم
 استعانت زدہی خواہیم از غضب و ضلال
 اوست المدد و صفی صمد زو کس نژاد
 اوست اللہ کہ جزا نیست اللہے دیگر
 نے در خواب سبک سے گرد او خواب گیاں
 کس محیط علم او نشود بہ چیز غیر انکہ
 آنکہ زمین و حیم است نیز ملک یوم دین
 متعانت او ازاں ایاک گویم نستعین
 راہ قوسے کاں شدہ منعم علیہم بالیقین
 با دعا آمین گنم بہر اجابت را قرین
 نے ز کس اوزادے کفرش کسے بہر المسین
 حقی قیوم است اورا صد ہزاراں آفرین
 شستہ ملکش بہر چہ هست در آسمانہا و زمین
 خواست او باشد بدایں ہم در قرآن ذکر است بدین

دستِ علمش سموت زمین را در گرفت
ذات پاک او علی وہم عظیم نیست دگر
ہر کرا کفر است بر طاغوت ایانش بجن
اوسیع وہم علیم وہم تدیم وہم کرم
حفظ ایہنا سہل نزد تست کمال شد مستیں
در رہ دیں گشتہ از کفرش ظلم برار دیں
عردت الو تقی گرفت است انفسا مثر نیست آری
ہم خیر وہم بصیر است تیر خیر العافین
حاکم بیچارہ را اگر خواند از راہ کرم
داصلے گردو ہمیش ہر خیر چوں خاکت ہمیں

ہمیں
ذہب

ایضاً

حمدِ خدا کے عز و قبل از ادب کتم
فکرت کنیم در دل دجاں اولاً بجمہ
از نجات تہا تو کے قسطہ بود
رسل و ملاک ز شرح ثنائیت چو عاجز
متحیر است خواص ز آداب بند گیت
ما راست نے ادب نہ عبادت نہ ذوق ذکر
در فرض واجبات سنن چونکہ غفلت است
از بولیب ہواست دل ما اسیر جرم
گر سوئے خیر گاہ سوئے شر شود دم
ز آتش بھفتہ تو برداں خشک خویش را
ما را فیض سل جنت وہ گر چہ از ہوا
گر چہ ز کہ رنگ دید خود ہندہ ام
چوں بندہ تو ایم ہمیں فخر لب است
خواص از عبادت سے درجات یافتند
وال را برائے رحمت و برکت سبب کنیم
آخر بیان آل زبان و لب کنیم
گر چہ بیان شکر و ثنا روز و شب کنیم
تا حشر و رکتم چہ تنگ منتوب کنیم
ما ہم چوں عوام چہ ذکر ادب کنیم
دہ شک تا ز حالت شور و شذب کنیم
کے جہد در تطوع یا مستحب کنیم
راہ عزیز خاک سر بولیب کنیم
خوالی اگر کجا دل خود مضطرب کنیم
شاید اگر فیت مثل خیر کنیم
خود را برائے آتش در ذبح طلب کنیم
از رحمت و یک سز و ذکر طاری کنیم
ما فخرتے نہ از عمل دنہ از لب کنیم
ما را سکاں ز حضرت در مستطلب کنیم

اندر رضا خویش چنان وار مستقیم
 با ذکر ذات خویش چنان بخششتمثال
 تا کے میان عالم ناسوت نفس خویش
 نارالہو کے عالم ملکوت راہ سنے
 یارب رساں بہ عالم لاہوت تا کہ ما
 مارا توکل است بدرگاہت لے کریم
 چون حاکم است از تپ عصیاں برنج ورد
 جان و رشتا، تو شدہ ام از پرانے تست
 مرشد براہ قرابت پیرست بہر تست

ع
 ط

و
 د

کاندر رضات دشمن دیں ر غضب کنم
 تا یاد بے ریایے از رطب کنم
 از آتش مواد ہوس چوں وطب کنم
 دعویٰ ز عالم جبروت این محب کنم
 نظر را بد قدرت تو بدالعجب کنم
 تکیہ کجا با خستہ راس و ذنب کنم
 شربت ز عفو بخش کہ تا دفع تب کنم
 ہر چند نیت سید عجم و عرب کنم
 مدحی کہ بہر آن خود نسبت و عبادت

م
 ب

و
 د

سلطان اویار زماں شیخ رکن الدین
 با دوستی او بفرق و عضد کنم
 ایضاً لہ

چو وادی درجہ ایماں درانم واریا اللہ
 قرآن است حجت ظاہر ز جہت عیب ظاہر
 در انبیا اللہی برحق چہ معنی است کان مغلق
 در آثار الصحابہ چوں ہے معنی شدہ مدون
 قیاس عالماں بہ نفس شدہ گلزار بلخ و بید
 بدہ قوت دل شاد مکن از دوزخ کہ آزادم
 ز حلم و حکمت و تقویٰ ز علم و عظمت و تقویٰ
 ز معنی ہا بر دیداری کہ آن با دوستاں داری
 چو اندر رگہ خاں بیابند بار خواصاں

بروں اندر نشہ رضواں مرا گلزار یا اللہ
 مکن اندر دلم نامہرازاں اسرار یا اللہ
 بصارت وہ مرا مطلق وراں اخبار یا اللہ
 معانی وہ مرا کنوں از اں آثار یا اللہ
 معطر کن دل این مسکین ازین گلزار یا اللہ
 بدو عالم مکن شاد م ز استبشار یا اللہ
 مران در ہمہ معنی تو پر خور واریا اللہ
 بخوام از تو بازاری از اں بازار یا اللہ
 بدہ ہم بر طفیل نشان مرا ہم بار یا اللہ

بجز نور و یکہ آرم توئی غفار یا اللہ
 بدر و جرم وہ درماں زکتنفاریا اللہ
 زفر تم ہا بر غمناکی کنوں بردار یا اللہ
 گناہ من چو پوشیدی ملن اظہار یا اللہ
 رو و عزت شود خواری بریزم کار یا اللہ
 کنوں شرمندہ ماندستم ازاں کردار یا اللہ
 زکار بد پیشیا نم من بدکار یا اللہ
 نمیدانم در اں ساعت چه آرم کار یا اللہ
 تو گر بر من نہ بخشائی شوم در اں یا اللہ
 بگاہم راستی این جا چو از شمار یا اللہ
 ہمیشہ گنج خوشنودی مرا بسپار یا اللہ
 بکن خدمت عمر روزی ازاں اثر یا اللہ
 مرا نسبت بدیں خیبر بدہ بکبار یا اللہ
 یہ بخش از رحمت خویشم تو استغفار یا اللہ
 زبانی کنان جانم نکا ہم در اں یا اللہ
 در اں تار کی کورم بہ ہوا نوا یا اللہ
 ساپ من بلیر آساں ملن اظہار یا اللہ
 کتانی روضہ جنت سیان غار یا اللہ
 بفضل خویش بنامی مرادیدار یا اللہ
 دل حاکم ملن نوزوں در اں بازار یا اللہ
 در اں دمانگی از من مشوہیزار یا اللہ

اگر چہ من گنہ گارم امید رحمتت دارم
 بگفت نفس بے فرماں زمن موجود شد ^{عصیان}
 ز بندہ گرزبے باکی شدہ موجود نا پاکی
 بے از من گنہ دیدی ز احساں پردہ ندیدی
 زمن شد آن گنہ کاری ازاں گر پردہ برداری
 ہوا و نفس را ندستم بکامش و آرساندستم
 بے شد چونکہ عصیانم بشد خاطر پریشانم
 تو ز مورد مرا طاعت زمن عصیان بہر ساعت
 ز بد نفسی و بد را می فتادستم برسوائی
 نگہ داری مرا فردا ز تارے کانت مستلظی
 چو راہ راست نبودی ز راہ لطف نبودی
 شد از شیطان بد آموزی بد نام بخش پذیردی
 مرا نفسی است بد گوہر بدہ از رحمت اللہ
 چو آید مرگ در پیشم شود نیز از ہر خوشیم
 بجاں دادن چو در مانم بکن از کلمہ در مانم
 چو سازی طعمہ نورم ز دست و پا رود زوم
 بخش چوں شوم حیراں ز جرم خویش ہر گز اں
 میان قبر با و حشت بازی مونم رحمت
 بخشم چونکہ بخشائی و عفو خویش آرائی
 پیاز از قیامت چوں شود ذنب از عمل اول
 بخش اندر چو مردوزن شود نیز رتن ازان

تراچوں را مگالست، عطا رہن ہم را مگالست
مگر دانی مرا رسوا توئی غفتمسار یا اللہ
ایضاً

جز تو کریمیا چونیت هیچ خدائے دگر
شریت نام تو ام گشنہ شفا دلم
گرچہ ز تصدیق بہت صدق صدقیم تمام
ہرچہ تصادق تو بہت بخش رضا دلم
باقی گروم اگر گشتہ را بہت شوم
ظاہر با خلق شد باطن با ذکر کتبت
دل ز ہمہ فارغست زانکہ بخسار منند
ذکر تو خواہم کنوں روز تجیاست لقا
در دلم را دوا ساز دیدار خود
تاج رضا خودم دار نفسم مقیم
من ز بیان ثنا نجز ہر پیش آورم
حاکم مسکین ضامن جز تو نخواہد پس
زیر لوار رسول دار بخشش مرا
سایہ اشفاق پیر دور ملک از سرم
شاہ شیوخ جہاں قطب زمین و آں
نور جہاں رکن الدین شمس ضیائی فلک

دار سرم روز جزیر کف پائے پیر
غیبت مبارک ازین هیچ دعائے دگر

الضیالہ

حاکم پوسستہ حضرت یزدی را یاد کن
گر ہی خواہی شود اخلص احوال بلند
چند بیدارے کنی بر نفس خود از معصیت
روز و شب اندر عبادت حضرت معبود باش
اے الہی بندہ را توفیق و خیرات کن
غرق اندر بحر علم از غیب عدلت اندام

مصدر دل ویران خود از ذکر حق آباد کن
کار خود را از شرعیت مصفا کن
در اطاعت امر حقے کوش بر خود داد کن
خوش را از منہ دوزخ زہی سبب آباد کن
گرچہ بد بودم مرا در زمرہ عبثہ کن
از بشارت فضل خود این خستہ را دل آباد کن

حکم بچارہ را اندر رضاء خویش دار
در بنشینہ با جماعت صاحبان میاد کن

الضیالہ

بے ز اقامت مبارکہ سیم توبے دگر
گرچہ نہ مراقت نفس مجرم و متدیم
مجرم و امیدار عضو تویم اسکے کریم
بے ز کیفیت ہر آنچہ خواہی کن بر سرم
مست کن از جام شوق روح مرا نکند
گرچہ نہ ابواب علم با خبرت این دل
آتش عشق تو است در دل حاکم مدار
شعلہ شوق تو است باز چہ بابے دگر

ز آنکہ چہ تو ہوں نیست این عذابے دگر
بے ز عباد می کن مستح فطلبے دگر
وقت سوالم جز این نیست جوابے دگر
ہمچو قطعیت چو نیست این عذابے دگر
ز آنکہ چو شوق تو نیست این عذابے دگر
بخوردی عشق تست باز چہ بابے دگر

الضیالہ

کریا بار خدایا سبب نیازی
غفور و کریم و ستارہ عیبی
ریم و محن و سکین نوازی
شکور و مفضل و مقام روزی

تو مردماندگان را وستگیری
بفضلت کار خود باید سپردن
بجز تو کسیت گو مر بندگان را
ز عصبیاں در سزا و اِعذابم
امید رحمت تو پے شمار است
ہر آنکہ از رحمت تو سپید گردد
بدل خوفِ جلالت بے شمار است
امیدِ رحمت و بیمِ عذابت

تاکلم را رحمت خود را ایگیاں بخش
مکن ناپاکیم کھی ہنسا نہ می

ایضاً

آن صافے کہ ہتس را از شجر کشد
ہر روز آفتاب ز مشرق بر آورد
ہر سال فضل وافر او موسم بہار
مرجان و درو گوہر بر آورد ز بحر
از ابراب بار و از نے شکر کشد
ہر شب بے ستارہ گرد قمر کشد
ہر جنس خواہاے نعم ما حاضر کشد
لعل و عقیق و نقرہ و ذر از بحر کشد
گرد و ذیل گرچہ کہ باشد عزیز مصر
از امیر ذوالجلال ہر آل ہر کہ سر کشد

ایضاً

کریمیا عمر من بگذشت اندر عظمت و باری
ز زخم زخمہ ہجرت بساں جنگ می نام
اگر در درگہ قصر قبولت پانگہ یا بم
رسم در قرنبت از فضل گراساب آن سازی
ز فضلست می سنو و کیں خستہ را از وصل بلواری
سر بہت رسام بر سر و ج سر ہنسہ سازی

بہ فضلت نیست تو میدی، اگرچہ - گوشت است عمر اندر ہو بازی

موفق دہ در عشق چو مردان مردانہ
 بعدل و فضل و علم وجود خود کن عفو بصوفی
 کم تا پچو پروانہ شمع شوق جانبازی
 منترہ از زن دفرزند و خویش و شبہ و انبازی
 ہی ترسم مگر درد زخم از عدل بگدازی
 کنی گر عدل جا آں بود در نارم اندازی
 دے شاید اگر نازش کنی افضل حق نازی
 کہ بر شیرینیش تمسین کند سعدی شیرازی
 اگر چه فارسی شد شعر من گر خون تو باشد

بر داند رضاعت ہم بلاغت گوئے از تازی

ایضاً

صانع کو حق پنج و ہم جہت شش ساخته
 آسمانہا را مطبق را را نجم زیب داد
 مہنت اختر مہنت جنت ز فلک خوش ساخته
 در زمین او بوستانہا را منقش ساخته
 الہیاب سبز باہ سبز مفرش ساخته
 لالہ را از آب گوئی جام آتش ساخته
 باور ابر سباط سبزہ کردہ خاک روب
 گاہ خالد را بگردہ سرکش اندر راہ کفر

گر در اسلاش سپہ دار و سپہ کش سائتہ

ایضاً

اے ز اثبات شدہ ثابت ثبوت ثابنات
 ذات تو بودہ قدیم لم یزل عالم نبود
 صانعاً از صنع پے ہمتا بہ تو مصنوع شد
 ذات تو واجب وجود است عالم ممکن وجود
 شد ز تو تخصیص خاص و عام از انس ملک
 بے ز اثبات نباشد ایچ ثابت ثابت
 شد ز تکونیت مکلون اے ملون کائنات
 جو ہر جسم عرض انواع جنس ممکنات
 در الوہیت شریک تو محال آمد بذات
 از کمال صنع تو در دہر اشجبار و نبات

ایضاً

چند از در گت جدا باشم
 بر درت بار گر بود یک بار
 خردت بیج جانہ دارم من
 تا کہ حال ورتنت ترا جویم
 گر بخویم ترا کرا جویم
 از سید جان چہ چنین خیزم
 مگر من از تیغ عشق کشتہ شوم
 جان ز شوقت مرا بلب آمد
 کہ بد پیاء ہجرانم غرق

گر تو خوانی جدا چرا باشم
 بر چه سہ گشتہ جا سجا باشم
 گر برانی تو در کجا باشم
 تا کہ دارم بقا ترا باشم
 گر نباشم ترا کرا باشم
 مگر نہ از عشق سبتدا باشم
 از شہیدان کربلا باشم
 مہر کن چند در عن باشم
 من اگر آشنا ترا باشم

ایضاً

یارب از من در وجود آمد گناہ بے شمار
 تو بہا بسیار کردم باز بفکستم ہم
 بارہ از معصیت باز آمدم باز از ہوا
 کردہ ام بسیار بے شرمی کنونم شرمسار
 تو بہ یارب کہ کنوں کردہ ام دل استوار
 نفس بدکارم بہ بد نفسی خود کردست کار
 فاعل مختارم ارچہ لیک کے کارے کنم
 تا نگردانی تو از راہ کرم توفیق یار

ایضاً

گویم تباہ بے عدد بر باد شاہ مہرباں
 ذات کرمیش لم یزل وصف قدیش بے ازل
 فضل کن لے کریم طاقت عدل برارت

آن خالق بہر نیک بد آن رازق ہر انس و جان
 حک عظیمش بے غلط جوہ عمیش بسیکار
 گرچہ خطای کنم از تو امید عطا است

مرد کن مرد کن مراد کرم
غافل است دل ز در عشق بی
فرد کن فرد کن مراد کرم
شوق عجب بدہ ز دنیا دل
سرد کن سرد کن مراد کرم
تتم از کیا فی عشق چو زر
زرد کن زرد کن مراد کرم
برکت پیر آتش دوزخ
سرد کن سرد کن مراد کرم
زیر اقدام شیخ رکن الدین
گرد کن گرد کن مراد کرم

نیت حاکم چو مرد می گوید
مرد کن مرد کن مراد کرم

ایضاً

صد هزاراں شکر اللہ احد می خوانش
واحدش می دالم درت صد می خوانش
لم یلد ولم یولد لم یکن لہ کفو احد
از ازل معبود برحق تا ابد می خوانش
هم کریم و ہم رحیم و ہم غفور و ہم شکور
در شب در روزاں تدرک زمین بند می خوانش

کار ساز عاجز در مانده آمد فغفلس لیا

معطی گنج نعیم بے عدد می خوانش

ایضاً

در خواب غفلت مانده ام یارب بده بیداریم
برستی شہوت از من بجستی مرا بپوشا
اندر اطاعت امر گشت کارے کار آیم
توفیق کار نیک دہ مغفرت

بازار می بے چارگی می خواهم از تو ترا

بجستانی بر حاکم بہا رحمت کن بے زاریم

ایضاً

بہ محبت کز شوق مبتلا کردم
بہ بخش وصلت کز بہرہ صبا کردم

زبے تزار جنیں جا بجا کجا گرم
 اگر چہ سنگ دلم غسل با صفا گرم
 کہ امین از زرد و زرد بندیت تا گرم
 شود شکستہ بکن تا کہ پار سا گرم
 صواب نیت کہ من گردا این خطا گرم
 اگر تو خوانی زرسے بلکہ کہمیا گرم
 ز فرق تا بقدم غرق در حیا گرم
 سرتا من از قدم و سدمہ دوا گرم
 بہ بر علائق تا جسد مر ترا گرم
 چنان بساز کہ بے ظلمت ریا گرم
 بگور تنگ چوبے برگ و بے نوا گرم

بدا بر دیر خویشم گرم سردی
 کجا چو عالم کس گذشتہ جا بجا گرم

الضالہ

ذات تو عالی از خیال در تو خیال کے رسد
 در کب عقل را بیاں دست محال کے رسد
 بس بخور بدایتش ظل ضلال کے رسد
 از تو مزید گشتہ رانقص زوال کے رسد
 در صفت عبال تو مثل مثال کے رسد
 گر چہ بوصف کبریات نہم نعال کے رسد
 بس بجلال شعور من سحر صلال کے رسد

اگر دروین درت بار باشدم یکبار
 زہر مہر تو تابی اگر رسد بدم
 مرا از لطف چنان خوان قبول حضرت خود
 سیرت توبہ ماہر دے رنگ ہوا
 گنہ خطاست دے کردہ کا شود مہیات
 من از تشبہ گوئی میں زرا اندو دم
 کجا است شرم چنان تا ز شرم وقت گناہ
 ز در و معصیت در دست کجاش شفا
 بماندہ ام لعائن من از حق تاق اگر
 طفیل خا عکبانت از نور اضلاصم
 ز فیض رحمت خود کا سازج من کن

لے تو قدیمے لم نزل در تو زوال کے رسد
 حکمت و علم محکمت چونکہ قوی ناند است
 آنکہ زدی یافتہ از تو صراط مستقیم
 شک نیت شاکران را شکر مزید آورد
 ذات تو بہت بے مثال مثل تو نیت ہیج شے
 حاکم تدر عجز خود عابد حمد می شود
 یافتہ ام چو لطف طبع از اطلانت لطیف

130553

از تو سخن چو آب یافت آتش شوقی زند
در روش رویش آب زلال کے رسد
تازہ نہال سستی ام گرچہ زعرش سرکشد
ہست ہنوز ابتدا تا بہ کمال کے رسد
وصلت وصل و صلح کون بظہیل پیر زانکہ
بے زوصول و وصلان وصل حال کے رسد
چونکہ کشادہ عین فضل پیر دروالم
پس بہ کمال عین فضل عین کمال کے رسد

شاہ شیخ رکن الدین قطب زماں در زمیں
آنکہ بفضل وجود اربیل ہلال کے رسد

ایضاً

شہادت بشیخ و بیان در نہ گنجد
خرابت بکام و دماں در نہ گنجد
چو با حضرت سدر من راز گرید
دل و جان من ازل زمان در نہ گنجد
دم عاشق صادق است نیت کا ذب
یقین است آنجا گماں در نہ گنجد
اگر لٹس بگذارم رفود بیایم
حجابے دگر ہو میان در نہ گنجد
دلم یاد غار است ز اغیار فارغ
پہا زایت دور خزاں در نہ گنجد
دلم رافر نیست از حالت جاں
بذکر دل من زباں در نہ گنجد
چو سودا است سودا و عشقت کہ دروے
کم و بیش شود و زیاں در نہ گنجد
نہ دنیا و بقیے دل من فارغ آمد
چو شغل تو است این دال در نہ گنجد
زافت مسافت ہیراست زانت
سوی بصیری عینی خبیری
کجا شمع و صفت توجہ کم و کثر
کہ صفت بشیخ و بیان در نہ گنجد

ایضاً

ہزار شکر و ثنا از دعا فارا
کہ کرد ماہیں مہین ہمشہت ماہی را

ہر آنکہ داد بدو لا الہ الا اللہ
 زہر خلقت او ذرہ ذرہ گشتہ کوہ
 زرعون ملک جہاں کرد گرمے فرعون
 خدا ہیست یکے لیک اندر خیرا باشند
 حال باشد مخلوق گر شود خالق
 ہم از دلالت صفتش ز فہم معنی عقل
 شے کہ بار بدرگاہ عزت آید یافت
 رسید بجم با عور را چو از خنداں
 بدرک اسفل سازد مقام اہل نفاق
 زہے حکیم کہ از حکمت عجیب نہاد
 ہم از عنایت از لیسیت و جدالت پانہ
 ذبیح رازہ کرم داد ہم ہون تو بنیق
 اگر چہ امت موثی بدشت داشت و لیک
 گے زائرہ شکافد وجود ذکر سیا
 ز سنگ سنگدلاں کسر در بنوی کرد
 چگونہ گونہ بلا با اہل قربت داد
 نہاد ہفتش عشق اندر دل مجنون

بہ بخش حاکم را اے کریم آں تو بنیق
 کہ تا منا پید سی او کار عقیقے را
 ایضاً

در فضل و کرم بکشائے یارب
 سراویدار خود بنمائے یارب

بہ ملکِ فقیر سلطانی کین وہ
 بجز درگاہ تو در بر دو عالم
 بدرگاہت کتم ہر لحظہ فریاد
 کشش ہم کوشش اوسوئے عصیاں
 عزیمت وہ مرا زیر انکہ دارم
 دے گیرم بی رم در حضورش
 ز آج روح حالت بے خسر روح
 گرواں پاک نفس و قلب و روح
 بنشم استقامت و شریعت
 ولم را در طریقت و ارشاد
 برجم بخش دریاے حقیقت
 لفضل خود بروئے اجہاد
 دل نیکاں ز تو آراستہ شد
 اسید بخشش بخشش شد
 نظر دارم بفضلت نے بطاوت
 ہزاراں شکر مارا چوں در اسلام
 باخر عم ہم با عز اسلام
 کین ماولے من در مقصد صدق
 شدہ اغوائے نفسانی ولم را
 دروان اغوائے شیطانی است مگرہاں
 بدل غالب شدہ غوناہ و سواس

عزیمت

عزیمت

ز غیر خویش استغنائے یارب
 ندارم ایچ جا مہا ر یارب
 ز دست نفس بد فرست یارب
 ہوائے دے فلن از پار یارب
 دل خود کامہ د خود را کے یارب
 رود ہر بار در ہر جائے یارب
 بود تا چند در اغما شے یارب
 کین این ہر سہ را کیمائے یارب
 بہ بخشش از فضل بے ہمتائے یارب
 وزو زنگ گنہ بردار یارب
 گہ گردم دریاں دریاں یارب
 بدہ رائے جہاں آرائے یارب
 مرا ہم بخشش ہم ازائے یارب
 بسکین من بخشائے یارب
 مرا کن را نگاں اعطائے یارب
 مرا شد مولد و منشائے یارب
 بہ حبت کن رہ بقائے یارب
 نمی خواہم دگر ما و اسے یارب
 مکن مغرور از اغوائے یارب
 مرا اغوائے از اغوائے یارب
 بگرداں دفع آل غوناہ یارب

زور گاہت جدا بودن عذاب است
اگر من بچنیں مانم مبادا
دل مشغول کن با حضرت خویش
زیباں بسیار سووم کم شد از عمر
کشا بدستگی من امید است
چو در مانم بگور تنگ و تاریک
بخش تاج غزرت، ز بفر تم
ہر آنچه امروز کردستم بہ دنیا
رضی مرضی ام کن
عذاب خود مرا منمائے یارب
ہزاراں وائے بر من ولے یارب
شود تا خاطر م آسائے یارب
چہ سودائے ست این سودائے یارب
زیادت یارب شہائے یارب
دے از حبت ام کشتائے یارب
مکن خوارم دران مقضائے یارب
پیرس از من دران فدائے یارب
مر ترضے ہم
رضی مرضی ام کن
رضنا یم بخش حاکم از رضائے یارب؟
ایضا

بادشاہ بادشاہان، آنکہ جسم جاں کند
حاکم دل را بسازد صد رشیں از معرفت
نفس را راہ شریعت بخشد از راہ کرم
گماہ بخشد مہینے ز استقامت در سلوک
نک نک اوست شامیت ہر کرا خواہد وہ
گہ بند تاج کرامت بر سر آوم صفی
گماہ مر صدیق را خواند کند ذوالاویسیا
گرسک صحاب کست از فضل خود زودلی
گہ شہے را سلطنت بتاند و سازوگدا
گہ کیے را از تنم در نظر ماند نعیم

شاہ روح نازنین در قصر تن پنہاں کند
پس ورا در قلعہ تن صاحب فرماں کند
بس طریقت ہم حقیقت اہ قلب جاں کند
سکے را از ولایت واسلے کیماں کند
حکم حکم اوست ہر حکے کہ خواہد آں کند
گہ عز از یل ناک را راندہ و شیطان کند
تقلبہ را گاہ راند دور از ایساں کند
گاہ مر بلعم ولی را چون سگ از خدایاں کند
گہ گدائے را از لطف خوشتن سطاں کند
گیے را از سب محتاج بات ناں کند

پیر دوناں گے پیکے را پر دور دوناں کند
 پیل را گاہے ز پیش پشہ سرگرداں کند
 بہ مومن کرد حبت کفر در نیراں کند
 آخر زینیا میران اش نیز ختم ایشان کند
 ز انجم رخشاں درویش شمشہا تاہاں کند
 نیز از مے صفت اختر اندر رخشاں کند
 شد اختر در میاں ایہ برجہا دوراں کند
 عقرب سلطان اسد و حوت ہم میزان کند
 قطب را ثابت بدار دآں دگر گرداں کند
 بوستاں پتر مردہ را تا زہ رخ خداں کند
 از تنہ بوستاہنار انعم ستاں کند
 چیرش را کوئی پیر از انجم در افشاں کند
 سنگ را زان رنگ بختد عمل اندکان کند
 جانہ را قبض سازد خانہ ویراں کند
 مرے ہ در شہ پادوہ را گر یاں کند
 مرے وسال را گے بے از شہاں چاہاں کند
 لے بسا زلف پریشاں را کہہ پشیاں کند
 لے بسا تن کان اسیر مور ہم کرماں کند
 سر دہمت پست سازد باہیں کیساں کند
 دست زان کوتاہ سازد در کفن عریاں کند
 روح بعضے را ز قہر خویش در نیراں کند

ناپید از ہمت یکے را ملک عالم در نظر
 شیر شرزہ را بر بخاند گے از دست مور
 در ازل او بود عالم از عدم موجود کرد
 اول از جملہ جہاں نور محسوس آفرید
 گنبد گردون روداں را معلق داشتہ
 از زحل بر جہیں بہرام و خور نامید نیز
 صنعتش در شش حبت در نہ فلک سازد و برج
 نکل نور جدی - جوزا توس در سنبہ
 آفتاب و ماہ انجم شد سحر امر او
 مرز میں با تخت را و تازہ بہر سارے جیارت
 از بساط سبز ہار سبزہ آید در زمیں
 از گل ہر رنگ کان در سبز ہے تر شگفت
 حکمتش بر حکیم نصیت ز تاب آفتاب
 از قضا دوست ملک الموت کند روز شب
 مرے فرزہ نازک را بگردانہ تسیم
 از تو شاہاں مرغ و ساساں ابرو گاہے بخال
 لے بسا رخسار چوں گلزار در خاک افلند
 لے بسا دل کاں میان خاک ریزد کل شود
 سبزہ خط از رخ گلزار عارض بگسلد
 گر چہ بجز از بیخ گنج را کہہ مے آید بدست
 روح بعضے را ز فضل خود رساند در بہشت

بعد از مردن بروز حشر چون نخب حیات
از دل جهان روز دشب می خواهم از درگاه او
در بهشت یا که دوزخ زنده جاویدان کند
حشر من تا در قیامت با مسلمانان کند
صد هزاران جان بود اگر حاکم در ویش را
دم بدم آل جانها بر نام او تشریفان کند
ایضاً

صد هزاران هزار شکر و ثنا
مالک الملک ذوالجلال تدیم
وَحَدَاةٌ لَا شَرِيكَ لَهَا قَوْلٌ مِّنْ
خَلْقٍ رَّاكَ رَوْحٌ مِّنْ رُّوحِ
كُرْسِيِّ وَعَرْشٍ كَرَّمَهُ لَوْحٌ وَتَسْلَمُ
اَنْبِيَا رَا كُنُوذِيهٖ بِرَمَاهِمْ خَلْقُ
مُوْعَدٍ مُّؤْمِنَانِ كَبُرُوْا بِهٖشْتِ
بِهِمْ زَبْرِكْتِ مَتَابَعْتِ اَيْشَانِ
بِذِكَا لِرَا عِبَادَتِي كَرُوْنَ
طَاعَتِ اِيْرَدِي تَرَا مَنِي
بِرَمِي بِرَبِّهٖشْتِ چِه سَخِ كَلَاه
هَر چِه او خوارت کردم کین
مَر کَرَا خَوَانْدَه شَد مَطِيْعِ دَر شَشِ
وَقْتِ شَانِ خُوْشِ كِه اَز کَرَمِ شَانِ خَوَانْدِ
غَيْبِ دَالِ عَيْبِ پُوْشِ عَذْرِ پِيْرِ
لِ خَدَاةِ كِه بِر حُدَاةِ نُو

مر خدا را بجد گوست سزا
از ازل تا ابد در است بقا
دهد است و در اشرف کعبا
خالق و رازق است و راهنا
دوزخ و هم بهشت زو پیدا
داد نشان را از معجزات چها
کافران را به دوزخ است سزا
اولیا را نعیم داد ابا
دور بودن ازال خطارت خصا
بر قبا و کلام ساز مرا
در بر طوطی چه سبز قبا
هر چه خواهی محال منع کرا
وانگه را راند زین در است جدا
وای مر راندگان حضرت را
مکرم چاره کار کار کشا
کرد افتد ار هر که شاه و گدا

سروران بزورت میان سخن
 ہم امیدوار فضل تواند
 ہمہ را رزق می رسانی تو
 دوستان را چرا کشتی محسوم
 بنده حاکم ز عدل تو ترسان است
 گفت سبحان ربی الاعلیٰ
 ہمہ را در گہت شُدہ بجا
 مومن و ہم جہود و ہم ترسنا
 چوں ترا سپهر است بر اعدا
 ہم بفضیلت و زابن است ارجا
 رائگاں بخش سے کریم از آنکہ
 مفلسم ہم امیدوار عطا

باب دوم

در لغت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آن خداوندی که اورا هست نیکو ناچها
 لغت پاک سید عالم محمد مصطفیٰ
 آن زماں نے عرش کرسی بودنے ارض و سما
 خلق در پیشانی پیش بنهاد تا گیر و ضیا
 می رسد آبار اورا تا رسیدہ سرد را
 جملہ دنیا شد منور ہم معطر از قضا
 راست زاوہ نے نگوں چوں نگوں آید
 گفت آن سلطان عالم بادشاہ انبیا
 سرنگوں افتاد شیطان تخت او ہم زجلا
 رفتن ایشان پیش از ان بر آسمان بودست را
 شد نگوں ہر جا کہ بہت بودست از حکم خدا
 آب بحر سادہ رفتہ در زمین گشتہ فنا
 شد شاوہ ہم بہشت آباستند اے خوش بقا
 ہرچو سبب رخ مکتوب سے معطر آنجا سرا
 ہرگز ناک نیز ایا منصور ایا نیکو سرا

بعد تمہید خداوند سازاوار ثنا
 من لعون اللہ گویم از سر صدق و سندا
 نور پاکہ او خدا پیش از ہمہ خلق آید
 چونکہ آدم پابشر موجود شد نور سل
 بعد آدم تمامہ عبد اللہ نوبت نور او
 شب ووشنبہ مقدم ہماہ ربیع اول زیاد
 ختنہ کر وہ غسل واوہ ہفت بار بیدہ زیاد
 بعد زادن گفت کلمہ من رسول اللہ وراں
 از پیے تقظیم او آمد زریں او ناکہ
 ز آسمان رفتن شیاطین ہر ہمہ را منع شد
 چونکہ شد بود آل شاہ عرب ختم رسل
 شد خراب ایران کسے آتش فارس بپرو
 بستہ شد در لمے دوزخ جملہ در کابشت
 بووہ است خاتم نبوۃ راستاے پشت ار
 کلمہ طیب توجہ حث ثبیت از بعد آن

بود تمام القدر لکن گرد رازے فرزند او
 زانکہ وے بودہ است کز ہر کالجے سرد بزرگ
 چہل کشیدے موئے خود را آن نماں گشتے دراز
 وہ از آن موئیدہ بودہ در سر سردی نہیں
 موئے خود را گاہ گاہے چار گیسو ساخته
 موئے خود را گاہ گاہے برگوشہا کینڈا شستے
 موئے او بدست تمامیت نے شستہ سخت بود
 بودہ است اندر دو او پرواش گئے ظاہر شد
 موئے او پریش دراز و تیک ہم بار یک بود
 بینی اش ہموارہ بن بینی کشیدہ ہم براں
 بے تامل ہر کردیدے او بزرگ گشتے
 بریش او انبوه قدر قبضہ بلمت بہت رہا
 نرم ریش اش بودہ است رخسارے خوبان
 روئے او نے گرد و پراز گوشت بودست دراز
 تن او درخندہ ہچو برق رخشاں سے نمود
 بودہ اش و منہش فراخ اندر عبتنگی دمن
 خط باریش زمو از سینہ تانان بود
 سینہ او باشکم بودست برابر نے بند
 شکم او را سکین بودست زان زیر ازار
 بود ہر دو بازویش ہمہ دو لطفش مورخان
 سر تمام استخوان او بودہ محکم درشت

ایساے می نمودے کوتہ از وے بے خرد
 تا تہ نریم گوشس مولش بود چوں کردے رہا
 ہفدہ و بودست سفید اندر وجود آن مجتہا
 مفت مو در ریش سے اسبیدایے و از دست
 از دو گیسو گوشس سرول کردہ آن کان سنا
 کردنش رخشاں نمودے بر صفت نفس ضحا
 نے بکلی راست بر مولش گنم جاں رافدا
 چوں شدے اندر غضب آن سرد پالیزہ ر
 چشم او سخت سیاہ ہم بد ذراخ و دل ربا
 بودہ است برآمدہ نور سے چہ نور سے جاں خدا
 بینی آن را باوشاہ شلغ روز جسہ ز
 ریش را گنڈا شستے بسیار رے موئے تا
 نیز رخشاں بود پس زانگونہ رخسار است کرا
 بودند دانش کشادہ آبدار و با صفا
 از ہمہ لب ہلش نیکو تر از حسن بہا
 عیب می کردند ذالاش بے عیوب استار
 سینہ اش ہموارہ بدہ پین شستہ
 نے تن او از سینہ اش بودہ سنا بندے دست
 یک شکم پوشیدہ شستے جزو دے اہل ہدا
 ہر دو سینہ گنڈا بر ہر دو پستان موئے تا
 ہر دو بازو تیز اش بودہ است سلبت بارفا

باطن پنچہ فراخ نے شکنج اطراف
 ل فراخ و نرم تر از خز کفش بے احتفا
 گد دست راست گپپ آں شد در خورثنا
 گاہ گاہے چونکہ بیرون آمدی آواز غلا
 ہم سرگودک رسیدی چون کم دست آں مہتا
 ساق ہم راں مہطبر اور ایاشیرین
 بر سر پالش بامب قطرہ آب از کجا
 از ملک اربع زیوسف بر آں صاحب ہوا
 شد تناول شکا چہ آخر عمر آں خیر الورا
 نے تغیر ز اعتبار عمر او تا انتہا
 بدیشیستے چنی آں راست گو بے افترا
 نور بودے کرد بر گراں ملاز صفیا
 بودہ است ز نما آں سلطان عالم مگدا
 ہم نہادے بر زمین باقوت او پادشا
 گو کہے رفتے بسرعت نزد خلق آں مشیوا
 نے خرابیدن بر رفتے آں مہر التجبا
 گر کردے با تمام اندام گشتے باردا
 ویدن احوال یاراں کار او بودست بسا
 بر سرش گس از بریدے در زان سردے بجا
 تانیا یہ ایچ کس را سایہ او زیر پا
 است خوش ہر جا کہ رفتے مانند آں بخار روزا

بود موہائے سر آں سرد در عالم دراز
 بر مثال شاہدائے نقرہ انگشتان
 خاتم نقرہ مختصر دہشتے از بہر ہر
 رشتہ در انگشتی بستہ بہر یاد کرد
 چوں کہ بستش گرفتی دست سے خوشبو شد
 جملہ اندامش کہ بودی آں فرو تر از ازار
 بود ہوارہ بشن پاکیزہ ہر دو پائے او
 کف پالش را میانہ کے رسیدے بر زمین
 خلقتش در فرہی بود است چہ شبہ معتدل
 بود متما سگ سر او را گوشت یعنی استوار
 ہر دو ساق استادہ کردی دست بہادیراں
 گاہ گشتے بشیر و شیش بجانب قبلہ بود
 از بلندی چوں کہ سوئے شیب آیزرد
 رفت رفتن او بقوت پائے را برداشتنے
 رفتے آہستہ مقصد پاش مے افتاد راست
 گامہا نزد یک بہادے نراشس بود گام
 سوئے راست دچپ نہ کردے وقت رفتن انتفا
 ز آسماں طول نظر او بودہ است سوئے زمیں
 برد چو شش نیز بہ جامہ ز گھمے می نشست
 سایہ او بر زمین ہرگز نیفتادہ گے
 سائبان ابر مثل چتر بودے بر سرش

باوق اور مشاکہ می آئینتہ خلقہ از انکہ
 احتلام اور انہودے نیز فائزہ ایچ وقت
 چشم او بختہ دلش لیکن نختہ ایچ وقت
 نیز بختہ دلش بختہ دلش بختہ دلش
 چشم او بختہ دلش بختہ دلش بختہ دلش
 بول و ناطق او ندیدے ایچ وقت ایچ کس
 رویان و نماناں نہا بر نختہ آل شجاع
 در شجاعت بود بے ہمتاں کپشتش ندید
 چہل مرداں بود قوت ہر نبی را مرد راست
 مرد و راقو ہزار شمش صدا انداز جال
 مکر اجزا نہ کردہ فتح وقت ایچ کس
 لانت و عزائم ہمت لائے مکر را شکست
 حق ز مشرق تا بہ مغرب ملک ز رزہ تمام
 ہر کہ ز امرش کشتید از بخت بد او قذندک
 انصاع بے و عجم بودہ کلام نفس او
 بود سخنش اندک رشیرس ترا از گفتار خلق
 از رائے آنکہ ماند کستمع را حفظ آن
 نرم گفتہ از سخن توفی کہ دورا می نشانند
 بے زجاہرت زد سخن گاہے نیاید دور وجود
 نمایرش با خلق بود از صحبت شنتہ میںیک
 ذات او ماہ دو ہفتہ گرداد یازال ہونہ

مشک خوشبو تر شدے از بوسے خوشے چہذا
 دیدش بودست اندر خواب بیداری موا
 خواب او ناقص وضو او نبودے بے شکا
 ہم بدانتہ چو عیب او گمردے اشقیبا
 ہمپناں کہ پیش دیدے ہم بدل سواز قن
 در زمین رفتے فرو چیزے کز و گشتے جدا
 بر توکل ایزدی بودست اورا انکا
 پیشتر از ہر ہمتغیش رسیدے در غزا
 قوت چل اینیا احسنت یا بدر الدجا
 نصرت و فتح تریش اش داد حق راست
 فتح نکند بعد ازین ہم ایچ کس از تو یا
 باز آمد در مدینہ با فتوح و ہم غنا
 گرچہ در مکہ مبارک بودہ اش نشود نہ
 وانکہ شد نامور ام مانند شش او قذ نجبا
 کہ کشیدے شدے از حسن صوتش مست
 ناشت افتار او اعدا بودے از ہمت
 در میان کردے توقع و از ہمت
 بود او از شجاعت و ہم لطیف دل کشا
 غیر حق را در نکست حالت خشر و رنسا
 فالسابلتہ بودے باطن او مطلقا
 حاصل خلق فدایش تراقتہ اشان مستدا

وقت فتح مکہ او بوجہل را کایک مرید
 الہی مکہ را نئے بخشید نا کردہ سزا

مجلس اور پوزیشن میں دو اجتماع ہم وقار
چول شدہ خاموش ہر کس درین کروے شروع
گر سخن در شعر یا در ذکر دنیا می فتاد
خوش کردے اندر ان از بہر دفع شان و بیک
چونکہ او کردے مزاج آدم بگفتے غیر حق
در تبسم می شدی تا ہر ز با عیب و بیک
گزیار ان کس بخندیدے بخندیدے رسول
چون جمع کو دکان بہ گزشتے او کردے سلام
ہر متاع اپں جمال را خواندہ است از قلیل
و صحابہ شیخے او آمیختہ گوئی کردے
ہر کہ اول آمدے پر سیدے او سید کلام
از برائے آنکہ تا ہر کس شامہ مرو را
ہر کہ خواندے مرو را بیک گفتمے و جواب
آہے چوں لوزیاریاں کس نہ کردے قیام
بے تکلف بودہ اندایشان نبو و آدم قیام
مرصاحبہ را بکنیت خواندے از راہ کرم
کو و کال را ہم بہ کنیت خواندے از شفقت بیک
ہر ہمہ را مہربان تر بود از مادر پدر
جرم بخشیدے نکشتے غضب جز غیر حق
او حبیب خاصہ حق است رد قول کفر و
غالبے در سایہ اش خوش گرچہ او سایہ نداشت

ع
ر
ن

روئے خود سوئے ہمہ کردے نبوت زار شننا
خلق او خوش بود با میگمانہ و با آشننا
یا کہ ذکر جاہلیت یا کہ ذکر روستا
می نکردی منع اورا جز حرام بے ریا
از تبسم او تبسم یا وراں بد زار قضا
حالت کجاش انواخذ قہقہ است ز منتفا
یا وراں را در سلام او خود کردے ابتدا
خلق خوش بود است اورا و رخصا ہم در ملا
بیک خلقش را بگفتہ حق عظیم اندر نبیا
یک ز ایشان است بر دجید رو و مرد با
از جمال با کمالش می بدانتند یا
کر دیار ان بہر او از گل و دوکانے را بنا
گرچہ دنیا دار بودے یا کہ بودے نوا
زانکہ او تنگ آمدے از فاستن و از آل چنا
پر عتہ حسنہ است انوں شاید از رائے بجا
وضع کردے گر نبردے کنیت اش از ابتدا
خوش دل شاں را بکنیت نیز میخواندے نسا
از برائے مومن و کافر نگو کردے دعا
رو وفاد لطف بودے گر ز کفر بد جفا
گفت ناو ذکاب کذب کذاب ما قتل
سایہ اقبال اورا کے رسد ہرگز ہما

مس وجود جانان زین بخش است از جنتش
 سے بسا دل کاں ز زنگ مصیبت بودہ سپاہ
 گشته انداز برکتش صالح کہ بودندت پرست
 گشت از عباد بعضی در علی نظر ز شمس
 بعضی از اصحاب صفہ خاصا از مال ملک
 نیدا اولاد آدم خویش را ہم خود بگفت
 ہر کجا و ایماں برد آوردت ز اہل بہشت
 تایل کلمہ در آید عاقبت اندر بہشت
 ہر کہ شد دم از کلمہ بگشت او دوزخی
 گر کہ رطاعت و خیرات بودہ بے شمار
 نیت از حکمت بروں اقوال ہم افعال او
 گرچہ زلت اول آخر بودہ انجمنیدہ حق
 در قرآن خواندن و رافت ز جملہ بہشت
 چوں ز ترس حق شدے در گریہ دست خویش
 از مصیبت چوں شدے در گریہ خوش ترش
 مئے ریش دسر بودے آب چشم خویش
 چوں قرآن خواندے شدے در گریہ چشم مستمع
 گرچہ امی بود او عالم تراست از عباں
 نوبت نیالہ بدادے خانہ را از شعیب
 فاہ کہ از نفقہ سائے بدادے ہم بسلوک
 بیج کہ از چہ غدر ملک خود چیسند است

صحبت آل سرور بیاید بہترین کپیپ
 گشت روشن چونکہ عطش بودیل زنگ زوا
 نیز شارب طمر بودند ہم بہند آکل ریا
 ماند بعضی عابداں اندر قبول انرا زوا
 روز شب اندر عبادت فارغ از بیع و شرا
 شکر حق کردہ عباں نہ از شکر گشتہ خود ستا
 کلمہ طیب بگشتہ چونکہ نیت را بہا
 گرچہ وزوی کردہ با شد یا کہ او کردہ زنا
 گشت رعیت یا آنکہ شد مقتول یا خود شادا
 گر بر و ایماں ندادے گشتہ منشور کپیپ
 بی چگون تقدیم فرمود است نیت را بر عباں
 از جلالت ایزدی بودست در خوف و رجا
 لولہ بر رخ منجیہ پشمش بہ مذہب نام بہا
 او پرست خود بندہ است نیت از دیدہ
 کی نہ کردے با سداق ہوا کہ ریبہ و عباں
 کہ کردے قبضہ کہ بگذشتہ زان جہاں
 نرم گشتے دل کہ بودے سخت جہاں
 در سخاوت او سعی تر بودہ زان جہاں
 نیز از خراب راہ حق جہاں با عباں
 ہم شدے عاقبت زوائے پیش زان جہاں
 نیت روزہ کردے گرنہی بودے عباں

بیشتر خرما طعمش بودے لے داغ تہا
 آب را خوردے سے دم پس خوردہ داد راسا
 حق تست این گری ایشاری شاید ترا
 کہ بیکدم آب خوردے آل جہاں را لہ خدا
 بود بالا ترا زارش ہم ز کعبینش
 نیز بے از حرب پوشیدے بصیف و ہم تہا
 اندر آن تہا امامت کردے آل خیر الوراء
 کہ عصا بہ بستے او تہا بسرے بے جہا
 بہر جمعہ جامہ دیدے داشتے آل متقا
 گاہ کشتے بر زمین و گاہ گہ بر بوریا
 یکے گئے نیز اورا بود است نذر استوا
 ہم سپہ پوش گلیے کرد غیرے را عطا
 در سیاہی از سفیدی رنگ تو دادی پورا
 زو بود و نشانی و کرم آری کند این اقلند
 ہم کہاں کن ترشح آنچه باشت در آن
 ہم ز اخبارش شد معلوم خلق ما مضی
 کس ندانستے چہ انکار است عرفان
 بعد از غیے ضدلت گشتے بر دست دیر پا
 پشت را جز پیش نبست ہر ز کرب کس دوتا
 کرد و ظاہر نور شرعش زو شدہ کشف عدل
 سب از انحاب او بودند ار باشت ہم

بعد خوردن کاسہ لمیدے بانگستان بہم
 نان گندم دوسہ روز او متصل وقتے نمود
 گزبرگے سوئے چپ بودے بگفتے اول این
 دوسہ دم اول بگفتے تہا حمد آخرش
 چاہا کوتاہ بالاتر ز کعبینش بدے
 پیہ آگندہ قبائش بود پوشیدے بحرب
 ہم لحنے داشت اورنگس وے از عرفان
 کہ کلد زیر عمامش برد گہ تہا کلاہ
 ہم کعبینش بود با پیوند پوشیدے بہاں
 بد زشتے از او پیش لیف دروے ہم بریاں
 بدو گز طول فراکش عرض آن یانیم گز
 ہر کجارتے فلندندے بزیر او زو تو
 ام سہ گفت : سپید چہ نیکو را نمود
 چوں وجودش کرد از دستے نعلابین
 چوں درون او ہمہ صدق و صفا و حمت است
 آنچه خواہد بود در مستقبل آن کردہ بیان
 در میان کعبہ نہادند سی صد شخصت بہت
 سہ سہ دنیا ہمہ بردست در کف و ضمال
 نے ذکوۃ و رزہ لس دانست نے حج و نماز
 لے با احکام شرعی بودہ است کان مذہب
 بہم ازواج او بودند بے شک طہبات

جب ہم کاہے کعبینش بودا ہا کعبینش
 کعبینش بودا ہا کعبینش

جامہ اش بودے از او ہم روا د پیرین

سرور سر بر سر بو بکر یار غار او
 یار غار او میان غار باں ایشار کرد
 جملہ مال و ملک خود در پیش سید نفقہ کرد
 این خرد بو شجرہ را غار دق زیر درخت
 گرسر روی بریدہ از مدینہ در تہ اش
 بن عفا این را از تہ مال واسب وہم شستر
 ز پشیمان شستہ شد از درد خود از دست قوم
 شیر زردان شاہ مردان مرتضاکف و والفقہ
 بود برین حق او گفتہ رسول
 لا فتی الا علی در حقش گفتہ رسول
 ہر یک از اول و سستید از زمین و از نبات
 غار را بارہ یاری بداد دست جبرئیل
 مرد و دل بند رسول است یک حسن دیگر حسین
 شک چہ ضبا بندہ است گہوارہ من حسین
 نہ ہر را نو شہید اول آل دم گشتہ شہید
 زین ترقی در ہدایت عظیم نشان بودہ چہ شک
 ازہ را بر ذوق زکر با ہتادہ حس حکم او
 مہتمم داؤد را آن نالہ گر کہ بود
 بادشاہ برکت اصحاب و اولاد نبی
 صد ہزاران شکر از دراکہ از تو فیروز او
 در کنار توسع و طاقت دست چاہیں میر نم

بچہ او عمر است و عثمان و علی مرتضا
 چونکہ عمداً در دلائل مار دادا دپاش
 جامہ تن نیز بخشید و بوشید او عبا
 ہم میان کارزار از تیغ خود کشتہ نیا
 کہ غلام زخم کردہ سرور را جہ دروغا
 پودہ آن دادہ براہ حق آل کان حیا
 مرغلمان را بکرہ منع از سفاب و ما
 سرکشان را سر بریدہ در سخا دادہ صفا
 انما مدنیۃ العلم گفت است بس عقی با ہبا
 وصف او المدد دستہ آن کردہ حل اتی
 بود با عظمت ز برکت فواجہ ہر دو سرا
 ہم با سر ایزدی اندر کشیدن آسیا
 بر رخ شان دادہ سید بوسہ از حب و ہوا
 جبرئیل از امر حکم فالق الحب و نوا
 سرخ شد از خون آل شہ خاک دشت کر بلا
 حق نصیب و ستان خاص خود کردہ بلا
 مہتر ایوب را بودہ چساں رنج و عننا
 حدیث بانی است این سبب نیست حدیث اویا
 با جمیع مومنان بخشا بر حکم ہبا
 بادشاہ انبیا را مدح گفتہ این گدا
 بے پایاں است حدیث کے توالم آہستہ

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

کیست من بود من تا که بگویم مدح او
 قطره لم یسیر چه داند عظمت بحریه
 بیگ تقدیر جدید می گنم در مدح او
 سرگردان لایق نشان نباشد خدمت
 زانتیاق رسته او این خسته را جان پریم
 کرد بر گرد سرش گروم بوسم پاراد
 گزنجیت نیک یابم خاک پیلے آن نیر
 جان پیش شیخ ردیش همچو پروانه دهم
 برامید فوز از دل گفتیم ام مدح رسول
 کرجی از دور وجود آمد کتابتے بے شمار
 ختم ما کن بر سعادت از قطعت وہاناں
 از عذاب نزع دگور دستہ در مار خلاص
 ہم نقلے خویش بنام محمد رضا خرد بخش
 نعمتے کمال را عطاء دستان خاص بود
 کارہے نابکار تسلد فرزندان ما
 مدح کرده مصطفی را عاکے این بہا
 حاتم مدح رسول از ہم خود را ساخته

قدر او فوق الشریحین و فوق العباد
 ذرہ گزشتہ رسکے فاسد و صفت دہم
 پاسے بلخ از مور مست نوز جان گویا
 تدبیرتے خود بود لیکن نعل از باوش
 بے لقمے او نباشد در بخشش ما و
 قصہ شوقم بدر گاش رسکے صفا
 در کشم در شہدے خود بجائے کرتیا
 گر بدیں دولت رسم رستم در دست بود
 از شفاعت او گزشتہ در دست بود
 بر طفیل مصطفیٰ در دست بود
 زانکہ چو این درہ تصعب نہ در دست بود
 حسنہ دنیا و متعجب در دست بود
 وہ مرا اخلص در دست بود
 کرد در اسم صفت در دست بود
 عاقبت از پروردگار در دست بود
 تا پناہ از خود در دست بود
 تارہ و جود در دست بود

اختیار القدر زور
 تا شود خوشنود
 دنیا لہ
 لے باوشہ و سولے اسامیذ العشر
 لے سرور و لے سرور

احمد رسول المد توئی در چپ عزت مه توئی
 نامت محمد آید و شریعت مرید آید
 بوالقاسمیت کنیت عطا لقب شریعت
 هم در عجم هم در عرب، پیغامبری عالی نسب
 لے تاج فرق سردران ختم همه پیغامبران
 شمع بدی از روشنی خدایه صلاست سوختی
 دگر تو فردوس صدف از تو شود حال شرف
 ای شاه رسل راستین فحمت شده پس
 ذاب تو نوری ساختند و راستی آراستند
 در مسجد اقصی شها گشتی امام الانبیا
 سوگند حق خورده بنویں ذات که دور است از جنوں
 هر یک زیارت بود اعدا گش دین پرورے
 بوبد باری غار تو آل محرم اسرار تو
 صدیق در باری وفا کان کرم گنج و فنا
 فاروق آل شاه گزین کز قوتش افز و دین
 راسخ بمثل افعال در اخلاق هم احوال او
 عثمان که ذوالنورین شد چشم حیا را عین شد
 سربال کان انداخته در راه دین در باشت
 شاه چهارم شد علی آل شیر حق والاولی
 آل شیر مردان و غا آل شاه مردان سخا
 اول داد و جنبت بحق پس حرمت را مستحق

و از جدش امان شد توئی پویشت همه سبته کمر
 ملت خدای آید معصوم از خوف و خطر
 وصف جمیلت مجتبا در راه دینی راه بر
 دینیت سعادت را سبب شجر سیادت را ثمر
 سرور توئی جمله سراں بحر بصارت هم بصر
 ادب از خدا آموختی خلقت بعالم شد مثر
 نفع سلامت هر طرف شجر دنیاات در هم حجر
 وز نور خسارت حبیب گشته نخل شمس و تہ
 چه شود گرت انشا خدای آن کفران کوزر
 ذات تو زبید مقتدا اندر جنان جمع خبر
 از نعمت او ذوفنون هستی توئی ماحی شر
 اندر شجاعت سرورے اندر سخاوت مشہر
 کرده فدادر کار تو فرزند و جان و سیم و زر
 در فضل عبدالانبیا مرا و لیا را تاج سر
 از همتش لرزان زمین و از درہ اش ترسان
 بے سر ز تیغش خال او از درہ اش بے جان سر
 و از خوف عنیش عنین شد اندر جهان ہم معتبر
 اسب سخاوت تاخته در جمع قرآن نامور
 مہر سپهر پردلی چرخ اختر فضل دہم
 و اما دشاہ انبیا شاہ جوانان را پرور
 از نور رحمت بس طبع بر فرق ایشان منتشر

یاد بچہ مصطفیٰ بحشا برکت کم بہا
اور ابکن روزی نقا تا شاو گرو و نیرن خطر
ایضاً لہ

خویر اسلام ماہ نازین است	محمد آنک شاہ راستین است
حبیب اللہ خیر المرسلین است	رسول اللہ ختم الانبیا است
خطابش رحمۃ اللعالمین است	جنابش مجاہد ہر خاص و عام است
چوسید اولین و آخرین است	نظیرش اول و آخر کے نیست
نہ چوں ذاتش شہے اندرین است	نہ چوں رویش مجھے در آسمان است
ز حسنش حیرت اندر حورین است	ز وجدش حلتے اندر ملائک
چنین حجت را در آئین است	بدست او شدہ فتح اقلیم
برابر حق نامش قرین است	بعرش و جنت و باناب شہادت
و سکین امتش ہم آن این است	سل را امتاں از انش نے جن
بزرگان مہ در اور ہر جوین است	دو خدائش بہ از ہشت بہشت است
کرازیں سال ایسا اندرین است	رضنا را یزدن در سعیت اور است
ویا سبزہ مگر در زمین است	خطش مشکین خطے پر گرو ماہ است
نہ چوں ندان او درین است	نباشد چوں تندش با قوت نے لعل
چنین سرب کرا در زیرین است	براقش تیز روانہ برق لامع
نہ درون اللہ روح الامین است	شب معراج ہر امش در ال
کہا از اصفیایں نے زمین است	ببر او بہ تخت کتاب توسین
مہ باب نال زیرین است	تو خانہ انبیائی امت است
بہ خوشخواری مسیح چوں زمین است	شہا حاکم بر تبارین

نبقت لفظ درباری است کو دک
وے با این ہمہ اے شاہ شاہان
ز شوق جان شیریں پر لب آمد
مکن چشم زردے خویش روشن
زمینا کی چو آن پیرے چین است
قبولت گرشو و سلطان دین است
دل از تلخی ہجرت نمین است
توق از عطایات مہین است

وے ترسم مبادا بے تقایت
بمیرم زانکہ مرگ اندر کمین است
ایضاً

اے صاحب وقت لی مع اللہ
سلطان رسل شہ ملائک
نورت زہمہ خلائق اول
پر رویے تو آفتاب ذرہ
با نام عزیز خویش بر عرش
از نور حضور تورہ راست
بیش از ہمہ گر بلا برت بود
یک نفس تو امتی بگوید
اندر شب قرب ذاتت از قدر
ہرگز کجا شدن بتو تواند
حق کردہ تمام باغ عالم
با دیدہ صفت دران ندیدی
خاتون بہشت چوں بنا لید
اسرار کہ با خدا ترا بود
شامہ نشہ خادگان در گاہ
ہم رہبر آن داین راہ
ذاتت ز جمیع فضل از جاہ
در عشق رخ تو مبتلا ماہ
نام تو بکردہ نقش اللہ
در یافتے این جہان گراہ
ہرگز نزدی چو عاجزاں راہ
از نفسی چو شوند خود خواہ
بر طرب زوہ پر عرش خرگاہ
در راہ تو جبرئیل مہراہ
زہر نظارہ نظر گاہ
از غایت ہمت اے شہنشاہ
دادے ببلال خویش آگاہ
از رسل ملک کسے ناگاہ

نام سب
رسول

رفتی و بیایدی شب آنگاه
 مدحت چو زبان با در افوا
 از مدح در از تست کوتاه
 اوصاف بهشت چو کند گاه
 خواهم ز خند ابهر سحر گاه
 گر ماه رخت ز بعد به راه
 بگذار مرا فتاده در چاه
 از عون عنایت تو ای شاه
 در مانده شدم ز نفس خود راه
 نفسم که کند غیب بر آگاه
 آمرزش او ز حق در خواه
 در حضرت حق گاه بیگاه

بارا چو شفیع مصطفی شد

شیطان لعین بزغصه می گاه

الضیال

ای بادشهر سر میر سراج
 هم آدم و هم جمیع عالم
 دنیا شده بود در صناعات
 از جوع گهت بر شکم سناک
 از راه ادب سکوت کردی
 چو قطره رحمتش چشیدی
 نعلین توفیق باش راتین
 گشته اشفاقست تو محبت
 شده است از عنایت تو در این
 از جود تو بخش زانکه تالین
 در وقت تا بیل سراج
 از بحر دلت بر آمد امواج

از بہر زیارت رسید
گشتی تو امام بسیار
طاؤس ملائکہ بہ پیشیت
ہر آنکہ شود ز این پیست
پس فخر بکرده در ملک چوں
پروانہ صفت شدہ است حاکم

یک قطرہ ز ہمت اربیا بد
گرددل او چو بحر موج
ایضاً لہ

شاہے کہ فرق جملہ جہان افسر سر است
بواقاسم محمد ذوالعز مصطفی
واز عرش مہر و ماہ و نجوم است نور دار
بر گرد باغ سبز است خط او
از امتدادے خلقت تا وقت انتہا
ہمیشہ بہشت چو نیک بدادے بیک غلام
در زیر خاک گرچہ ورا سالہا گزشت
از بیچ علم خواندہ نہ یک حردیم ولیک
یارپ چہ علمہاے کز و در ظہور شد
نازک تراست از گل زیبا و جود او
ہمیشہ بہشت دوزخ از ہمت شرمسا
نیست او پدراست لیکن زریے بہر

شاہ رسل حبیب خداوند اکبر است
کز جملہ خلایق در فضل برتر است
نورش چہ شک ز جملہ انوار انور است
گرد تمام ماہ خط مشک از فراست
انوار عظمتش لمن الشمس اظہر است
ہرگز کجا بہ ہمت عالی شہ از خور است
گزار خاک او چہ عجب تازہ و تراست
از معجزہ علوم و راجلہ از بر است
اسرار در درون دلش تلج مضمراست
نگش ز لعل و نقرہ و زرنیز از شہراست
گشتہ نخل ز نہمت او عود و عنبر است
از مادر و پدراست لیکن زریے بہر

مختار کرد امت را وقت اختیار
بپز ارگشت از بدروهم ز یاد راست
آب حیات روح فزائیت گر چه ہم
هرگز کجا بخلق عظیمش برابر است
حاکم گزید نفس از جهان را به پازده
خود هر دو کون در نظر او محقر است

نعتِ موشحِ این نعتیست چون یگان حرف از سر مصرعها اول جمع کنند
یک مصرع می خیزد و چون یگان حرف اید مصرعها آخر جمع کنند دوم مصرع

می خیزد و آن دو مصرع این است

عاجزم و مغلوب نفس ظالم خود هر نفس یدرسول الله مرا بهر خدا فریاد رس

نعت

عمر و راز از حق که حاکم بها
آن مصطفیٰ محمد آن احمد رسول
جمله فصالی خوب که در ذات صفت
زیباست گر چه ماه رخش خوب تر از آن
مهر نیمه ذره صفت پیش روی او
ویرا جدلتی است که آن غیر را بجاست
معلوم ما همین له به از آبله عالم است
غیبت اگر چه عظمت رفت در این است

ببینی سزد که کوئی پس حمد مصطفیٰ
آن بادشاه بر ملک و هم بر انبیا
رب الوراثن و او جزا است
سه دست کر لطیف تنه او
واله رخس به آنکه در از نیست بها
لیکن و را تواضع از غایت است بسا
الله داند آنکه چه قدر است مورا
لیکن از و فروتر است از درجه ملا

لا تقنطوا خدائے ورا گفت در کتاب
 وقتیست با خدائے نگنجد کے در اں
 با او کرامت حال حال است در علوم
 نورش خدائے از ہمہ خلق اول آفرید
 فرمان او چو امر خدا بر ہمہ رواں
 ترے کہ گفت در شب معراج حق پر
 ظلمات کفر رفت ز انوار دعوتش
 آنجا کہ رفت در شب معراج کس رفت
 لا بر زباں نہ رفت بہ مسائل گہ سوال
 مذکور وصف اوست بہ توریت و ہم زبور
 خونے کہ از رخ و لب و دندان او برنت
 مے جہ از اطاعت آورده است بجا
 در مان در معصیت آمد شفاعتش
 ہستیم خاطمی ارچہ امید شفاعتش
 روزیم کن سفید بہ محشر کن سیاہ
 زند و کن چنان کہ نہ میرد بہ ایچ وقت
 فریادی کنم بدرت از ہوار نفس

لا ریب فیہ است کہ آنتے کان ہدا
 ہرگز نہ از ملک نہ ہی نے ز اولیا
 مخدوم ہکتمان است شہاں پرورش گدا
 رایش ہمہ صواب صحیح است بے خطا
 احکام او چو حکم خدا بس ہمہ روا
 بر ہیچکس نہ گفت ز احباب و اصفیاء
 ماوی بگرد ذات درازاں کہ رہنما
 رازے کہ گفت محرم آل کس بود کجا
 خلق عظیم داد ورا خالق سما
 ذکرش رفیع کرد خداوند ز اجہتا
 آل سرخی است حوران ازیت است فزا
 فرمودہ است ہرچہ ورا خالق الورا
 راضی شود چو حق دہد مرور اعطا
 یارب کن ز جمع مستدرا جدا
 امین کن از عذاب یکن روزیم لقا
 دل این ضعیف برکت پیغمبر خدا
 روزیم کن عزیمت تا بشکنم ہوا

سر این ضعیف ہر قدم مصطفیٰ رسال
 سرمایہ فلاح مرا بخش از عطا

نعت موشح چوں یگان حرف مصرعہا اول خوانند لا الہ الا اللہ می خیزد
چوں یگان حرف از مصرعہا آخر خوانند محمد رسول اللہ می خیزد این است

لب و دندان اول و گہر ماہست رخسارش
ابو القاسم محمد مصطفیٰ محمود سوم احمد
ادب آموز اورب الورا تا ویب او امن
لقب امی شدہ اورا ولی علمش زبے پایل
مہم اخلاق او چوں اصفیا از ذات او شائع
امارت انبیا را در شب معراج او شایان
لطائف علم او ز اندازہ علم بشر بیرون
امیران جہاں مامور امر نافذش گشتہ
اگر شاہ رسل می خوانمش بر حق می خوانم
لبیب است آنکہ خاک پاک او دانست تاج کبر
لذیذ است نعمت او زان کام جانم می شود شیرین

مے خیر است نور مہر دمہ از تاب انوارش
حمید است ذات پاکش بس عظیم است روز بارش
ملک متحیر است از حسن ادب و نغز ہنجاہش
در علم است حاصل خلق را ز الفاظ و ربہارش
رسوم جاہلیت محو شد از سعی اندازش
سواد اعظم ملکوت را ردق ذات بارش
وجوہ علم در عالم شدہ ظاہر ز اظہارش
لعمرك بر سرش تلج است طہ وصف خیرش
اگر حدش بگویم حد طبع نیست مقدارش
لعین است آنکہ منکر گشت از اخبار اخبارش
لعینم است آنکہ محروم است از ارشاد گفتارش

ہمہ انوار کردم گر لبویم از کرم می بین
ہمہ اسرار کردم گر بیابم فہم اسرارش

نعت موشح چوں یگان حرف مصرعہا اول خوانند لا الہ الا اللہ می خیزد
چوں یگان حرف از مصرعہا آخر خوانند محمد رسول اللہ می خیزد این است

نعت موشح چوں یگان حرف مصرعہا اول خوانند لا الہ الا اللہ می خیزد
چوں یگان حرف از مصرعہا آخر خوانند محمد رسول اللہ می خیزد این است

نعت موشح از حروف مصرعها اول اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله وعينه خير
واز حروف مصرعها دوم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
بارك وسلم وصل على جميع الانبياء والمرسلين من خير

انے شہ انبیا رسول خدا
مشہد بہم خلق بعد از نورت
مہر اخلاق تو عظیم شریف
دین حق شد ز دعوتت ظاہر
از رحمت مہر و مہر شود خیرہ
نیت ہم قدر تو کے از خلق
گنہ تو از حبیب خلق فزوں
آسمان بام تست ارض بساط
انجم و مہر و ماہ کرسی و عرش
لیث از ہیبت است بہ لرزہ دروں
ہمتت عالیت فزوں از صد
آوم از نام تو شدہ مفقور
لغو اندر حدیث تست محال

عقل

مہر و مہر و ماہ کرسی و عرش
لیث از ہیبت است بہ لرزہ دروں
ہمتت عالیت فزوں از صد
آوم از نام تو شدہ مفقور

از مہر خلق افضل داعی
بائع نور حق تراست عطا
لازم است حکم تو چون حکم خدا
یہج شدلات افوار شد عزا
ماہ نور است گرچہ مہر ضیا
صادقی بر تو نیست کذب روا
لا یزال است عظمتت ابد
عرش فرشتش تو گشت ارض آسا
روح و خامہ ز نور تو پیدا
یوسف از جن رد کے تو شیدا
میل تو ایچ نیست زین دنیا
حاصل دوست از تو خسر علا
محو از قول تست سہو و خطا

آشکارا شده ز دعوت تو
 از عطائے تو مفسان از در
 نعل یاقوت بل ہر دنیا
 لوح محفوظ مر ترا منظور
 ہر چہ آمد مکارم اخلاق
 داغچہ خلق است غمید مستحسن
 حکم تو بر جمیع خلق رواں
 دولت تو چو عزتت باو پید
 ہم نام بر شفاعت تو امید
 لطف کن حق این شکستہ سے
 آہ اندرد غفلت رنجور
 شاد گرد در دید ز جسدہ غذاب
 رحمت ایزدی بہ برکت تو
 یاد تو ز روح روح زویدل است
 کار تو دیگر است چو حق بقرآن
 لعنت ایزدی بر اہل بد بخت
 ہر کہ از دل تراندار دوست
 ورنہ او شد مطیع در گاہت
 آتش در زشش کہا سوزد
 شاد باشد بگور ہم محشر
 ہست از بیعت خدا راضی

دین حق کان بہان بدست شہرا
 و از پیے برگ است برگ تو
 عالم پیش نشت سہل بقا
 لایح است از تو بدل صدق و صفا
 یافتی اے سپہرہ وفا
 از وجود کو است اصل حبلہ
 لطف تو حق خاص و عام بسا
 مرتبت تو چو رفعتت دالہ
 حاکم خستہ راست نیز رہا
 منتظر لطف شہ بانند گدا
 در و اورا لعوان سازد وا
 در داد چوں از این تست ثنا
 باد بر جان حاکم ابن ہسا
 اسم تو از جمیع رنج شفا
 رحمت عالمین خواندہ ترا
 کہ نداند ترا نبی لہ
 واسے برآں شقی سزا
 سر است از زور در است خدا
 لطف تو بہ سمر باشت رد
 مقبلے را توئی کہ راہت
 واں رضا تو ہست حق رضا

بر کتب و کتب و کتب و کتب
 و کتب و کتب و کتب و کتب
 و کتب و کتب و کتب و کتب
 و کتب و کتب و کتب و کتب

و کتب و کتب و کتب و کتب
 و کتب و کتب و کتب و کتب
 و کتب و کتب و کتب و کتب
 و کتب و کتب و کتب و کتب

در قیامت جو خلق در ماند
 ز آن حضرت تو شفاعت گفتی
 نام خود نام تو بگوش عظیم
 ماه دو نیم شد یک انگشت
 حکمہ عرش و ہم ملک دیگر
 ملک تو کرد ملک ہر دو جہاں
 و او عظمت ترا خدائے گو
 امین است آنکہ را بتو ایمان است
 عالم شد معلم از تو مسلم
 با تو کس را برکت چه کسی
 در دو عالم یقین عظمت تریب
 ہم نسل ہم ملک بنو بودہ
 داغیہ آبرار با تو ایزد گفت
 راغیہ آندم شوی کند چو تپیل
 سرور سردران توئی بے شک
 والہ احسن تست جو روی
 لطف تو ایچہ در معنی است
 ہمہ اصحاب تو بجاری یقین
 وانکہ صدق اکبر است یقین
 صادق عادل است عمر فاروق
 ناضل باذل حیا عثمان

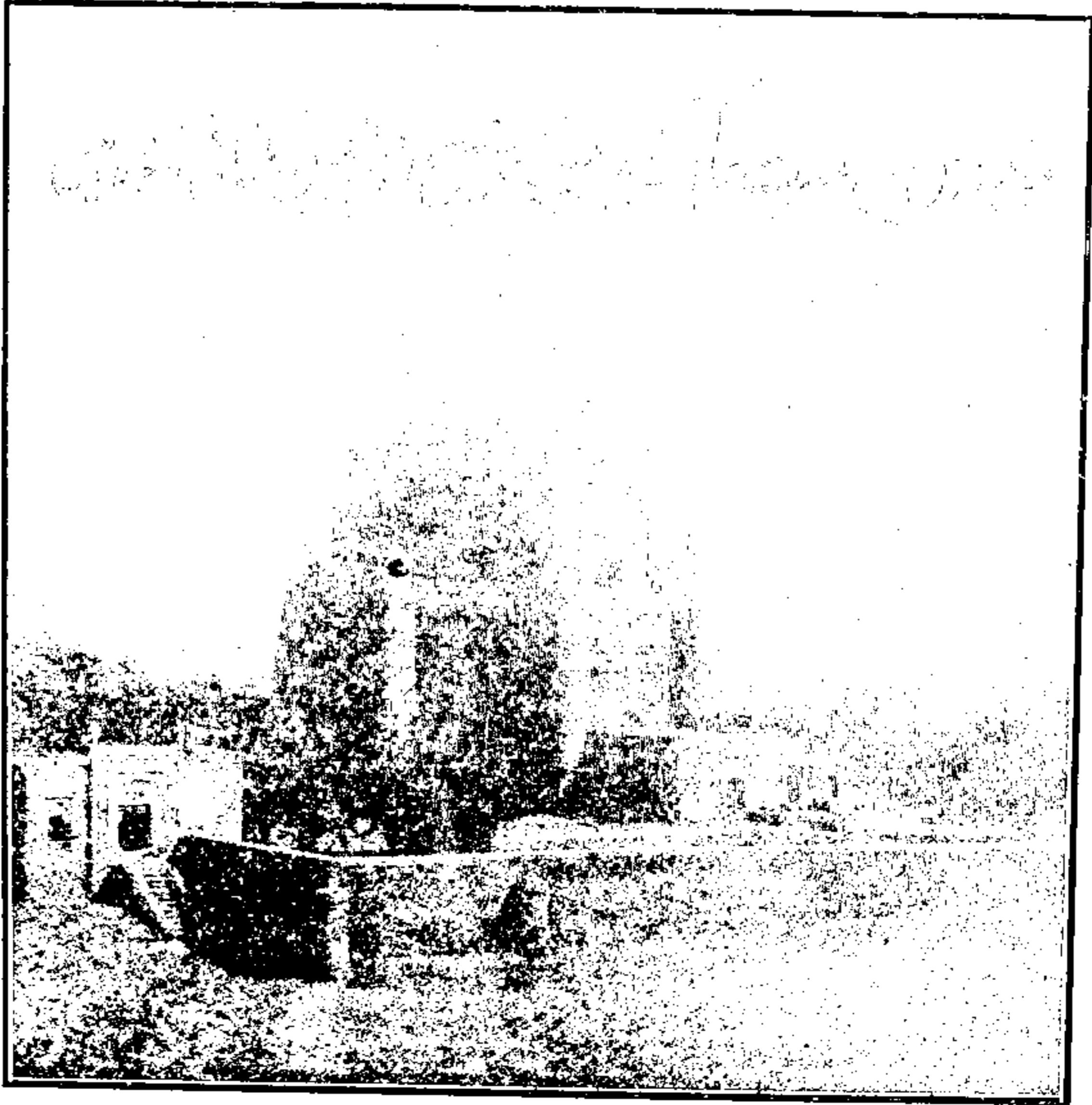
عالمے را توئی کہ کار کشا
 لاصحاب کبار اے افتنا
 یاد ہر دو بکر وہ حق یک جا
 چونکہ کردی اشارتے اورا
 مبتلاء وقت ز شوق ہوا
 یا رسول خدائے حق بیسنا
 عیب پوش است غیب را دانا
 از تو علم راست نشود نما
 لاجرم گشتی آعلم العلماء
 از ہمہ درجا تو شربالا
 نیست ہر ہر کس ترا ہمستا
 بودہ چون امام و دانصا
 یا نبی محرمش کس ز کجا
 از شفاعتت تو بے ز چون چرا
 و از تو بسیار درجہ است بجا
 از تو کس را نہ عورت است زیبا
 لطف تو کار ساز اہل عشا
 مقتدایان دین کنوز سخا
 روشن است در ہمہ چو بدرالدجا
 سرور ہے بس مہیب وقت طرا
 تو کوش بیش ہمتش چو عصا

بیت
بیت

بیت
بیت

بیت
بیت





Marfat.com

Marfat.com

یا رحیم علیٰ کریم شرفیاد است یاد رآن دگر ہمہ فضلا

ہر یکے از صحابہ کرام سرور دین
نعمت حق منشا بر شاہ با دا

باب سوم

در مدح ملک المشائخ سلطان العارفين قطب العالم شيخ ركن الحق الدين ابو الفتح

فیض اللہ شاہ شہزادہ و جلیل الجنۃ مشواہ

ما کہ زود در ملک در گاہ احد آورده ایم
شاہ ملک قرب بوافتح است فیض اللہ
گوہر تلخ سیرا بل کرامت ذوالکرم
بودت از عاجزی و زاری و بیچارگی
نیت چوں سرمایہ طلعت کجا سو و نفاہ
برکت ریح مقدس قطب عالم شیخ عصر
گرچہ از با صد ہزاراں جہم آمد و وجود
ہم پر سے شیخ مالا کن قبول از فضل خود
وقت پاک شیخ رکن الدین مد آورده ایم
آرد از خاک در گامش بہ شد آورده ایم
آنکہ از وصفش سچے کیصد آورده ایم
آنچہ گز مسکینی نامی سزد آورده ایم
بل زیاں از جرم بر خود بے عدد آورده ایم
نیک کن اعمال مارا گرچہ بد آورده ایم
ہم شفیع کل شفاعت خدایا
خداست خود گرچہ ما در خود برد آورده ایم
چوں سگ در گاہ سلطان المشائخ شد حمید
از نفس او و جید دل بیرون ز خدا آورده ایم

ایضاً

مدد آن صوفی دارم کہ پیرت در وفا دانی
شہد والی ولایت قطب عالم شیخ رکن الدین
خلافت انبیا و از رسل ارشاد شدہ حاصل
کبکے ففتش سر کعبہ من فرق کے دائم
مدد بحر مدید ہمتش در شفا بخش
نہ اندر ارض ہندوستان تو تنہا شہا قطبی
ز شریف شریف اشراف حاکم را مشرف کن
وجود مس زبیر اندر دو داشت پشت چند گویم
نظر از کیمیائے لطف خود بر من گر اندازی
ولا از زشتی انعال خود گیرم کہ نخل استی
شہید راہ دین باشم بر امت گر بیازم جا
ز جام غفایم در مست لایق بلخواہ از حق
کہ ہوش یارم کند ہم مست جاہ شوق چوں عانی

ایضاً

ہر کہ بصدق تمام دامن پیراں گرفت
ہر کہ بدل در بناد داغ ارادت شیوخ
ملک کرامت اگر آید دشوار دست
شاہ شیوخ جہان قطب زمین و زمان
گنج کرم رکن الدین بحمد در یقین
بواجب ذوق شیخ کہ فیض اللہ است
نقد مراد و دوکان جملہ بدامان گرفت
کنج نعیم اید زاد یہ دیراں گرفت
الم مدد پیر بیک شاید آساں گرفت
آنکہ رکالیش زجاں ایت مطاں گرفت
آنکہ مالک کمال جملہ پیراں گرفت
آنکہ ز پائیزی مملکت ایقان گرفت

عاشق

چاہے

میرزا محمد باقر

از سرترک جہاں ہم زکامت کرم
 کار جہاں سرسیر بے سرد سامان بد است
 تن کہ بپالیش رسید سرور شدہ ہجو دل
 ہر کہ دل از دہر کند بر در او سر نہاد
 خاک درش کمیہا ہر کہ ز اخلاص دید
 از نظرش ہر کہ یادت جذبہ چو سلطان بخت
 سہل بود گر ہمیں از سر جہاں خاستن
 ساختہ با سوختن مشتکہ امر گوئے
 یارب از وصل پیر حاکم را وصل روح
 گرچہ ز مردانگی تمیست چو مردان راہ
 مژدہ بگوشش رساں چونکہ ز بیجاگی

شغل

فقر محمد گزید ملک سیماں گرفت
 برکت او چونکہ یادت ہر سہان گرفت
 دل کہ از دہر بے یافت مرتبہ جہاں گرفت
 مہر نیواں گزارشت روضہ ضواں گرفت
 عبرہ صد بحر یادت ما یہ صد کاں گرفت
 خانہ لغاں گزارشت راہ بیاباں گرفت
 صبر و سہلے رخس سہل نمی توں گرفت
 شعلہ شوق بخش در دل حیواں گرفت
 زانکہ بجان دلش آتش ہجران گرفت
 مرد کنش چوں بصدق دامن ایثاں گرفت
 لب بہ تفرع کشاد نیز گریباں گرفت

نہیں
 ناکہ بخش
 نہ
 جڑہ ہجو
 نہت

کز مدد پیر خویش از رہ ارشاد دویں
 ہمہ ضبط کرد کتاب خراساں گرفت
 ایضاً

تا کہ سازد عمل بہر ش از ہجر می پرورد
 لے بسا اصحاب عقلت کز اثر می پرورد
 ز آب شفقت شجرہ این ہے شاد پرورد
 از بے برگی دنوانی ہر گاہ و برائی پرورد
 بحر مہر گوہر قلب بشری پرورد
 بس وجود بے ہنس را از سہری پرورد
 مر بصیرت چشم دل ما را بصر می پرورد

ذات پاکش مردم را از نظری پرورد
 ہستہ در تاثیر ارشادش اثر را در عجب
 مست بے نغمہ ز باہ عقلت از چہ لیک پیر
 بے نزا و برگ و بے پر بودم آل فضل او
 شیخ رکن الحق والدین شمع جمع او لیا
 مرشد آفاق بوا لفتح محمد آنکہ او
 اسے دولت بہر عبارت سرور ارشاد تو

خلق را تا فخره ارشاد من حاصل شود
 مرا ترا غوش ز مال قطب زمیں کرد از کم
 حاکم مسکین کہ جان اوست خاک در گہت
 کشت سیرت بر ترخ من گشت شاخ زعفران
 بھر شورست این دلم بہر نثار پاسے تو
 در صدت دیدہ ز اشک من گہری پرورد
 ایضاً

فدا کن حاکما جان را بنام شیخ رکن الدین
 طبیعت دہشتہ چوں دشتیان پروردہ غفلت
 مرا آن جنت کے با شردے خوش وقت الہی
 بگردا گرد و او نگردم جان بر افشام
 پس انواع بناکان می گزاید بر عالم
 سب در گاہ سلطان المشائخ چوں شدہ حاکم
 نصیبے یافتہ است از احتفام شیخ رکن الدین
 ایضاً

دلا کن گوہر جان را نثار شیخ رکن الدین
 بود شائستہ جلنے کان نثار آل قدم شاید
 مشائخ را بکار کشف گر باشد عجائب ما
 چہ شبہ است ما تاب ملک محبت ایزدی گردد
 شدہ تیغ ظفر ارشاد او قفل است در جیرت
 گل دل علی پڑمردہ بودہ از خزان عم
 چو گردی گرد و گرد و دیار شیخ رکن الدین
 سادہ آں دے کوشد عبا شیخ رکن الدین
 دسکین بوالعجب کارے اکا شیخ رکن الدین
 بود آنکس از دل دستار شیخ رکن الدین
 چہ فتح او شدہ است و الفقار شیخ رکن الدین
 ز فزوت برگفت از تو بہار شیخ رکن الدین

بودگر نخبیای اختیار فاطش گروم
 همیشه منتظر پیر خودم محتاج امدادش
 شود مختار عالم فقیب شیخ رکن الدین
 مبادا دور از من افتقار شیخ رکن الدین
 مرید از پیر باشد منتظر حاکم نمی آرد
 جہاں را اور نظر از افتخار شیخ رکن الدین
 ایضاً

شیخ
 مرید
 منتظر

چون دارم بجد اللہ ارادت شیخ رکن الدین
 دلمغ عالم یعنی معطر گرد و از خشمم
 رسد ناں ریزہ از خوان سیاوش شیخ رکن الدین
 رسد بوسے گراز باغ سعادت شیخ رکن الدین
 نصیبے اندک از گنج عبادت شیخ رکن الدین
 کند نظر سے گراز پیر عبادت شیخ رکن الدین
 اگر اظہار کردے نقصان عاد شیخ رکن الدین
 ہند گراز کرم داغ اتحاد شیخ رکن الدین
 انزاں وار و فضل بذر پاد شیخ رکن الدین
 چشم گر قطرہ شہد شہادت شیخ رکن الدین
 عجب نبود اگر حاکم مراد اولیسا گردد
 مرید صادق است چوں از ارادت شیخ رکن الدین
 ایضاً

شیخ
 مرید
 منتظر

ملک ورجیت است اندر جلال شیخ رکن الدین
 طالع را اگر چه اشتغال طاعت است بند
 فکراور گشتہ ماندہ در جلال شیخ رکن الدین
 ولی منتظر اندر سکنال شیخ رکن الدین
 بنالو کہ ہی ماندہ و شمال شیخ رکن الدین
 کور شاکتہ شہد اندر پید جلال شیخ رکن الدین
 دجو ذہن چو شلغے از بہالی شیخ رکن الدین
 امید میوہ دارم کہ خلق از سایہ آساید

عزت

ز شوقِ پیرِ تیرِ غمِ خاییدہ در میانِ جان
 خداوند از نورِ روئے او کن چشمِ جانِ روشن
 خیالے گشتہ ام اندر خیالِ شیخِ رکنِ الدین
 بگوشِ دلِ رساںِ فوقِ مقالِ شیخِ رکنِ الدین
 شد انگشتِ نماچوں ماہِ نوحِ کلمہ بہ مہراؤ
 سر و خلقش اگر خواند بلالِ شیخِ رکنِ الدین
 ایضاً

بہشت آرائے آمد روئے رائے شیخِ رکنِ الدین
 ابو الفتح آنکہ مفتاحِ فتوحِ فتحِ فتاحِ است
 بفرقِ عرشِ تاجِ است خاکِ کپا شیخِ رکنِ الدین
 ہر آرد در دضہ رضواںِ رضائے شیخِ رکنِ الدین
 صفتِ صحابہ صفتہ در صفائے شیخِ رکنِ الدین
 صفتِ صحابہ صفتہ در صفائے شیخِ رکنِ الدین
 مہ و مہر است ذرہ در ہوا شیخِ رکنِ الدین
 مدد بر مہر کہ سایہ از ہما شیخِ رکنِ الدین
 بسا شاہے سرفرازے گدائے شیخِ رکنِ الدین
 نصیبم کن نصابے از عطا شیخِ رکنِ الدین
 بجدائے سپہارم دعاے شیخِ رکنِ الدین
 کہ باشد حاکمِ مسکین کہ اد گوید ثنائے او
 ہمہ ملکوت می گوید ثنائے شیخِ رکنِ الدین
 ایضاً

پیرِ تیرِ غمِ خاییدہ

نہا شد عرش را نو جہالتِ شیخِ رکنِ الدین
 تمامی چشمہ آبِ حیات است آنکہ ایک قطرہ
 فلکِ رحمت است از وجہِ جلالِ شیخِ رکنِ الدین
 بہ نزدِ عنایتِ بجزرِ مقالتِ شیخِ رکنِ الدین
 منور گشت از نورِ بلِ عدالتِ شیخِ رکنِ الدین
 ملکِ حیران ز جہانِ عدالتِ شیخِ رکنِ الدین
 ولایت او نیا از ریائے عدالتِ شیخِ رکنِ الدین
 و گرا از ظلمتِ ظلمِ جہالتِ بود عسالمِ پیر
 چو در پرداز آید شاہ با ز روحِ اد گرد و
 کریمیا بر طفیلِ پیر اس مسکین مرادش وہ

ز نفس آثارہ ام مصر دلم گرچہ خراب آمد
ز تو تحقیق در احوال خواہم گاہ بخشایش
میں معمور آں راز اثنائت شیخ رکن الدین شد
میں احوال عالی من صحبت شیخ رکن الدین
شد است چون نقش در لوح خیالت شیخ رکن الدین

خیال او سرور در خواب مہی وقت بیداری
چو داوہ اسفند آب در خنک نہالت شیخ رکن الدین

ایضاً

نہا شد ز مہر چورے شیخ رکن الدین
بخوش خوئی بخلق مصطفیٰ ماند ازاں معنی
مشام حبت آساید ز بوی شیخ رکن الدین
ملک متحیر است از سخن خوی شیخ رکن الدین
گراں نہ فلک یکتا رموے شیخ رکن الدین
وجود کاش بود خاک کوے شیخ رکن الدین
کریا بر طہیل آبروے شیخ رکن الدین
چو دارم از دل جاں آرزو شیخ رکن الدین
غالی بندہ راز ہے بسوے شیخ رکن الدین

کئی تا چند گفت و گوئے حاکم گر توئی صادق
فدا کن جان خود در جست و جوئے شیخ رکن الدین

ایضاً

از راہ صدق چونکہ شدستم غلام پیر
من کیستم کہ نام و نشانم بود و لیک
دارم نصیبہ ز رضا ب ہمت
نام شدہ است نام در از عزیز نام پیر
در وقت رسیدہ است چو صیفیل کلام پیر
شاہ شیوخ قطب زماں شیخ رکن الدین
کز وقت خوردگی است بمع غلام پیر

پیراں اگرچہ اہل جلال کرامت اند
 بعضے بدند بادل غافل دیکھ او
 او اصل جوہر است منم فرع وہم عرض
 دام سعادت ابدی شد جو آری او
 گنج کجا بہر دو جہاں از و فور ذوق
 وارم امید فتح شود دین بدست من
 شکرانہ جہاں پیاد صبا می ویم اگر

پیش
 پناہ

دار و جنس جلالت لیکن کلام پیر
 از ابتداست تا نہایت بدام پیر
 مارا مقیم مست قوام از قوام پیر
 منت خدائے را کہ فتادم بدام پیر
 در گردش جان با برسد پیام پیر
 داراست از نفس چو بدستم حسام پیر
 در سبوح من ز لطف رساند سلام پیر

پر خواجگانہ محضر شدم خواجہ تمام
 لشم ز جان و دل چو غلام غلام پیر
 ایضاً

لے تکیہ امید بفضل خدا زودہ
 شاہ شیوخ غوث زمان شیخ کن الدین
 پورا فتح قطب عالم سلطان اولیا
 فاروق دار و دہ ارشاد بہر حق
 عثمان صفت ز عون عنایت حق جلیل
 وقت جہاد اکبر شیر اجتہاد
 شاہان ملک فقر بدر گاہ عزت
 پس صاحب ہوا چو ہوا خواہیت زید
 در ملک دہر لشکر ارشاد تو شہا
 سر اسراں بوجہ تضرع پئے مراد
 کوس جلالت عظمت و اقبال تو شہا

قدم سلوک بر تدم مصطفیٰ زودہ
 شاہے کہ ملک ہر دو جہاں پشت پا زودہ
 صدیق وش کہ سکہ صدق و صفا زودہ
 گردن کشان قاہرہ را بر قفا زودہ
 برسگہ جلالت مھر حیا زودہ
 ہچوں علی شیر حق مر تضا زودہ
 بہر مزید عزت سرچوں گنا زودہ
 ترک ہوا گرفتہ قدم بر ہوا ہوا زودہ
 ظلمت بریدہ خیمہ نور ضیا زودہ
 بر آستانت لے ملک اولیا زودہ
 بر تر ز عرش فضل جان رہنا زودہ

نفسِ ظلوم از سر اغفال بار ما
بجز وجود من کز پیر از آب غفلت است
باین همه چوں دست بدانان تو زدم
فصا و فرقت رخ باغ بهشت تو
شد سوخته وجود من از اشتیاق تو
وارم امیدیم بر آتش نسراق تو
در بوستان مدح توبه پادشاه فقر
برگ و نوا و طاعت هر چند پیشش
اورا بکن بدایع غلامی قبول زانکه

بر شیشه انابت سگاپ هوا زده تو
موج گناه تا به بحار سما زده
همت من است ملکیت دارین لازمه
نشر عذاب در دل من جا بجای زده
شوق تو آتش است درین بتلا زده
آب حیات وصل تو فضل خدا زده
غفلت بساکن بلبه حاکم بهما زده
هم بر امید برگ لب دست نوا زده
دست تضرع است به پایت سرآ زده

این قدر بس ورا که بدانش نگرا
بچاپره ایست دست نبراک تانده
ایضاً

شیخ عظیم آنکه در یاد کرامت شد وجودش
قطب عالم شیخ رکن الدین ابوالفتح محمد
آفتاب آسمان شرع و فاه جرح و ریح است
در مقام مستقامت استقامت کرد و آتش
بهر سحر سجاد و تن را در حضور حضرت حق
پیر که از صیفت کرامت به شهادت بورید
خلق بچاپره چه داند زانکه او را خطا بنزد
الهی از آن مدح او یک شمه گفته نه گردد
عالمی از نور ارشادش شود روشن امید است

بفیت دریا گوی یک نظریه در پیش جودش
آنکه در عالم عبادت هیچ سرهم نماندش
سعد کبر صغیر در لفظ هم غم صعودش
بهر سرگسی مقصد صدق شد اتم تعودش
روح پاک او بزیر کشش بنگامش
چوں بخت او در آفتابش بر سر زودش
بسیار بچاپره قدرت نود حق نورش
گرچه تا در روز نشتر طبع حاکم می شودش
چوں وجود بنده اندر زده به سر وجودش

در این بیت
بچاپره ایست
دست نبراک
تانده

ایضاً

شیخ رکن الحق والدین انک قطب ادبیاست
 شیخ بود نفع است فیض اندر بحر قطب عصر
 عارف اندر معرفت علامہ عالم بشری
 امر معروف و نہای منکر و مظهر علوم
 کابن اکرام و کرامت گنج احسان و کرم
 در صفات صدق بود بکر و تکر و در عدلت
 آب علمش آتش جہل جہلان را نشانند
 شد ہمہ اقوال انفالش چه شک صدق و صواب
 شد جوارح او با عملی نبی آراستہ

ردیح پاک اوجہ احوال کرامت یافتہ
 شرح وجد حالت آن شہ نہ حد این گداست

مدح شیخ رکن الدین موشح ہفت جا شیخ رکن الدین می خیر و چہار جا از طرف

بالا جانب فرود خوانند و در جا از جانب فرود بالا خوانند مدح موشح این است

فہم رکن الدین ذیالاحسان	شاہ ملک قرب رحمان	شاکرات ہجو سلمان	شار از رویش بر عنوان
پہناست از من تقوی	یک دلش ابرار معنی	یار او توفیق سرے	یاد از راحت دل و جان
خلق ما در حسن و جلال	خیر اد خیر نخلد	خوش دل از منے آہ ہم جد	خلق را از ولطف و احسان
راہ راست استنہ ز مشکل	راحت از لطفش بہر دل	روح را از روح حاصل	ہمے او بہر است رخشان
کردہ حق ذاتش معنی	کامل مقبول والا	کار خیر او مصفا	کامیاب از نورش شیطان

نورش از بہر است روشن او بملک دین مالک لفظ او در است و گوہر داش ایندو علم را سخ یار اورا حق تعالی	نفس پاک است گلشن آمدہ از غنبلش مالک لب او از حد است کوثر داند او منسوخ و ناسخ یک دے بے او چو ساقے	نام اورا حیت دل و تن اوست اتقی نیر مالک لا تین او فضل اکثر دور حکمت اش از منسخ یابم از لطفش چہ صلے	نامدہ مثلش بگیاں اولیاء را تاج سرد راں لطف او بے حد احسان در دل اوست در ماں یار گر از من کند آل
<p>نقش او در دل منقش - نیت دل بے آن مشوش نیت نشویشم ز آتش - نام او شد آب بر حیواں</p>			
<p>المشجر حاکم بہا علی قریشی گوید در بیح شیخ الاسلام صدیق والدین من سرہ العزیز</p>			

والا محمد این کلمہ لفظ است مبارک معین
فضل فضلہ الحمد و شرح احمد است معین
صاحب صدر الحمد و شرح احمد است معین
تذیب فی زیادہ نام او سرہ العزیز
بہ نیکو نام لفظ اوست از زکریا
عاشق معین

شیخ الاسلام
صدیق والدین مقتدار زمانہ قطب دین

تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین
تذیب معین

باب چهارم

در بیان جمع بند عشق حقیقی و فرود داشت آن بنام شیخ المشیخ شیخ رکن الدین

قدس سره العزیز

ما که در ملک عشق سدا نیم	عزیز را از عشق فروش می دانیم
ما که غام به پشت پازده ایم	تو چه دانی چه پاک ما را نیم
بست پرده از ما ز عرش رفیع	الہ اللہ چه شاه با ما نیم
روح پاکیم گر چه از خالیم	چایب اصل خود خرا ما نیم
چون ملک لب لم ملکوت	در رسیدیم گر چه انما نیم
اوج وصل است چونکه سخت رفیع	و اصلا نیم نیز جو ما نیم
هنگام خاکپایے پیر خودیم	توج بر تارک سر ما نیم

صاحب وقت شیخ رکن الدین
 لہ نگہ قطب زمانہ است یقین
 ایضاً لہ

ما کہ در بند عشق جانانیم	بر گرفته دل آن سر جانیم
در عشقت بیان خریدم	تا ندانی با بند در ما نیم
سجود کلیم و رنا زک	ور تحمل با چو سندا نیم
گر بار بجا رسد زک	ہم نہ نسیم ہم ز خبا نیم
گر چه در راه درست شمشیر است	سر بازیم ز غم ما نیم

گر گنجد حکم بے ز دار ادا دار دار را تحت سطننت دانیم
 حاکما چوں گدائے پیر خود است در و عشق مشیر مردانیم
 بادشاہ شیوخ رکن الدین
 قطب عالم خوب پیر یقین
 ایضاً

ماکہ از شوق دوست حیرانیم بیخ احوال خود نمی دانیم
 غرقہ در بحر بے خودی گشته فارغ از نام و تنگب خلقانیم
 در و عشق ز جاں خریدستم حال بیازیم و در دستانیم
 برالعجب حالت است عالم عشق گاہ گریان گاہ خندانیم
 گاہ در ناله مہجو داؤدیم گاہ نہ اقبال چوں سلیمانیم
 گہ چو نژاد بر سر کوسیم گاہ چوں قیس در بیابانیم
 حاکما چوں کداری پیر خود است در مالیک عشق سلطانیم

غوث اسلام شیخ رکن الدین
 مقتدار زمانہ قطب زمین
 ایضاً

ماکہ مرعل عشق را کانیم از دو گوہر عقیق میرانیم
 زرد زورش ز کیمیائے عمیم خستہ تن سوخته دل و جانیم
 پروردوستیم انتساده در دیوار کس نمی دانیم
 از زن و مال و ملک آزادیم نہ اسیر نغان و مہسانیم
 بے دلال را چہ عیب خوہی کرد ہر چہ گوئے ہزار چندانیم
 گرچہ اے دوست ما عجبیم عیب ما را کن کہ مستانیم

حاکمنا خواجہ تمام شدہ است پیر خود را چو از غلامانیم
 مرشد عصر شیخ رکن الدین
 ذوالکرامات مالک تمکین
 ایضاً

ماکہ از تیغ عشق قربانیم
 گر شهید است کشتہ دشمن
 در کشد ز آزار دور بازار
 در سپر وفاد چرخ صفا
 گر چه از گفتگو زبان بستیم
 خیزد دست ہم پریشان بود
 حاکمنا گشته است حاکم دہر
 پیر را چون مطیع فرمانیم
 دافر قدر شیخ رکن الدین
 سرور ادبائے روئے زمین

ایضاً

ماکہ از جام عشق مستانیم
 در ہوا سیت چو ذرہ گشتہ
 دامن عشق چوں بدست آمد
 دست چوں بر طناب ذکرینیم
 دل بدنیار دون چو انبندیم
 در جہاں گر چه سردیم عزیز
 حاکمنا چوں حکم پیر خودیم
 بے خبر از جہاں و از جہانیم
 بے سرو پا و بے زسا مانیم
 آستین بردو عالم افشانیم
 خیمہ عرش را بجنبانیم
 چند روزے درو چو بہانیم
 نسبت آن جہاں بزند انیم
 بر سہ حکم خویش میرانیم

ابحر فضل شیخ رکن الدین
آنکہ شمع است بجمع اہل یقین
ایضاً

شکر حق را کہ ما مسلمانیم
مرحبیب ترا کہ بندہ تست
بندگان تو ایم از غفلت
گرچہ از طابیان خاص نہ ایم
رائگان بخش اے کریم از آنکہ
پیر ما چونکہ دوست خاصہ اوست
جز تو دیگر خدا نمی دانیم
بحقیقت رسول می خوانیم
گرچہ اہل خطا و نسبیانیم
سخن و اعلان ہی را نیم
مفس و سوسے فضل ترا نیم
ہم بد بخش ورنہ ور مانیم

شاہ پیراں تاج اہل یقین
سرور عام و خاص رکن الدین
ایضاً

از بوسے عشق باغ و ما غم معطر است
شہر دلم ز شاہ غمت و ز خراب شد
اسرار عشق گرچہ نفتم میسان جاں
سلطان ہمت چو شہ ملک عشق گشت
چون کشتہ تو ایم بشتق تو مژدہ ایم
شہ منڈہ ایم گرچہ فدا کردہ ایم جان
ہم بہ طفیل پیر قبولش کن از کرم

ما را چہ شک حیات مجاہدین
گر صد بزار جاں بوداں ہم معطر است
حاکم بہار قطب و گر صید لاغر است

شاہ شیوخ قطب زماں شیخ رکن الدین
بوافتح بن محمد بن یقین

چوں سوزِ عشق در دل و جان تن اندر است
عشق آتش است صعب که از کئے آل مدام
خوابِ چشم و زرد رخنے می کند عیال
بے قدر بود گر چه چو مس سنج بر رخم
خون دل است ز چشمه چشم که شد روان
عشق تو خنجر است که هر لحظه می کشت
حاکم بها به بار که عشق بار یا دنت

غوثِ زمانہ قطبِ زمان شیخ و رزمین
تاجِ سر شیوخِ جہاں شیخ رکن دین
ایضاً

از عشق چوں حیاتِ مخلد مقرر است
عشق مقیم باد کہ آل جان جان ناست
اصل است عشق اصل وجود تمام شرح
آنکس کہ از سعادت عشق است بے نصیب
چوں عشق نصیبتے است سزاوار خواندگان
بسیار کس نشا بان است سوئے حضرتت
حاکم مگر قبول شود بر طفیل پیر

سلطانِ اولیا و زمان شیخ رکن الدین
بحرِ علوم گنج صفا معدن یقین
ایضاً

سودا و عشق دوست مرا چونکہ در سر است
سود و زیان ہر دو بنزد م برابر است

صاف نعیم او ہم نردم مکر است
مقصود عاشقان درت چیز دیگر است
ذات و صفات بندہ ہمہ محو کیسہ است
آنجا مقام بے خودی ام از تھیر است
کے یاد غیر در دلم آل وم مصورا است
در بحر معرفت جدا آل شنا و راست

آل دوستدار ایزد آل نائب نبی
بوافتح رکن ملت و دین مرشد قوی
ایضاً

از بہت و نیت حاصل دنیا گذشتہ ام
بہشت بہشت گرچہ کہ زیباست دل فریب
چوں جوہر است در دلم ذکر و ات او
در بحر تقد چوں غوطہ می خورم
اندر حضور دوست چونائب ز خود شدم
چوں آشنا پیر خود است حاکم بہا

از اختران چرخ و مہر انور است
در پیش مہر عشق زیبا ذرہ کمتر است
گر شراب بے زمین برد غنیہ شہر است
جز یاد دوست کمین ساقم نیک از بر است
غم عشق شادی ست کہ آل روح پرور است
مارا کجا نظر سوتے حوض کوثر است
اندر ظہور کشف من الشمس الظہور است

مہر سپہر انت بحر دلقین
مرشد زمانہ قطب زمان شش رکن دین
ایضاً

از نور عشق مہر دلم چوں منور است
انوار عشق گرچہ عظیم است در وجود
اخلاص عین شریع است وال در بحر است
علی کہ بود یاد فراموشی کرد عشق
در وہوار او شد در مان جان من
از یاد دوست شربت شیریں کام است
حاکم چو ذرہ ایست ز مہر وجود پیر

ملک دو کون در نظر من محقر است
مارا ز میل خلعت و نے تخت و افہ است

چوں ملک عشق شاہ دلم را مقرر است
خاک درت قبا و کلابہ وجود ما است

ہر شب کہ در خیال تو باشم اشبانت قدر
در آید است چنان غم تو در رگ و پیم
حاکم فدا خاک رہ تبت چسیت تن
جز شغل تو شدہ ہمہ اشغال از دم
محکوم حکم پیر شدہ حاکم بہا

ہر روز بے جمال تویم روز محشر است
کز پوست رگ نمودہ شدہ تن چو منظر است
تا گویش بنجاک رہ دوست در خور است
آنجا کہ شغل تبت کجا شغل دیگر است
در خاک پائے او بود افسر سر است

آل مخزن سعادت و آل معدن کرم
بوالفتح قطب عالم و علمہا علم

ایضاً

شکر آل خدائے راست کہ اندکبر است
کرد او ہدایت از رہ اکرام راہ است
از امت حبیب خودم کرد از کرم
ہم داغ از ارادت شخم بدل نہاد
عیش دلش کہ منظر نظر الہی است
از اوج عرش برتر پروا زمی کند
حاکم ز مہر پیر تقرب خدای رسیدہ

شمع دلم ز معرفت او منور است
گر نیست فضل او کہ بدین فضل در خور است
امید کز شفاعت او روز محشر است
شیخے کہ مرشائخاں را افسر است
از عرش اعظم است ز خورشید انور است
مرشاہ با ز روح در اہال شہیر است
پیرے کہ دوست خاص خدایند اکبر است

آل وافر جلالت محبوب ذوالجلال

گور از مہر نعیم نصاب است بر کمال

ایضاً

سر کہ در قصر محبت حق تعالی رہ یافت
نقی کرد دل کو ہوا بر نفس را چوں لالہ
جاہ رفت حاصلت آید ز بعد چاہ جہد

خویش را بر تخت گاہ قربت حق شاہ یافت
بار اندر بار گاہ خاص الا اللہ یافت
یوسف صدیق آخر جاہ بعد از چاہ یافت

خرمی وقت مروریافت از اندوہ دست
شد توجہ آنکہ اور اور سوئے کعبہ رضا
برصراطِ مستقیم است استقامت یافته
عبدالفضل الہی چوں عنایت پیر بود
از توکل ایزدی آل کس کہ خرم گاہ یافتہ
از وہابیت شد حسن از ہر دو عالم گاہ یافت
آنکہ ثابت جان دل را اندرین در گاہ یافت
حاکم مسکین بقصر قربت حق را ہ یافت
پیر پیراں شاہ شاہان کرامت وارد ہر
شیخ رکن الدین بوافتح محمد قطب عصر
ایضاً

وقت ایصال خوش کہ اکرام کرامت یافتند
جز ز شغل دوست ہر مشغولی دیگر کہ بود
مست از بانگِ است بر بکم قلوبا بی
از سبک روحی گرانی نیست مر عشاق را
ملک شان گردو چہ شب ملک از دار سلام
وانکسانے را کہ سوز عشق ویدار است بدل
در مقامات محبت استقامت یافتند
ز ان ہمہ اشغال اشغال ندامت یافتند
قامت ہمشیاری از بعد قیامت یافتند
گرچہ بر سر کوہے از بار ملامت یافتند
فلعت اسلام چوں در بر سلامت یافتند
حبت اللہ و سر ز گوی علامت یافتند

از ارادہ پیر چوں اندر میان جان شان
حاکما بستند زان تاج کرامت یافتند
ایضاً

از من خستہ جگہ اے جان مرو
پیش مہر روئے تو من ذرہ ام
گرچہ میرو شاہ را مسکین گدا
می روی چوں برق من گریاں چو ابر
چوں بہ دشواری مرادست آمدی
بر دل بختائے زین حسین
مہر کن زین ذرہ ام
کے تو اند لفت اے سلطان مرو
از من گریاں چنیں خنداں مرو
اس چنیں از دست من آساں مرو

در در اورمان است لیکن در دمن
 از من بے دل شدہ چوں می روی
 گر ترا مقصود باشد مرد نم
 من ہمیرم پیش تو اسے جان مرو
 حدیث اکم نیت در و فرقتت
 رحم کن بروئے از وزیں ساکن مرو

ایضاً

غم فراق تو اسے دوست گشت مارا زار
 ز قدر وصل تو غافل بدم زمستی فوق
 سرم ز پائے تو اسے جان من نیفتاوسے
 زمین پر رفتن تو گر چه مردن است ہم تو
 بلبش بدست خودم پس برو دگر نہ شوم
 کشتاد آب ز چشم گند در دل نادر
 خماری سحر چو دیدیم کنوں شد ہشتیار
 اگر بڈے من بد روز را سعادت یار
 شتاب می روی و در تو نیت ارادار
 ز تیغ حیر تو ہر روز دہم افکار
 حیات بے تو چه کار آیدم ہماں بہتر
 کہ پیش پائے تو سر بازم از وفا یکبار

ایضاً

چے دیدار تو مر روح شاں را روح ریجانے
 بدنیاسر فرود ندرند درویشیاں بعقبی ہم
 لباس شاں سیہ بنگر درون شان سپید آمد
 برایشیاں ہر کہ آید او پر آید و آنکہ در آفتد
 ز تلج باد شاہان طاقتیہ بر فرق شان برتر
 متاع این جہاں اندک تو انگر ہم برال غزہ
 چو پیشانی نورانی بزا تو برہنہ رسیدند
 اگر چه حجت الماوی بود مالے درویشیاں
 ز حق حق را ہی خواہد دل دانائی رویشیاں
 ز آثار سجد است نور و سپا درویشیاں
 بر آفتد پر ہذر باشی تو از ایندے درویشیاں
 ز خلعت خسران پر خر قہ بر بالائے درویشیاں
 خبر شاں را کجا از نعمت والائے درویشیاں
 عجائب عالم ملکوت دل بنیلے درویشیاں

روحانی

خدا از حال شان پرسد تو انگر از اموالش بہ میں ہرگز کجا باشد غنی ہوتا درویشاں
 بہ پانصد سال پیش از اغنیا درویش و حنبت رود خواہد غنی بودے اگر بہ جاہ درویشاں
 سر سرور شو کی حاکم ز سر صدق صفا یابی
 سر خود را سبازی خاک زیر پا درویشاں
 ایضاً

بجانم از عذاب فرقتت جانا امانم دہ
 چو دل بردی چرا از گفت خود ما را زبان سستی
 ز تلخی فرقت جان شیر نیم طلب آمد
 پیشت نام دہدی جواب من و لیکن من
 ز شوقت مرده ام زان لعل جان افزا جانم دہ
 سرت گرم اگر ندی دل پارے زانم دہ
 نگار شربت زان عدت شکر افشانم دہ
 بدشنام تو دارم آرزو ہم ہمسام دہ
 بست دیدم دم گم شد نشان آل نمی یا ہم
 بست گیرم ورا گویم خبر داری نشانم دہ
 ایضاً

اے خطِ زیبائے تو از سبز تر سبز تر
 چشم مستت ساختہ دیوانہ خود حور عین
 من ز شوق آل لب لعل و درونداں تو
 از بہشت روئے جان افزائے تو بودیم پیش
 ترک چشمت در بہانم ناوک شرکان زد
 روئے بر خاک درت نام ہم بیدے مگر
 میر کن اے شاہ خواباں از وصال خود نواز
 حاکم در ماندہ را از در و حیراں بازخ

ایضاً

اے خطت مانند نفس سبز تر سبز تر
شد بید از صافی آل عارضت نارت خط
سبز خوشبو است خطت لیک ان خوشبو تر است
نیست ہم رنگ زت سرخی چه گر پر رخ رسید
رنگ رخسارت انگشته ایچ از آسیب خط
سبز را از شمع نفع است بیک چشمش کنی
بل چو خطت نیست جنس سبز تر سبز تر
چوں بر آب صاف عکس سبز تر سبز تر
رنگ می وارد چو نفس سبز تر سبز تر
خشک گ نشود ز لمس سبز تر سبز تر
ماه کے گرد و ز عکس سبز تر سبز تر
کے بود از تاب شمس سبز تر سبز تر

حاکما فردا بہ بینی خشک گشته نیز زرد
آنکہ دیدستی ز جنس سبز تر سبز تر

ایضاً

ز عشق توت دلم خسته و جگر پاره
ز وصل دل حکم خوش کن بطول فراق
کجا بینیای مونس ترا تواند دید
ز شوق آرنی انظر الیک گویم در
نہ بوی عشق تو کم کرد مراد و دم را
گماں مبر کہ کنم آہ و رچو ز کربیا
ز بجز خستہ ترست خستہ پاره تر پاره
تبر چه خستہ کنی آن دایں بہ تر پاره
چو کوه شد ز تجلی تو پاره در پاره
بتر ز کوه بگردم ازین نظر پاره
کنی چو گل صد برگ ارچہ مبر سبر پاره
بہ ارہ تا بہ قدم سازی ام ز سر پاره
ز ذوق شوق تو حاکم خوش است دال بہشت
ز عشق ارچہ دلش خستہ جگر پاره

ایضاً

بہار آمد جہاں شد تازہ چوں نام نیکو کاراں
ہوا از ابر خوش گشته ز سبزہ بوستا ہا خوش
شگفتہ ہر طرف گلزار چوں رخسار دلداراں
بفرق بوستاں از صنیع حق باراں شدہ ماراں

مہراں سبزہ مفتسہ گرزان نظرات برسبزہ
 عروسانِ تمین در جلوہ بلیس در نوارِ خوش
 کسے ز دوست خود در دست رنجورست رنجورست
 ہمہ تک جہاں ایچ است این دولت بود غالب
 زمر و زار و کوئی سر صبح ز دوست باران
 چہ خوش باشد اگر باشی ہم خوش در مجمع پیاران
 نئے ز وصل شاد است او چہ داند جہاں رنجورست
 دے دوست گر باشی ز بے آشوبش اغیاران

زور و عشق شو بیمار حاکم وصل گر خواہی
 چہیں گویند و انایان رسد شربت بہ پیاران

ایضاً:

سیا ساقی بدہ آل مست جامے
 چو من در حد عشق بے قرارم
 بدہ ساقی چہاں مستانہ جامے
 لبالب جام مالا مال از درد
 چہاں کن بے خودم از غلبہ سکر
 سر و ساماں چہ خواہم کرو زیر آنکہ
 چو عشق آمد بدل کے عقل ماند
 چو من از ہستی خود دست شستم
 فتادہ در سجود وجد ماند
 دلم شد سوختہ کار دلم بیک
 بناگر اسبِ عمرم بر سر آمد
 اگر یک بار یارم رخ نماید
 بہ رشوت می دہم جہاں جہاں
 کجا ہشیار حاکم دست عشق است
 زلم کر عاشقی بر عرش گامے
 کرا حاجت سجودے یا قیامے
 کہ از حالت زلم بر عرش گامے
 رسد خستہ دلم باشاد کاسے
 کوشناسم حلالے از حرامے
 مرا ننگ است از ہر ننگ نامے
 کجا گنجبد دو تیغ اندر نیامے
 چہ خواہی بہ کار من نظارے
 کرا ترقہ رکوعے یا قیامے
 نہ شد پختہ درینا نامے
 دویدان چند بر بالائے ہامے
 مگر کرد و تمام این نامے
 ز شوتم گر برد سوش پیامے
 کہ او نوشیدہ است از شوق جامے

غلام شیخ اسلام جہاں - باش
 مجلسہ شیخ صدر الدین محمد
 پورگے سرفراز کے جان لوازے
 صفویہ اصفیا را مقتدا دوست
 خوش ازوے خاص عامت چونکہ عامت
 چو این صدیقی ثانی دنیا آمد
 ہزاراں آفتاب و مہ برآمد
 ارواوت او شدہ دام سعادت
 دوست او شدہ نفع اتسالم
 مرید و رگہ او شدہ از کراستہ ،

دلا خواہی اگر عز سلاے
 سرنیکو حضاے نیکنایے
 جو امیے پاک بازے خوش کلاے
 چناں صف را چنیں زبید المے
 عطاہ او بہر خاصے و عامے
 بیایغ صدق سروے خوشخراے
 در آید ناگہاں چوں دوت شایے
 سعادت بخش است و شالستہ دانے
 چو پیر است از نفس و ادت جانے
 ننگدہ بر سب شیراں لگاے

نہ گنجد در جہاں از غایت فخر
 چو شد این خواجہ را حاکم غلامے
 ایضاً

توئی در مجمع خواباں بہ شمع
 غلط کردم رخت را شمع خواندم
 چو طالع می شود نور جمہالت
 ز آتش غیرت اندر سوز افتد
 چنیں چشم سید لعل شکر بار
 تو خوش نقتسروے باگر پیسوز
 یکے از دور دیگر در حضورت
 بدم جہاں را چو پردانہ فشانند

بخدمت پیش تو زبید کجا شمع
 کجا رخسار زبیدیتہ کجا شمع
 نظر آید در آن ساعت کجا شمع
 چو بنید نور رخسار تو شمع
 در دندان ندارد دایجہ کجا شمع
 تمامی شب نمہ بیدار شمع
 جدا من سوزہ او دیگر جدا شمع
 اگر یابد چو تو حاکم بہا شمع

کزاں درمی کند گریہ ضیا شمع
 کہ غمیش شد بشریح مصطفیٰ شمع
 نگو برخاست در خفاغ خست و شمع
 کہ شد ز آتش جمع اورا یہ شمع
 چو جد سستہ صدر الدین و اصفیاء شمع
 بہ پیش صفیاء اصحاب صفیاء شمع
 جہلئے کردہ روشن مریبا شمع
 شو کے کشتہ ز آسیب صبا شمع
 ستادہ والہ و ہمہ متلا شمع
 فروزی گر نگرد او با شمع
 بہ پیش او ستادہ چوں لدا شمع
 نماید چوں ترا و لیل تا شمع

ولا گر روشنی نواہی درے گیر
 در قطب زماں غوث زمانہ
 ستودہ شیخ اسلام جہاں گو
 جہتہ شیخ صدر الدین محمد
 عباد الدین چو آب عم است بوالفتح
 چو نرجد است بہار الحق والدین
 وجودش در جہاں شمع خداست
 ہر آن شمع کہ فضل حق فرورد
 ز نور نور او حیراں بماندہ
 ز جملہ نور روشنیں پر تو آید
 مزید نور می خواہد چو حاتم
 چراغ عمر او تا بندہ باوا

وجودش قطب عالم باد در دم
 ز مہر و ماہ شدتا در سما شمع

مکتوب کہ مخدوم زادہ و او درم بزرگوار چاتہ روزگار ملک اللاتقا

تاج الدین احمد قطب جانب برین صغیرین

کہ خاست در خلف چہار پیر اتمیہ
 طاقیت سبقتہ بکنت سبحان از دہر کیہ
 نزار منجی بہ ہفت آسمان منودہ قصبہ

توفی ز فضل خوائے بہیں خلیفہ پیر
 علم بسط ملک زن ز خاکدان بشر
 ز خرقة بازمی بہت بقامت شرف

لے مرا قوتِ روح و قوتِ دل
کہ متلم برکنم نویم عال
آن ندر نیست قوتم بوجہ و
کہ چہ سان باد خاک مکن پا نو و
کتاب و سنت و اجماع و چارم است تیک
اصول فقہ ہین است یا انجی بشناس

ایضاً لہ

ہست کتاب و سنت و اجماع اصل شرع
پس کتاب آمد قرآن ال نظم معنی بہت جمع
وال چہارہست قسم اول در وجود نظم شد
قسم ثانی در وجوہ تبیان ال نظم راست
غنی و مشکل محل و متشابہ اصدا و اس است
چارمین شد از پس قسم ال از دل شناس
اسی مواضع وال بہ ترتیب معانی حکماش

اصل رابع از قبایس ہر سہ مستبظ بدال
معرفة احکام شرع است باصع از اقسام ال
خاص عام و مشترک چارم ما اول بے گماں
ظاہر و نص و مفسر و محکم لے صدر جہاں
ال چہ استعمال نظم آمد از بے شک و گماں
مشتمل کلی است بیشک معرفت ایشان ال
حجہ اقسام کتاب آمد بے عون مستعان

دان تقرر و تفسیر است و تفسیر ضرورت ہم
حال و عطف و نیز تبدیل است ہمیں ہفت بیش و کم

بیت

از بیان حسن و صفت نوع قدر اجل اندک ال
جائے ایفا آچہ اورا بود سے ورنے نے
یک ماہست و قدر اس المل قبضش نیز وال
بس ہیں ہشت شرط سلم را تا بدر وال

بیت

زاو لیاہ مکتوم ہست چہار ہزار اندر بیایاں
سی صد اختیار است چہل ابدال ہفت ابرار شد
سی صد و پنجاہ و پنج است نیز مشہو بیایاں
چہار او تاویکے نقبا دسہ قطب زماں

بیت

غیبت و طلب غرض دنیا د کبر و عجب ہم
ہم حسد و بے رحمی بر خلق ایزد ہم ریا

ہم ارادت غیر حق ہر شے چوں از تو رود
آں زماں بالا نشود اعمال تو لے پارسا

امتحانی در ہر مصرع نام یک روز و یک طبع و یک گل می باید آورد و ہر مصرع قدیم حضرت

دارالملک دہلی آورده است گفته بودند مصرع چہام مانده بود حاکم در ویش گفته است

بیت

گل پیش رخت برید در آب افتاد دی ز آتش لالہ در دم تاب افتاد
امروز بنفشہ سر بر آورد بخاک باد از غم فردا بسمن تاب افتاد

امتحانی یگان روز یگان طبع در ہر مصرع آمدہ است۔ بیت

آں آتش ز رخ برید رویم بہ شود دی باو صفت گذشت عقلم بر بود
امروز چو بر آتش غم آب نزد فردا چو شوم خاک کجا دارد سود
کنم بر نگار دیت جان سپاری تو چو زہرک از من باز داری

وفات شیخ المشائخ شیخ رکن الدین

شب جمعہ بیست شب نہم بود از جہاد اول
بر حمت از روی پیوست دلائل شیخ رکن الدین
گذشتہ سال مفصلی در تذکرہ شیخ رکن الدین
کہ بواسطہ است نفس اللہ و از اہل سفلا مجید

الضابطہ

اے شاہ سیر پرسی کے ماہ سماء و ربانی

اے ذاتِ خوش تو چوں فرشتہ
 اے سید صاحبِ کرامت
 ربیت کہ چو ماہ انور آمد
 ہر صورت تو لطیف و لبر
 از یسلی حسن نقت افزود
 اے حور بہشت دل فردزی
 رسوا شدم از عشقت اے جاں
 با چوں تو گشے کہ کان نازی
 دانم کہ بہ وصل تو نشایم
 بر شمع رخ تو اے نکو کار
 ہر چند کہ روئے تو بدیدم
 گیرم کہ ز پیش چشم دوری
 یک لحظہ نئی ز دل فراموش
 در بند غم تو جانست در بند
 خواہم کہ بہ نگاہ ماورائی
 جاں را بوصول تو کہ کام است
 بہت ذات تو راجہ زمانہ
 گر بر تو خیال بد بدیدہ ام من
 شد سوختر از عمدت دروغم
 تا دل بہ ہوائے تو بدادم
 شد خاطر جمع من پریشانی

از رحمت نور حق سرشت
 سلطان مہنی و من غلامت
 از بہشت بہشت خوشتر آمد
 و از صورت سیرت نیکوتر
 دیوانہ ترم ازال ز محسنوں
 از آتش ہجر چند سوزی
 بچشہا بریں غریب تیراں
 مارا چہ محل عشق بازی
 لیکن چہ کنم کہ ملتہایم
 پروانہ صفت شدم گرفتار
 ہمہ عشق ترا ز جہاں گزیدم
 لیکن ہمہ وقت در حضری
 ہستی ہمہ وقت اندر آغوش
 این گشتہ خویش را کشتی چند
 مَرُوم ز سراق چند پائی
 برو چہ حلال نے حرام است
 در عفت و ترس حق نشانہ
 از ہر کہ بد است بر ترم من
 احوال مرا پیر کس چو نم
 از ہوش و خرد جدا افتادم
 میگاہ شدم ز جلد خویشانی

افتادہ در چہ ملامت
 مہجور شدم بتا نقیصہ
 از ایچ ملامتہ نمی نیست
 و سے راز ملامتہ چہ نقصان
 طاقت چوں نما نہ باز گفتہ
 از مردان من ترا چہ خیزد
 کس خستہ چو من ایں جہاں نیست
 کس را چہ غم است گر بیم
 جان خستہ از شوق بر لب آمد
 چندش بزبان بدارم اسے جہاں
 در یاب کنوں نما نہ طاقت
 از حد کنوں گزشت در دم
 میرم ز غمت دریں خسرابی
 فریاد ز دست ہیج نہ ریاد
 آخر چہ شود اگر نوازی
 بخشاش بریں تا ہیج نہ
 جان بقداے جان بخشاش
 بر لب مہجور شدم بتا نقیصہ
 زان فضا خدمت نہ مستحق
 شفقت لہنی بر بندہ است
 بخشاشی برود ز ہر رحمان

گم گشتہ از رو سلامت
 از خاطر پیر ہم مریداں
 چوں در ولم عشق تو معینہ است
 آن کس کہ بخیزد از سر جان
 عشقت ز جہاں بس نہفتم
 گیرم غم خون من بریزد
 یک لحظہ مرا نہ غم اماں نیست
 در دست فراق تو اسیرم
 تن راز فراق تو تب آمد
 جان کان لبیب است از شوق جان
 دیوانہ شدم ز اشتیاق
 تا طاقت صبر بود کردم
 از لطف اگر تو در نیابی
 شادی دم شدہ است بر باد
 تا چند مرا ز غم گدازی
 از بہ خدا کے اسے بت ہیں
 تو شاہ منی دمن گدایت
 گر باشد صد ہزار جانم
 چوں دست ز جان خود بخشاش
 باشد چو شوی زور و آگاہ
 محکوم تست چو عالم از جان

بذکر حلقہ جہاں شوند دشمن - از عشق تو گشتنی نام من

حق ذات ترا عزیز دارد و از فضل و کرم بمن سپارد

در مشرب قوم بی بی عائشه بنت قاضی وحید الدین احمد علیہما الرحمۃ والغفران

عالمے تازہ شد بر وقت بہار
در شگفتہ است ہر طرف گلزار
وقت نقش و نگار بستانت
گل چو رویت اگر چہ خندان است
چوں عروساں بیلوہ اندر گل
غافل بیل و خوشی گل و بل
مست ز گس چو چشم مرغوبان
سبزہ سبز چوں خط خوابان
گرد از سبزہ رفت باد صبا
نعمت نعت جابائے جان افزا
زیر ہر سبزہ ز آب چشمہ رواں
گل ز ہر جنبش و میوہ در بجاں
بوستاں خوش چو طبع خوش خویاں
عالمے گرچہ پر زمرہ رویاں
لے ز لیسے ز حسن بس افزوں
گرچہ بس نعمت است گو ناگوں
ہے تو چو ز گس است دل غمناک
زینت باغ اے بہشت پاک

چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
ابر چوں چشم نیل گریبانست
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
گرد بیل ز عشق گل غافل
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
گل حسد چو لعل محبوبان
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
نشت مرغان خوشنوا ترا
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
بر لبش ایستادہ پیر و جوان
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
جاں معطر چو عطر گل بویاں
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
نے کہ مجنوں ترم من از مجنوں
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
جامہ اش ہجو گل بصد جاچاک
چہ کنم بے جمال تو چہ کنم

انجم است اربہ چرخ سحت کثیر
 انجم و ماہ و آفتاب منسیر
 اے زابل مرا مزید حیات
 شکرو شہد بلاک آب حیات
 گرچو دندان تست در مکنون
 گرچہ باشد درد گہرا فزون
 تا شدم من ز بوعے زلفت دور
 نعمت مشک و عنبر و کافور
 اے مرا بے نخت چو زنداں باغ
 جاؤ تو گر بود ہزار چراغ
 اے تو در جمع خوب رویاں شمع
 راحت نفس و قلب و دیدہ و کسمع

چہ کنم بے جمال تو چہ کنم

مکتوب خال زاوہ خود شیخ شرف الدین الیاس کمال رفیع علیہ الرحمۃ

سلطان المشائخ شیخ حاکم علیہ الرحمۃ

دل در جہاں بند کہ وار الفنا است آل
 نازی چہ بر حیات چو آل پائدار نیست
 گیم ز جہد ملک سکن در گرفتہ
 ماور ہوائے نفس گرفتار ماندہ ایم
 اقبال وے بگرداں کن لابقا است آل
 اندیشہ کن ز ملک کہ اندر قفاست آل
 آخر نگہ بدک سکن رکب سست آل
 بر ہد لجا ہر آنکہ اسیر ہواست آل

۴۴ ترک جہاں بخیر باعمال نیک کوشش کارے بکن کہ در نور فوز و جزا است آل

توفیق خواہ از حق و لشکن ہوا بر نفس کارے بہ پیش گیر کہ کار خداست آل
اندیشہ کن ز مرگ بہ ہیں ناگہاں برفت یارے کہ او عزیز جہاں نزد ماست آل
والادلی و لعل صفا کاروان دہر
یعنی شرف کمال رفیع و عزیز عصر
ایضاً لہ

اہل دلاں ز دار فنا دل نہ بستہ اند
ایشان را کہ عمر و طلب سیم و زر گزشت
بس شاہ تاجدار کنگیہ ز رہ پخت
بس رسوئے ماہ طلعت و بس سوئے مشکو
حکم بگیر یار کہ با بندگی حق
ورجبت نعیم چہ شہ بہ کہ در خوردند
دید می شرف کمال چہ نہ بحق رسید

احدت شاد باد زہے باد شاہ دین
سوئے بہشت رفتہ چہ سال ملاسر لفتین
ایضاً لہ

افسوس صد ہزار کہ آل یار غار رفت
آل باغ سر و قامت در زبر خاک خفت
آل گنج علم ز بر زمین گنج گیر شد
گیرم نہ اند یک بر عمت بدول نہ اند
گذاشت این سرا کہ آل پاندرست
لیقوب دار بیت حزن را گزیدہ ام
آل مونس عزیز و آل غم گزار رفت
آل شاہ ماہ پیکر در قصر غار رفت
آل آفتاب شرع نبی در غبار رفت
گیرم برفت بیاب ہارا القہار رفت
سوئے بہشت کمان است ہمین امید رفت
چول یوسف زمانہ ازیں سوگوار رفت

گرفت تاکہ زیر زین نفس اوترا ہوش و تسرار جملہ ازیں مقبرہ رفت

ہاں یار غار محرم اسرار چو نہ

مرہم دل شکستہ بسیار چو نہ

ایضاً

افسوس آں عزیز چہاں در چہاں نہ
 آں نور دیدہ راحت دل ہوش غیب
 شادی ز دل برفت چو آں غم گزار رفت
 خوش بودہ ام ز نعمت آں بیل بہشت
 او شاہ باز بود باوج بہشت رفت
 گروگیرے بدہر مانند عجیب نیست
 حاکم تو پیر گشتہ چہ طمع بقسا کنی

آں یوسف زمانہ ماور زمانہ نہ
 و آں سوز سینہ فرحت جان آں نہ
 راحت بجاں نہ اند چو آں روح جان نہ
 خوش رفت و از خوشی بدل من نشان نہ
 چو ماکیاں فتادہ دریں خاکدان نہ
 چو احمد حبیب خدا عباد آں نہ
 دیدی بعشیم خوشی کہ آں خوش بجاں نہ

در زیر خاک اسے گہر پاک چو نہ

مابے تو در عمر سیم تو بے ناچکے

ایضاً

اے دوست بے تو در غم و اندوہ زاریم
 امید بود سسر بیک جا بریم سر
 خوش بود دل ز فرحت دیدار تو کینوں
 وصلت ہمیں ز بہ خوشی ساز و ار بود
 مت جم آنکہ روئے تو بنیم گے بجا ب
 خشنودم از تو آنکہ دریں عمر اندکے
 بودایں خیال عمر دو با تو در خوشی

جان نہ تنہا دل پریدہ ہر جا تو سر
 واپہ گمان نبود کہ تنہا تو سر
 از بیخ بہر خوشی ہمیں بجا تو سر
 با سوز حیرت ہمیں بجا تو سر
 باشد کہ دل سے ہر آنکھ تو سر
 از نہ منتہ تمام شدہ حق گزاریم
 ممکن کجاوے پوپے در دوزاریم

داوم رضا بحکم قضا پر خدا از آنکہ
صبر جمیل از حق باد انشا پر ما
دل را مراد او دست ز من خود مرادیم
در قرب حق مقام تو ای دوستدار ما

ایضاً لہ

اے گزشتہ بگرد دل و جانم بسوختی
از آتش وفات تو کان ناگہاں بجاست
ہر چند سوئے روضہ رضواں بعز و ناز
خود در سوئے بہشت شدی اے گل بہشت
مر روح را ز لقمہ نقرت چہ روح بود
ما را جہاں پہ صحبت تو خوش ہی گزشت
بسیار سوز گر چہ دریں دل رسیدہ بود

تیغ فراق روئے تو ام زار می کشد
کیبار نہ دیدہ بہر بار می کشد
ایضاً لہ

گذرا این جہاں کہ جہاں پائدار نیست
بس تا جد ارتخت نشین زیر خاک خفت
بس روئے خوب ماہ و شوموئے مشکبو
از کار نیکی جنت و از بد بود عذاب
مشیار باش طلعتی کن قرب حق بجو
مر عمر را غنیمت و اں مرگ ناگہاں ست
ویدی چگونہ رفت بنا گاہ قطب دین
افسوس اں عزیز جہاں از جہاں بر رفت
در دے جو قرار چو جائے قرار نیست
ز اندام نارفتیش بجز از غبار نیست
در خاک خاک گشتہ از ان نقش تار نیست
در کار نیکی کوش جزایں کار کار نیست
آں کس کہ کرد غفلت او ہوشیار نیست
غافل شمار آنکہ دریں منتظر نیست
عبرت بگیر ازیں کہ چنین اعتبار نیست
در دل خیال صحبت او ناگہاں بر رفت

ایضاً

آل سرورے کہ مسر او در صفا بنود
 آل نبی علم حکمت آل کمان فضل بذل
 بہ گز جفانہ کرد از و جز و فنا بنود
 ہمتنا او حکم دستار و حیا بنود
 بہ نزد لے بنود کہ آل مبتلا بنود
 جز و جد و ذوق حاصل اہل صفا بنود
 فعلش ہمہ صواب بقوشر خطا بنود
 یکتا ہمیشہ بود گے یک قبا بنود ۴

آل شاد کام جانب دارا لقرار راند
 مارا زورد و اندوہ و رطشت خوں نشاند

ایضاً

افسوس صد ہزار کہ صدر زمان مناند
 آل یار غار محرم اسرار غم گزار
 آل سر فراز کرم و آل مہربان مناند
 آل خوش حدیس مونس شیریں لبان مناند
 آل خوش خلق کہ پچوسلف بود آل مناند
 آل اوجہ زمانہ اندر زمان مناند
 مشکل از و بعد بوقت بیابان مناند
 و ز نقش رشادتی در مانتان مناند
 چشمے بنود چشمہ صفت کان مناند

ما تاسیان و وز رخ جہرش بماندہ ایم
 خناب دل ز دیدہ بر رخ نشاندہ ایم

ایضاً

از جانم لے باد صبا نیے مرا نیے ترا
 و از بوسے زلف دلربا نیے مرا نیے ترا

۲ آل شمع جمع رحمت ازیں جمع ناگہاں
 گوئی کہ بیچ وقت دریں جمع مانہ بود

بے جاں نہ ہو

پوش کہ داری اسے صبا جان تمام افشانت
 اے شانہ گرا زہ لہبنا و پکتا مومے بخشی ام
 ہاں اسے سب کوشش بے چوں تو شوم برپاہاں
 چشم مرا گفتم دلم چوں روئے خویش بگری
 ہمہ ہم را گفتم دل گر بوسہ یابی زلال لب
 زامہ و عکے کن سرا یا ہم بہشت دیدار
 دل لالہ گشتہ سوختہ رویش سخن افروختہ

ہرگز نگویم جان مانے مرا نیے ترا
 باقی کہ دارم از بقا نیے مرا نیے ترا
 لغت کہ آن دم بسا نیے مرا نیے ترا
 راحت کہ یابی از بقا نیے مرا نیے ترا
 زوتے کہ یابی جان فرا نیے مرا نیے ترا
 بلکہ کہ دارم از خدا نیے مرا نیے ترا
 شد از صفت لاله تبا نیے مرا نیے ترا

بر خود ندار و سرکشی گشتہ وجودش زان تو
 گوید کجا حاکم ہا نیے مرا نیے ترا
 ایضاً

باو خزاں ز گلشن بادور پس ترا لیت
 نازک تراست از گل اندام نازنین
 چراست چشم خلق ز سن جمال او
 ترک خطاست چشمش تیر از مژہ زند
 عین بدست چشمش جان در خطر کند
 ہرگز دلم ز جور و جفا رونہی دہد
 اور شاہ حسن نیست ترا پرورش محل
 نہں حاکم کینہ گدا دور پس ترا لیت
 ایضاً

ریجاں مرانہ بہر خدا دور پس ترا لیت
 آسیب تارسد نہ و را دور پس ترا لیت
 اے چشم بد از اں شرما دور پس ترا لیت
 اے دل کنوں ز عین دور پس ترا لیت
 کلاے مردماک ز ترک خطا دور پس ترا لیت
 ورگوش ز جور جفا دور پس ترا لیت

در عمل تست جانم سے جان بخش بدہ
 جانم بہت گرفت دلم زلف تو گزیر
 بے جان شدم ز مہر بجیراں بخش بدہ
 بے جان وہے دلم تو کیے زان بخش بدہ

من در عذاب جان من اندر لب خوش است
دیوانه تو جان و دم شد ز خانه
شوقی رخت ز گل پروردگی ز باغبان
از صد هزار نمانه معطر شود نه جان
جان تو صید لاغر است لے حاکم غیب
باش در سی ز دولت وصلش ز در دول
در بارگاه شیخ اسلام صدردین
لے سرفرازگان کرامت دل تو است
از علم من لڈنی کجاست و جو داد
در قعر چاه غفلت افتاده مانند دل
می گویم بخواب ز حق بپر من عصب
بے گفت من ز شاه تو نام کشیدہ
تو بادشاہ دینی خواہم ز تو نظر
از در و بعد حضرت دل دردمند شد
درماند ام ز نفس تو غوث زان

ہاں باش کو گویم جان کبش بدہ
دیوانہ لیں استیکے نشان کبش بدہ
گویم مرا گلے ز گلستان کبش بدہ
یکتار موسے ز زہب پیشاں کبش بدہ
باشد فقہ قبول تو نیہاں کبش بدہ
قصہ بہاد شہاد و دو گیمہاں کبش بدہ
بسیہ خیر تو از دل بریاں کبش بدہ
یک لعل بندہ را تو از ان کال کبش بدہ
زاں بحر چید گوہر ز احساساں کبش بدہ
چوں دست رس تر است ز اطفال کبش بدہ
از ان کفہمت نہ ز سلطان کبش بدہ
گر چہ نہ گفتت کہ مراناں کبش بدہ
نے گویمت بہ سداں فرماں کبش بدہ
آں دم ز قرب زین درواں کبش بدہ
نہاں ہاں ہاں ہاں کبش بدہ

خواہ از خدا تہوں کند چون شہ قبول
مژدہ ز لعل شکر انہوں کبش بدہ

الشیخ

کتابت
مکتبہ
...

درد کلب و نالہات صدم
از دست فرقت عاجز و
یک بوسہ سزاوار درد
تا چند نشووقت جان لہو
شیر است ذراقت من غم
تا ہرگز تازہ اشک منم

چوں دست بہ لعل نمی رسد
بگذار بمیرم در عنایت
گر جان دهم در عشق تو
گر تیغ رانی بر سرم
صد بوسه بخاک درت زخم
چوں در غم آمد مردم
من مرده ام کم از زخم
جان تازه آید در تنم *

ایضاً

خوابم عشق نزا با تو ای جان بازم
آتش شوق تو در موم وجودم چو گرفت
عشق بازی نه بود بازی و لے جان بازی
گر چه شب بازم از دست شب خود و دم
گر شبی شمع جمال تو به بنیم ز خوشی
نالہ مرغ سحر گر چه خوش است لیکن من
بر درت نام از درد دل خود مہر بار
شدم از عشق پریشان بیم بیگانہ

چوں درون در تو می گشته بڑا شد از دم
پس چگونه ز غم ای شمع و نکل از دم
چوں ز جان خاسته ام عشق از آن می بازم
دارم امید کہ بر دست کند مش بازم
ہچو پروانہ بہ صد عنایت جان در بازم
ہچو پروانہ بسوزم نبود آوازم
گر چه یکبار نہ گوی تو جواب از نامم
ہم سایہ من خستہ دل برت مہرا نام

گویم عالم با خود چوں نمی پروا از م
چوں بدل ہوش نباشد ز کجا پروا از م

ایضاً

پند من لشکر عزیز چوں
دہ برے خدائے نیر بخور
روز و شب طاعت خدائے گزین
پائے خود از عسکر بخوردار
تا کہ باشی ز عسکر بخوردار
ہم بہر گفتنت کہ بخوردار
(جیل - کھارک)

گر حاکم بیاید و وصل تو
سلطان جہاں گوید منم

در تمجید حضرت صمد بیت جل جلالہ وعم نوالہ

اے خدائے کریم بندہ نواز
 نام تو کار بستہ بکشتاید
 صد ہزاراں ہزار شکر و ثنا
 در خدائی ترا کسے نہ شکر پاک
 نعمت بہر حسبہ آما وہ
 مہر را پیش تست زاری و عجز
 ما عبدنا ک گفت خاصانست
 نسبت ما را بصاحت طاعت
 گر چه مارا آناہ بسیار است
 بہت بر فضل تو بے امید
 بر کہ برور گمت امید کند
 حاکم از درگاہ تو شرمندہ است
 نامہ از نام تو کنم بندہ نواز
 ہم پاک تو است روح نواز
 مر ترا اے ترا بکس نہ نیاز
 واعدی اے ز تو نشیب و ذرا ز
 در فضل تو است ہر مسہر باز
 ہمہ را چہ تو است راز و نیاز
 ما کجا ہم چیت مارا راز
 مفلسانیم چارہ ما ساز
 عفو کن آن ز فضل خویش نواز
 بیج مارا ز عہد دل نود کفار
 اونہ نامید گردد از در باز
 و از دیدہائے خود بشم کداز

گنہش عفو کن اگر چہ شدہ است

قدت بہر دور و دور و دراز

ایضاً لہ

صانع ارض و ہمارا نوافل ساختہ
 واعد است از در دو عالم ہمہ شرف چاہتا
 بہت دوزخ از بر سکائراں موجود
 ز انبیا و اولیا کردہ مشرف این زیا
 ہر یک را ہنگامی کردہ سلق ساختہ
 پنج حس و شش جہت ہم حق بر حق ساختہ
 بہت جنت از بر لے مہن حق ساختہ
 مہر و ماہ و نجم در سپرینہ سلق ساختہ

موسیٰ ز شوق گفته محمد چو اجد است
 از بعد من که آید آتش که احمد است
 مرعزش را ازین شرف و فخر بی حد است
 صد آفتاب و ماه مراد را بهر خداست
 از فتح و هم ز نصر خدا چو ل مرید است
 گرچه تن بطیف و رار و ضمه مرقد است
 هم در خورش جماعت باخیر بد است
 بعد از نبی ز جمله صحابہ محب است
 از سایه اش گر سببہ المیسر کار و است
 آل کو شهید گشت در ا خانه مشد است
 آل صفدرے کو و صف قلیلش پی پی عدا است
 بر رو نشان رسول بیت پوسه زرد است
 همه تا بعین که هر یک از فضل حمید است
 آل سرورے که از همه عبادا عبد است
 آل کو لعلم اعلم از زهد از بد است
 از برکت محمد فطش مخلد است

حاکم سرور پکت این نائب نبی
 یابد رضای حق که در نعم اجد است
 ایضاً

از امت محمد یارب مرا بکن
 عیسیٰ ز فخر گفته مبشر نبی منم
 نعلین پائے او شده بر فرق عرش تاج
 مه شد ز یک اشارت انگشت او دو نیم
 شان شرق و غرب همه رعیش شدند
 روئے شریف او به پشت است و علو
 ز آتش مه دو هفته و یاران او نجوم
 بو بکر یار غار که سلطان اولیاست
 فاروق بن آل خلیفہ کزو دین مزید شد
 عثمان ابن عفان آل بادشاہ دین
 دیگر علی بن شیر خدا شاہ مرتضیٰ
 حسن و حسین هر دو حکم گوشه رسول
 دیگر صحابہ هر همه از حد سروراند
 شمع است کنول باریت او شیخ دکن دین
 آل سرور از قطب الاقطاب پاکباز
 سلطان عافان است ابو الفتح غوث عصر

گوئیم نعت مصطفیٰ آل سید عرب و عجم
 پنجم آفر زمان گنج سخاکان کرم

از بعد محمد خدا گو کرد عالم از عدم
 وصف نبی بکنم بیان آل خاتم پنجمین

سطلان جملہ انبیاء شد امتش خیر الامم
 پدیر جالش اکمل است از و جهانے راغم
 او عالم است امی لقب از علم در عالم علم
 حق یاد کردش در قرآن سوگند بآذن و قلم
 شد امتش جن دپری اورا بجز است ز غم
 بر کے ہم بر موسیٰ او حق در قرآن خورد و قسم
 یک جرعه خوشتر از دای صد هزاراں جام جم
 اندر شب علاج کے بر عیش بہا وہ قدم
 ذائقہ زبید تقند اندر جامعیت محشم
 پاکیزہ و پاکسندم از و ارج اور لادنا
 او مہنگوم امی بر ہمد اور بادشاہ بکشاں
 شہان سخن با بیبا و انامی نسائی شمیم
 این شد شہید کر بالانو شیداں شربت ہم
 ہشت زخم بدایاں از برکت ان محشم
 از سے کر الہد و کلام و دل یہ بدین

یارب بحق مصطفیٰ بحث بر حاتمہا

روزی مکن اورا لنا ما بلہ باران

در مدح شیخ زکریا الدین نقی

چہ سب کیسے جو شیخ خلیہ
 از اولیاء حضرت زکریا

آل خواجہ ہر دو سر العینی محمد مصطفیٰ
 نورش از عالم اول است ذائقہ فضل است
 او گرچہ زاد است در عرب و ختیش از زاد
 محبوبش خواندہ کافران ہم لغتیش بر کذب شان
 شمس و سمارا پرورے بر تر از خلق رہبرے
 خلق عظیم است خوئے او بحر جان ابرورے او
 از فتنش عرش است فرو بہر ہشت از خلق او
 عالم ہمہ محتاج وے بر فرق شان تاج وے
 درین اسرار رضا گشتہ امام الانبیاء
 او گرچہ از خاک آمدہ غاش چہ تر کہ آمدہ
 اصحاب او سرور ہمہ را اولیا را ہمہ
 بو کبر با صدق و عدل فاروق با عدل و
 دلیند او حسن رضا دیکر حسین خوشن نقی
 بیچار عالم ہر زمان بی بی بکند سیال
 اورا نمانہست بے عدو و خون بہت از در حق

گو حاکم از جان و دل مریہ
 شہ اولیا حضرت زکریا

ابوالفتح فیض اللہ آن پشوا
 زارشاد اکمراہ را دستگیر
 زبے قطب عالم کہ از علم او
 بکاب طریقت شمس روزاز
 مقامات او همچو فضلش عظیم
 منم زر شوم بل شوم کیمیا

پہ پیر علم او مرا از کرم
 پہ محشرکت حشر دت تدیر
 ایضاً

بادشاہ شیوخ رکن الدین قدس اللہ سرہ ایدا
 شیخ ابوالفتح کوست فیض اللہ زانکہ دست محب الہ
 صد دین ہم بہار دین چوں آب و جید خوش سردریں
 مولدش گرچہ خطہ ملتان است صفتش شوق عریضت
 پیر شد کہ از رہ ارشاد و در بدایت برے خلق کشاد
 بہ روزانہ شیخ این بستی باغ نور گرفت صد ہزار چراغ
 گرچہ روشن نہ نور اوست جہاں را ورنہ پیچ شد نقصان
 نہر او چوں نظر بیند از دستگدل باصفہ گہ سازد
 دل او اعظم است از پیش عظیم چوں ابوالقاسم احمد است قسیم
 علم علم و عالم اندرین حصہ سدا فضل و اکرم
 در شریعت طریقتش معروف در حقیقت تازد دست و کثوف
 ظاہر اوست مطلع انوار باطنش نیز مخزن سدر

مقتدار زمانہ قطب زمین قدس اللہ سرہ ایدا
 خیرہ از نورش آفتاب چو ماہ قدس اللہ سرہ ایدا
 قرشی است از نسب خجستہ اثر قدس اللہ سرہ ایدا
 نے ہم منہ غوث جملہ جہاں است قدس اللہ سرہ ایدا
 یا و ارشاد و رع و تقوی داد قدس اللہ سرہ ایدا
 زو معطر بہشت راست دماغ قدس اللہ سرہ ایدا
 پیر مزید است نورش از سبحان قدس اللہ سرہ ایدا
 سرچہ آید براہ حق باز و قدس اللہ سرہ ایدا
 زور سیدہ بسے خلیق نعیم قدس اللہ سرہ ایدا
 حیرت از وصف او بلوح و تسلیم قدس اللہ سرہ ایدا
 ذات او گشتہ ایف ہم مالونہ قدس اللہ سرہ ایدا
 ہم ز اخبار سدر و اخبار قدس اللہ سرہ ایدا

باجمال آمده کمال و را بر کمال آمده جمال و را
 نظمش مرهم است بر دلش از عطايش غنی است درش
 بس جلالت در ابداده علیل هست ز نسل سمیل ضلیل
 کرد او قطع مرعلاق را کرد هم فهم مرد قاق را
 گشته در جابت او ز حد رفیع عاصیان اشفع است شفیع
 گرچه منظور او شده ملکوت بر زبان بر نهاده مهر سکوت
 از کلمات کمال و راق و او بچکس انچنان ندارد دیا
 حاکم است کمتر من غلامانش کترین است از مریدانش
 از روضت گر کند او یاد یا بدان مراد جمله مراد
 در دو عالم دش گبرد و شاد قدس الله سره ابد
 ایضا

شیخ رکن الحق والدین آنکه پیر جان نواز است
 شیخ فیض الله ابو الفتح محمد غوث غفر
 چون اب خود شیخ صدر الحق والدین با صلابت
 عهد خود شیخ شیوخ است در دیانت با سوج است
 ملک ظاهر ملک باطن هر دو او دش حق تعالی
 خطه ملامان وطن گامش و لیکن عظمت او
 از دو عالم یاد آورد چونکه در ذکر خداست
 باوشاه بر دور او بانضرع چون گدایان
 دینظر نارد بهشت پر ز نعمت همت او
 کلکار است نامدار است دوست خاص بود کار است

در شریعت در حقیقت در طریقت سر زرا است
 قطب عالم مرشد تقیین بنام دنیا ز است
 چون بهار الحق والدین عبود با اعزاز است
 نور بخش ددل نواز پاره ساز پانجه باز است
 ظاهر و باطن همه صدق و عفا تو نانا
 در خراسان و عراق و شام و هند و چین
 با خدایش تاجه راز است چه خواهر او الم نماز است
 باوشاهی بخش است هیت او جان گداز است
 عرش را چو فرخ داند تاجه پیر پانجه باز است
 جمله عالم را مدار است در بخش بر حسب لای باز است

علم او علم یقین است او علم و قیاس است
 شیخ رکن الدین یعنی زندہ اش چوں در مقامش
 نور چشم و میوہ دل راحت جانش ہمین است
 شیخ ہندام جہاں مہر سپہر سر فرستاد
 حاکم مجرم کس فیضیر او کہ محکوم ہواست
 در ولایت مصیبت از غافل تراکتناز است

غزل

حسن است ترا بواجب اے ماہ نکو رو
 ہر روئے ترا ماہ دو ہفتہ نتوالی خراشد
 زین سالی کہ ترا چشم سیاہت بیت لعل
 بس عاشق گشتی تو از ازل غمزہ غول ریو
 در مملکت حسن شدہ است روئے تو سد طال
 جالی را بدہم رشتت مر باد صیبارا
 ہر چند کہ گفتم کہ در ترکب بتساں گیر
 در دم چون دانند چہ پسم ز طبیعال
 در بارگہ قریب تو گر با سستہ ہارم

چوں حاکم را پیر ندامت نہیں است تا با این
 شرمندہ بانداست ز دردے تو این رو

ایضاً اولہ

شع و ش سوزم و چو موم ہی گدازم
 ادبیں است مرا چونکہ منم در پادش
 دوست چوں سوزد پاسوختنش می سازم
 چونکہ در خدمت ادبیم چہ شک است ہر ازم

گرچه از بندگی ام عظمت اورا نیک است
 پر زین رانده او خاک صفت افتاد است
 لبشوم زنده و بیدار کنان بر خیمم
 غم شب بجز توان روز وصالش گفتن
 گر بر اند لبشوم چند بویرانہ بعد
 شود بیدار سے است در دل جان در نظم
 لیک از دیدہ پندگی اش می نازم
 گرم خواند بر عرش شود پروازم
 بعد از مردن من گر کسب از اوزم
 لیک من چونہ در آن وقت بدین دازم
 گرم خواند بر اوج تقرب بازم
 گرچه بہر بہشت بہشت است نظر نہ اندازم
 حاکما ہجو گس بر غیل روح نہ ام
 ہجو علاج سیر دار بلا جان بازم

الصناولہ

آہ مرادریں ہا کر دکہ کرد یار کرد
 باز گران وقت اش مہرہ پشت من تنگست
 گرچہ بجز وفات من ناندہ هیچ وقت لیک
 روزد شبنم بدرد و غم نیست دے مرا خوشی
 گرچہ بہ بجز غم شدم غرقہ و سہول مرا
 پیرہن صبوریم چاک شدہ ز دست پشوق
 در غم عشق مبتلا کر دکہ کرد یار کرد
 قامت راست من دو تا کر دکہ کرد یار کرد
 بردن من چنین جفا کر دکہ کرد یار کرد
 بر سرم این ہمہ بلا کر دکہ کرد یار کرد
 با غم خویش آشنا کر دکہ کرد یار کرد
 پیرہن و لم قبا کر دکہ کرد یار کرد
 گفت منال حاکما وصل من ات دہد خوشی
 شاو دل غمیں سرا کر دکہ کرد یار کرد

باب پنجم

در غزلیات و وعظ و نصیحت

من عاشق سرستم از دارنید شیم
گر بابر بلا هر دم عشق تو نهد بر من
چون طالب دیدارم ز اغیار چه غم دارم
با دوست چون مشغولم دشمن چه کند بر من
من عاشق جانانم کبر خاسته از جانم
من در اربابیت را چون تخت شہی دانم
چو دانه جاں بازم
من بنده سرستم
چون عاشق گلزارم
چون گنج بدست آمد
چون بے سرو سامانم
حلج و ششم عاشق
از نار نیند شیم
از بار نیند شیم
از خار نیند شیم
از نار نیند شیم
از غار نیند شیم
از دار نیند شیم

گوئی چو تویی عاشق بر خیز ز جاں حاکم
خود کار ہمیں کار است زیں کار نیند شیم

تا چند توبہ با کنم و باز بشکنم
بایر ز فضل بخش مرا توبہ نصوح
اندر طلب خودم بدہ آل گونه مہتمم
دنیا چو فانی است چہ طمع بقادرو
گویم من اے بحیر کین روضہ بہشت
حاکم چنان شدہ است اسیر ہولے نفس
ہر چند خاکی است امیدش جنت است
بعضی زن از مجاہدہ نفس قرب یافتند
ہر دم بچاہ غفلت خود را اورا فگنم
تا شجرہ ہولے تن از یخ برکنم
تا ملک ہر دو عالم را پشت پا زنم
در گور خاک گردو دے شبہ این تنم
در حشر ساز جنت فردوس مسکنم
در دست شیر داں کہ اسیر آمدہ غنم
ایمانش بہت بتوانہ بطاغوت ہم صنم
ابن مرتبہ چون نیست مرا کمتر از زنم

یارب تویی خدائے کریم گناہ بخش
کن ظاہر م تو مطلع الوار از کرم
آن بندہ کہ مجرم خاطری بود منم
وز فضل ساز مخزن اسرار باطنم
اندر رصلے خویش مرادار دامنما
بہتر ازین بہر دو جہاں نیت آن منم
ایضاً لہ

چند از بے باکی دل زشت کاریہا کنی
در خور آتش کنی خود را و در باد ہوا
جان اندر بخت داری دل فگار یہا کنی
آبروئے خویش را بس خاکساریہا کنی
تا مگر تو مردگان را نیز یاریہا کنی
نعت حق را بنوعی حق گزار یہا کنی
روزگارت حاکما ہرگز نخواہد گشت راست
پرورش از عاجزی باید کہ زاریہا کنی
ایضاً لہ

اے ترا بوی نہ از ریحیان ذکر
اے درینا اے درینا غافل
چوں زماں در کینج بے کاری مشین
چند چوں بے ہمتاں باشی بعید
روز و شب ذکر خدا بسیار گو
واذکر و اللہ گفت چوں ذکر التیورا
چوں ز ذکر حق ترا ذکر از خداست
فاذکر و بی گفت و اذکر لکم خدا
بے ذکر از ریح یوسف فرشتہ راست

چند باشی دور از بستان ذکر
کے ترا ظاہر بود برہان ذکر
اندر آ مردانہ در رسیدن ذکر
گوئے قربت را بر آن چو گمان ذکر
از خدا چوں شد ترانہ سبحان ذکر
در کلام اللہ اندر سنان ذکر
غفلتے باشد قوی نسیان ذکر
عالم نواز آمد چہ شد جانان ذکر
دوستی دل وہد ریحیان ذکر

از بڑے رفتن زنگِ تسلوب
 ذکر سنداں کو سوسہ چول شیشہ ہیں
 تخت گاہِ دل شود آراستہ
 آستین بر سرِ د عالم می فشاں
 طالبِ دنیا بود دور از فشاں
 بہر جمع زر پریشاں شد چو دل
 کے بود توفیق ذکر شش راندہ را
 ذکر گو گر حالتے خواہی، از آنکہ
 حیرت اندر ذکر حق از حالت است
 ہوشیاراں ذوقِ اہل و امتد کے
 چوں ذبیح اللہ تا گرومی قبول
 برکت پیر است ترادر ذکر ذوق
 شیخ رکن الدین قطب الاولیاء
 شاہ ملک قرب فیض اللہ آنکہ
 شفتے آن پیر پیراں از دولت
 از طفیلش علمے نعمت گرفت
 حاکما باشد ترا چوں صدق پیر

دست چوں آندر رکابِ او زدی

مر ترا بر عرش شد جولان ذکر

الضیالہ

زہے ز احسن تقویم خلعتِ زیبا
 شدہ بفرقِ توزینت ز نایج کر مننا

چو بادشاہ شدہ استی بملکت ایماں
 دلت ز زینت ایماں چو حق مزین کرد
 چه قدر و قیمت داد است مر ترا قادر
 بخزند و دست خودت پس عطا کرد
 پی عبادت حق شد وجود تو موجود
 جدا حق تو دودن ہتا چرا باشی
 براہ راست برو تارسی بحضرت حق
 مقام اول رہ تو بہ نصح شناس
 بجا متابعت احمد رسول اللہ
 سہ مرتبہ است مزین رہ علیہ التحقیق
 متابعت چو براہ نشاں مصطفیٰ باشد
 متابعت چو براہ مذاق او شود حاصل
 بیان تیز بود احوال ہم ز احوالش
 سفت جو آج اعمال و وصف دل افلاق
 شریعت است طریقت و حقیقت این کبر
 نسبت استخا گوئی شدہ اعمال
 چگونہ ممکن گردد نماز غیب و نحو
 شریعت است رہ تن طریقت است ہول
 زرا کہ شرح مجرب بعالم نکوت
 داز طریق طریقت ز عالم مملکت
 صفات روح بگیرد و کے بر آید روح

چہ شک سبک دادی لبروقہ الی
 زہے سعادتی دارین کماں رسید ترا
 بقدر قدر خودت لیک ہمتستا بز کجا
 وریغ غافل اے دوست در ملا و علا
 لبغفل دیگر مشغولیت خطا است خطا
 کبوش از سر ہمت کہ تارسی بخدا
 زراہ راست چو مانی شوی ہلاک بجا
 دراں چو ثابت گشتی براہ اندر آ
 وگر طریق مشرخی سلف بود حاشا
 کبوش تا کہ شود استقامت آل جا
 منہو مرتبہ اول است ہمیں حقا
 بدانکہ مرتبہ ثانی است - سوم آنا
 و این نہایت کار است تا دمہند کرا
 بوصف روح است احوال این شدہ است علی
 باس سہ درجہ تو ال رفت از فرو بالا
 وضو نماز شمر داں چو مرتبہ آخر
 ممکن است وضو نیز سہ تا
 حقیقت است رہ روح کماں استماع از
 صفات قلب بید دراں مقام ہون
 رسد بعالم حیرت کفہ اند کذا
 زعبیہ حق برحق بدروہ وال

رسد بجائے اس کارتن کہ گرد و دل
ہمیں حقیقت توحید مطلق است معنی
چہا منزل از پیر سالکان است یقین
یکے است عالم ناسوت و اندک ہنج جس است
رسی بہ عالم جبروت چون ازاں گزری
ہم شوق و ذوق محبت و طلب عہد شکر
شود چو روح مجر و دریں صفات ز بس

نہ گفت و گو بود آں جائزہ جستجو باشد
شدہ است عبارت اسے دوست منقطع اس جا

ایضاً لہ

بکن حاصل دلا اسرار از گفتار ربانی
قرآن گلزار اسرار است دریاں ہرگز انوار است
چرا و ظلمت شہوت فرومانی بصد غنبت
جہاں مردار بے حال چو سگ دروچہ دل بندگی
گرازمعنی خیر واری دل کس را نیازی
بہ بازار قیامت چون شود کردار تو ظاہر
دلہم از شوق می کاہد ز حق پیوستہ می آید

دل از دنیا کے دوں برکش بہت دست درویشی

اگر حاکم ہی خواہی کہ یابی بار ربانی

ایضاً لہ

لے دل مغرورتا کے غزہ گفتار نیک
کوش در کردار تا حاصل شود کردار نیک

گیر ترکیب کار بد زیر آنکہ نیک است کار نیک
کار نیکو بایدت حاصل چہ از دستار نیک
شد قبول خلق ز تارت بدان ز تار نیک
ایسج ہنجارے دگر نبود بہ از ہنجار نیک
تا کہ باشی ہجو حاکم عاشق گفتار نیک

ایضاً

چند خواب غفلت عطلت ترک کن بیدار باش
منتظر در گاہ باری در امید بار باش
جمع ظلمات تا کہ مطلع انوار باش
دست آمد کعبہ در زن تارک ز تار باش
تاک وینار سہل است تارک وینار باش
مر قصور تبت الفودس را معسار باش
بے شک از اقبال غم خویش بر خور دار باش
مرہم در دوزخ زاسا محرم اسرار باش
در شروع شرع پاک سید مختار باش
دھتقت از عزیت کوشش مردک

چوسگ از بہر ڈوناں بردر گہ ڈوناں مرد
شوہمائے اوج بہت تارک مردار باش

ایضاً

تا پرنشد پیانہ پر کن بدہ پیانہ را
من صاف دوش دردے کشم خاکے دہ پیانہ را

گرد کار نیک گرد از کردگار خویش ترس
جامہ نیکو چہ بندنی نامہ نیکو کشائے
شد ہوائے نفس بت لشکن بت ار مردانہ
کن عمل بر علم از اخلاص خواہد حق قبول
بر طریق نیک مردان کوشش در اعمال خوب

می و مد صبح سعادت عند فلا ہشیار باش
وقت وقت ہار گاہ قرب حضرت باری است
شہوت و حرص و ہوائے نفس خود ظلمات وال
غزہ گفتار علمی از عمل کردار کوشش
تاک وینار سہل است تارک ز دنیا و درم ہا
چوں جہاں دار الفنا شد در بقا نش دل بند
گر ترا علم و عمل و اخلاص مشہر با اس قبول
غانمی از در و دلہا دوری از اسرار حق
فاعل مختارستی از خدا تو فنیق خواہ
ہجو مردان طریقت در شریعت اندر آ

صبح است این دم ساقیا در باز کن مے خانہ را
صدمہ میں صافی ہلال چوں در صفا صافی نام

غافل از خود یاد آورد کے خویش یا بیگانہ را
 زیر آنکہ پند عاقلان با دست مردیوانہ را
 با دوست تا گردی یکے لشکن دگر بختانہ را
 اندر خود دہنے او سپس گنجے است ہر پرانہ را
 کے دسترس بودے چنیں بازلف خوابانہ را
 کے غم زجاں بازی بود مر عاشق فرزانہ را
 مطلوب دست آید کجا مر طالب دردانہ را
 پیوستہ می سوزد غمش ہنجانہ ہنجانہ را
 حاکم جو عشق آمد بدن در باز آنکون جان خود
 آزر بہ عشق شمع ہر جاں بازی پروانہ را

ایضاً

نگسل خرد در عشق او دیوانہ شود دیوانہ شو
 گمرداں میداں نہ ہمو زجاں در خانہ شو
 از آشتائے خویش خوردانہ ز شیر ہم بیگانہ شو
 شہباز گر خواہی شوی چون چند در دیرانہ شو
 جہاں علائق را سپر اند طلب مردانہ شو
 در عشق آل شیریں داں فرہاد و ش افسانہ شو

ایضاً

شیرینہ را قوت کجا تا بشکند سندان عشق
 در زماں عاجز شود از رسم دستان عشق
 آتش دوزخ کف آمد قطرہ نیسان عشق

نے خویش را من دوستم نے غیر را من دشمنم
 بگزر حکیمانہ از سرم بے فائدہ بندے مدہ
 جز دوست جلد بہت شمر مر خویش را بت خانہ داں
 گیرم کہ از شاہ غمش مصر و دم دیرانہ شد
 در زیرازہ گرنہ سدر تسلیم کردے آن چنان
 گرچہ رقیبش ہر زماں از تیغ ترساند مرا
 از موج بحر پر خطر افتاد در اندیشہ گر
 در خانہ تنگ دلم ہم خانہ شد جاں با غمش

حاکم جو عشق آمد بدن

آزر بہ عشق شمع ہر جاں

داں لے دل مرزانہ در عاشقی مردانہ شو
 ادای زجاں بر خیز پس در کوئے عشق اندر
 بیگانہ از حضرتش خواہی کہ گردی ہوشنا
 در صحبت الہ جہاں افتادہ چوں ناکیاں
 اندر حقائق دستہ زنت کلی دقالت نہم کن
 مشک است عشق اندر جہاں ہرگز نمی ماند بہاں

عشق سندان است محکم شیشہ ز آذر خرد
 پہلوان شیردان شد لشکن فولاد تن
 آتش دوزخ ہی آرد ز نور عاشقان

آب و آتش در رہ ایشاں شدہ بران عشق
 گوئے قربت راز پیداں برداز چوگان عشق
 طالب ملک جهانی کے بود جو یان عشق
 با سرد سامانی ارداری دلا سامان عشق
 دم بدم لعل بلا حاصل است از کان عشق
 گر چه سر باز دندار و دست از دامن عشق
 خویش را در تہنکہ افگندہ ہیں مردان عشق
 آنکہ از جہاں بر نخیزد نیست او شایان عشق
 بر سردار بلا زیبا بود جولان عشق
 در دہے درمان است اچوں اں رد گودان عشق
 غالب است از آتش دوزخ و زمین عشق
 در مجازی بود آل بیگانہ را اتیان عشق
 جز قلوب ندگان نبود اگر او طان عشق
 زانکہ در ہر تختکے ناید فر و سلطان عشق
 از ہمہ ناخیز گرداند بد م تعبسان عشق
 راندہ حضرت کجا بر سر بردہ میان عشق
 عاشقان او شدہ خوش وقت آن عشق
 قول بعضی و اسلاں شاید جہاں عشق
 آبت شدت محبت نازل است نشان عشق
 دستی از حد چوں گزشت گشت از ارکان عشق
 تا چہ بر جان زلیخا رفت از جانان عشق

عاشق در گاہ چوں بودہ کلیم و ہم خلیل
 چوں محمد مصطفیٰ بود است نساہ عاشقان
 شاہ شامان بود لکین فارغ از تلج و سریر
 اندرین رہ بے سرد سامان سامانے بود
 بے غمی و راحت از در گاہ عشق است و زانکہ
 عشق بازی چوں کند آدم میان دار جلد
 گر چه لا تلقوا لہوئے تہنکہ فرمان است لیک
 کمتریں پایہ ز راہ عشق جہاں بازی شدہ است
 شہسوارے چاہکے حلاج دیش با پیدازانکہ
 از تحمل ہمہیں و روت اگر در مان شود
 غار نے گفتا کہ عاشق را نخواہم در عذاب
 ذوالفقار مرقمے مرا ہیچ عاشق را انگشت
 از سعادت عشق محروم است قلب زندگان
 تخت گاہ دل بکن آراستہ ز اخلاق چوں
 گر چه پس باشد چوں ایک سا جہاں سواس دل
 خواندگان حضرت اوست شوق حضرت اند
 از ازل بودہ است بر تکلم قالوا بے
 قول بعضی تعظیم عشق آمدہ جہاں ز بردا
 گر چه نام عشق اندر نامہ لاریب نیست
 شد چو از اطر محبت حد عشق اند علوم
 قد شغفنا بہا حق در سورۃ یوسف چو گفت

از خورِ قابض نگشته زره نقصانِ عشق
 جملہ ہستی نیست باید کرو در دکانِ عشق
 اے بسا شہ کال گدگشت است از خاقانِ عشق
 بیخ نو در درِ نو در و او بد سلمانِ عشق
 آنکہ اورا در درونِ دلِ خلد پیکانِ عشق
 نفس کنجشکے است کے اورا بود امکانِ عشق
 بے قراریِ دل بود کا نجاست اطمینانِ عشق
 چند گاہے در دلِ خود داشته سوزانِ عشق
 تازہ بر یوسف بہاد از غصہا بہتانِ عشق
 مراد لہجہ خستہ را کو طاقت کتمانِ عشق
 روح را ہم روح و ہم ریجاں است از ریجاںِ عشق
 ایچ دورا نے نیاید خوشتر از دوراںِ عشق
 از فرغانہ استرات خوشتر است زندانِ عشق
 ہر کرانہاں ریزہ حاصل شود از خوانِ عشق
 خوشتر از بہشت بہشت است در جہانِ عشق
 ہر دو عالم بے لقاے دوست در زمینِ عشق
 جانِ خور را چوں ذبیح الذکر کن قربانِ عشق
 قصہ دور و دراز است شرح بے پایانِ عشق

عشق را دیوانہا باید چہ باشد یک غزل
 گوئیایں یک غزل شد جائے صد دیوانِ عشق

مال و ملکِ راحت و حسن و جوانی باد و اد
 پو العجب سودا کے وال سودا کے عشق اے یارن
 عشق خاقانے است سرفراز از اختیار دوست
 تلخ گشت است ملک شاہ بیخ را از عشق زانکہ
 راحتِ خوابِ قرارِ عقل و ہوشش کے بود
 عشق جہاں بازے است صید او ہماے جہاں بود
 عاشقی و صابری یکجا کجا ممکن شود
 تاکہ طاقت مرز لہجہ را بدست پوشیدہ داشت
 چیلہاں ببار کر و از بہر وصلِ یوسف
 لغزہ الا ان حصص حق از جانش ہجاست
 عشق ریجانے است کو از ریحِ یوسف خوشتر است
 عاشقان اندر ہائش وقت خوش دارند زانکہ
 کنجِ محنت در محبت کنجِ راحت ہاست آنکہ
 کے نعیم جنت الفردوس آرد در نظر
 عاشقان را چونکہ شغلِ آتش حضرت حاصل است
 نزد دلِ عشاق بے مقدار در وزن آمدہ
 شاہ ملکِ قرب گر خواہی کہ گردی حاکم
 از رہ ایجا زیں اطناب کن کوتاہ زانکہ

ایضاً

دایغ ہوائے عشق تو ثبت شدہ ابرو دم
مہرہ از رگ و پیہم مہر ضلوع نشکند
رشتہ عمد دوست نسبت در دل جانم استوار
اندوہ جہاں غمستش از سرِ عجز ناقص
خود بازال عشق ہست از بس مہر شہہ این عالم
ریزہ شود بزیگیل گرچہ ہمہ مفاصلم
کشتہ شوم اگرچہ من رشتہ مہر نگسدم
ہم کمال معرفت بدر مثال کاہلم
گرچہ خصال خود شدم راندہ ماندہ ہر درست
دایغ قبولی گر نبی خواندہ عصر و مقبلم

ایضاً

دل از عشق دیوانہ شد دیوانہ تر بادا
لسان داستان و قصہ فرما دو ہم محبول
ز عشرت فرحت آبادان بدہ مصر و لم الکول
دل چوں سایہ زلف سیاہ آل پری دیدہ
دل من از سر جہاں غایت است اندر رہ عشقش
پریشیاں شد دل از خانانان خوش برگشتہ
بجای بازی خود مردانہ شد مردانہ تر بادا
حدیث عشق من افسانہ شد افسانہ تر بادا
ز شاہ عشق گر ویرانہ شد ویرانہ تر بادا
ازاں دیدن چنین دیوانہ شد دیوانہ تر بادا
بجدا شد چنین فرزانیہ شد فرزانیہ تر بادا
بکوبہ و دشت ازلے خانہ شد بے خانہ تر بادا
بگشت از آشنائے آشنائے خوشی چوں حاکم
ز نفس خوشی ہم بیگانہ شد بیگانہ تر بادا

ایضاً

مرا جانان چہ چندیں دور داری
بخ خود گر تو در آئینہ بینی
دل از ہجر تو جانان خراب است
ترا از در دین غم منیت زیر آنکہ
دل سوزی تنم ز بخور داری
مرا در عشق خود معذور داری
نہ در وصل خود معذور داری
دل خوش خاطر مسرور داری

ز لعلِ خویش کاں آبِ حیات است چرا این آتش را خود دور داری
 مرا از شوق تو عالم برب آمد دلم در یاب چوں مقدور داری
 چو تکم ببل شیرین سخن را
 ز باغِ بُرخ چرا محور داری
 ایضاً

ورد لے چوں خمیہ زد سلطانِ عشق عقل عاجز گشت شد سرمانِ عشق
 عشق چوں مر عاشقان را در خرد است کے بود ہر ناکسے سنا یاںِ عشق
 دست ہر تر دانے کے برسد چوں ز حد آمد بند ایوانِ عشق
 زیر چو گانِ بلا سر گئے ساز بعد ازاں در آئی در میدانِ عشق
 گرچہ بند از بند من گرد جدا کے گزار د دست من دامنِ عشق
 سحر تہ دشوار است سر بدون دلیک مرد رہ سہر برد در پیمانِ عشق

عاشق صادق نہ در بتہ دار

حاکم دانی کجا ارکانِ عشق

ایضاً

لے یاد تو بہ محزون عشقم خزینہ در خاتم زلم غم عشقت نگینہ
 در سینہ ام چنان است ز آتش غم تو سوز زان گونہ سوز نیست کہ در ایچ سینہ
 تارک ز ہستی ام شد قانع بہ نیستی در ملک فقر زانکہ نشاید دینہ
 از نعمتِ بلائے زاقبالِ عشق تو ہر روز می رسد ز ررق نو خزینہ
 شاہانِ دہر را نہ شمارم گدائے خویش گرم ز عاشقان تو باشم کمینہ
 دیوانِ شعر من شدہ از وصفِ عشق تو پُر از بجز دورِ لطافتِ سفینہ
 و نفس است ز نقدِ خوشی حکم از فراق دارد امید وصل تو لیکن خزینہ

ایضاً

ز حد گزشت فراق رخت چه چاره کنم
چونیت برب لعل تو دسترس بارے
چگونه خوشیتن از پھر غم گزاره کنم
اگر خیالی حالت نہ اندروں باشد
مُرغم ز دور نما تا کہ یک نظاره کنم
ازاں دو لعل لب شکریں بگود سخن

شکستہ حاکم از سوز دل ہی گوید

ز شوق جاں بلب آمد بگو چه چاره کنم

ایضاً

جانم بلب رسید بجاناں نہی رسم
چوں بلبے ز بارغ رخت دور مانده ام
در دم ز حد گزشت بدیاں نہی رسم
چوں مورد طلب کمرے چیت بستہ ام
از خریہ عذاب بہ بستاناں نہی رسم
وارم ہوس کہ برب او بوسہ ہا نہی رسم
از سخت بدوے بہ سلیمان نہی رسم
اں شاہ حسن ہمت منم دل شدہ گدا

حاکم میرس جاں من دل شدہ گدا

کارم بجاں رسید بجاناں نہی رسم

ایضاً

گر بہ بینم دلرباے خویش را
از فراق او سزا ہا دیدہ ام
شکر ہا گویم خداے خویش را
چشمہاے من رواں چوں چشمہ ہاست
یابم از واصلش چوں خویش را
جاں نثار خاک اتد امش کنم
خوش بہ بینم چشمہاے خویش را
دم بدم بر من جاناں کر کند
گر بیابم جاں فزولے خویش را
من برم برک و فست خویش را

در رضانے اور رضانے خود کنم
 غرقِ خوں ناپہ است مردمِ حشمت زانکہ
 راہ یابم گر بگوشے وصل او
 سردری و سرفرازی بخشدم
 حاکم مسکین چه شکستہ شایے بود

ترک گیرم مرضانے خویش را
 می نہ بیند آشنائے خویش را
 شکر گویم رمنہائے خویش را
 پسر م پند چو پائے خویش را
 گر نوازی مرگدائے خویش را

بیلے ہے بارغ و جملش بے نواست
 برگ سازی بے نولے خویش را

ایضاً

شے رخسار آں دلدار دیدم
 بخواستش دیدم و از فرحتِ دل
 دلم از مستی غم بے خبر بود
 ندیدم چوں بہ پہلوی خودش باز
 ز جہش ساہا بیزار بودم
 بہ پنجارے چو دیدم آں پر می رخ
 چو گفتارِ شکر بارش شنودم

چه رخسارے بہ از گلزار دیدم
 بپہنم مگر بیدار دیدم
 ز شادی مست را ہشیار دیدم
 پس از شادی غم بسیار دیدم
 بخواستش ناگہاں بازار دیدم
 کنم بس شکر کال پنجار دیدم
 چه لذت اندر آں گفتار دیدم

کجا شکر خداوندم گزارم
 چمن رخسار آں دلدار دیدم

ایضاً

اے دریغا از من دل خستہ آں جاں می رود
 ہجو اسمیل مارا می کند قربان خود
 جان چہ کار آید مرا چوں تن بہ جانان می رود
 ہجو ابراہیم زین تعبیر خزانان می رود
 بندہ را انگندہ از گردن چہ آں جاں می رود

ہمچو آتش کا وہ نام بر سر منزل گزشت
 بروم از ہر طرف درمے غم بکشاوہ خود
 کعبہ از ہر زیارت او بیاید بر درش
 نیست درماں در وقت را بجز دیدار دوست
 حاکما باورد خون چونکہ درماں می رود

الضیالہ

چو آمد کیمیائے عشق نقد زر منی گنجد
 شہا در سر زاسرار اراادت ستر ہا دارم
 ز دست ساقی شوق شراب دردمی نوشم
 چون عشق بایر نما راست جان و دل اغیار می نام
 چو دل مشغول شد شد آن رکن اسنا بہا فارغ

بر غیبت حال چو پروانہ بہ شمع شوق در ہزد
 بجای بازی حاکم ضربہ بخت بر منی گنجد

الضیالہ

فشا غم آب چشم چشمہ چشمہ تر سوز و
 چو زر خالصم از خلاص از آتش منی سوزم
 ز کوی از دلہائے عشاق است آن آتش
 کہ از بند و زان ہست آن کہ مرید مدائیم ہا
 بجای از جام شوق دست و بے خیم تر از حاکم
 چو آتش شوق از تنور جان شعلہ بر دل آرد
 از شمع حالت حاکم مشتاق در باید

درون جان و دل از شعلہ شوق تپ سوز
 کہ آتش زرنہ سوز و در سوز در
 زنا زہوا آید متا منی گنجد
 کہ خود از آتش سوزان در سوز
 بکن مبعبر ناند دل او زین خمیر سوز
 دشت مہر با بزم و شاخ و برگ و بر سوز
 وجود خویش چو پروانہ ہر کبک نظر سوز

ملکتِ فقر چہ داریم بہ از سلطانیم
خزقہ از خلعتِ گنجسرد خوشتر دانیم
باوشا ہمیم چہ ماسیر بہ یک تر نامیم
چند روزے چہ دریں دار فنا ہمسانیم
بس زبان است بقلبت کہ اگر گزرا نیم
کہ چو عینے ز جہاں دامن خود بفتا نیم
باوشاہی جہاں را بچوے ستا نیم

نیست در ما ہوسِ مستی این دارِ غرور
مکاب عالم ہمہ ماراست چو درویشا نیم

ایضاً

بارخ زرد و بادل زار است
آنکہ سرمست عشق دلدار است
سکار مردان صاحب اسرار است
جاں فدا کردن اولش کار است
گرچہ سبتہ کینش مردار است
بکجا میل او نزد دار است
عاشقے را کہ شوق دیدار است
آب چشم چو کاشف اسرار است
گرچہ مسکین ہمیشہ بیمار است
صبر بے دوست سخت دشوار است
گرچہ رہ جملہ نیست خوار است

شکر حضرت حق را کہ درویشا نیم
طاقیہ بر سر ما برتر است از تاج شہاں
نشود سیرشہ از مملکتِ ہفت اقلیم
از برائے چہ بر آریم بنا لائے بند
مایہ عمر عزیز است غنیمت شمریم
طالب جیفہ دنیا چو ساگ است ماخریم
شوق دیدار تو دارم بدل و بے رویت

ہر کہ در عاشقی گرفتار است
درد می کشد چو لہاف
عاشق نیست کار نامردان
آنکہ در راہ عشق پائے نہاد
ہر کہ از تیغ عشق کشتہ نشد
ہر کرا آرزوئے دلدار است
خوش چگونہ شود بہشت بہشت
آتش دل کجا ہنساں ماند
کے شہ از حالت گدا پسند
لے حکیم ام چہ صبر فرمائی
طابے وصل را حسیر بود

خبر از حاکم اے حکیم پیرس
زانکہ او بے خبر از اخبار است
ایضاً لہ

ہر کہ در بندِ عشقِ دلدار است
آنکہ از جامِ عشقِ مرمت نہ شد
آنکہ از دردِ عشقِ محروم است
ہست قلبِ سلیم نیز سرہ
کارِ عقل است اگرچہ کارِ نفس
خرد از نامِ ننگِ اندیشہ
ہر کہ در عاشقی شود رسوا
نبتے نیست عقل را با عشق
حاکم عشق در نورِ مرہاں است
ناکساں را کجا سزاوار است
ایضاً لہ

اے غم تو نعمت و شادی نزا
شاہِ جمالت ہم عالم گرفت
یاد تو از دل زود بیچ وقت
اندوہِ عشقت چو سردم بدم
عاشقِ صادق نبود آنکہ جان
آتشِ شوقت بدل و جان گرفت
پر قدم او کہنم جانِ نثار
وصل تو مر دردِ دلم را روا
من چہ کہنم گر نشوم مستقیم
گرچہ ہر لحظہ ز سحرِ کیمیا
از سحرِ تعظیمِ نامِ مرہبا
در رہِ جانان ندید از زبان
کے شود از آبِ دو چشمِ جدا
از سحرِ کویت برسد گر صبا

خواہ بخوان خواہ بران حکم تست
ہست چوں محکوم تو حکم بہا
ایضاً

غمت چوں شمع دلم سوخت تن چوں موم گداخت
کسیک جان و دل خود زلف جانان بست
ز عشق خاستن از جملہ جہاں سہل است
ز زخم زخم سہر ہجرت چوں چنگ می نام
فتاد و شب اندر وہ واجر ہر سزا
بروز وصل غم شب فراق باید گفت
چو دست سوز و با سوختن نباید ساخت
بدست خویش تن خویش در خط مر انداخت
براہ جانان جان عزیز باید باخت
بدست لطف گے وصل تو مرا نتواخت
چوں قدر روز وصال تو ای دل نشناخت
وے چگونہ دران دم بدیں تو ای پراخت
بگشت مصر دم حکم شکستہ خراب
چوں شاہ عشق او دروے بترک تازی تہا
ایضاً

جان را برامت باختن لے یار خوش می آیدم
من عاشق جانان خود پڑاستہ از جان خود
تن ماند پر بار غمت دل سوخت مزای غمت
شادی من از تست غم غمہا لے تو دائم نعم
گشتہ تنم چوں موی تو از آرزوی روے تو
خوہم ہمچہ پیشت بنگرم ہر چند غمزہ می کشد
ز شام وہ پارے اگر سخنے نی گوئی دگر
وصل تو ہست گلزار من خار بلا در گزار
گویم چہ گوئی حاکما بر کوچہ خوش می آیدت

خود را فدایت ساختن ہر بار خوش می آیدم
حلج دیش جوان خود پر دار خوش می آیدم
ور جاں گز و مار غمت ہم مار خوش می آیدم
از تو بلا ہا دم بدم بسیار خوش می آیدم
جان باختن در کوٹے تو لے یار خوش می آیدم
زبان غمزہ غمناز تو آزار خوش می آیدم
سخن خوشت از لعل لب در بار خوش می آیدم
ہر چند ظالم می ضد گلزار خوش می آیدم
آن لعل لب شکر فتان فرخوار خوش می آیدم

ایضاً

زبانِ دل شد است این خستہ قبلے کے
 زینجِ عشق کے گشتہ ایم ماکان ترک
 ز دل حکمِ قضاے شمعِ رضاِ ادا
 مذابِ چشمِ عیاں می شود کہ خستہ دلم
 دعا کنیہ عزیزاں ز بختِ نیک مگر
 ترا زورِ دل من کجا خبیر باشد
 کہ دل نسوزد ہرگز ماہِ بے کسے
 بے کشد نہ دہد ایچِ خوں بہائے کسے
 کہ حکمِ خویش ویداو نہ برصنہ کسے
 چون باگشتہ ام گشتہ در ہوائے کسے
 رسمِ بصلش از برکتِ دعلے کسے
 چون مینتی ز سرِ عشق قبلے کسے

حکیم پند مدہ حالکم پریشاں را
 کہ ارشد است گرفتار در بلایے کسے

ایضاً

اے در پنا نغزِ عمرت، رایگاں می بگذرد
 بلبلِ عرشی اگر از ہمتت تا کے بود
 کوشش تا از خاصگانِ حضرتش گروی مگر
 از ہوائے نفس ماندی بر زمین چوں خاکِ نیک
 بر حیاتِ خود چہ نازی چونکہ سرگ اندر قعات
 لے جواں گر چہ امید پیری ات است ہم بکوش
 بے قرار و اعتبارتِ راحت و ریجِ جہاں
 از ہر میگاہ نشو با حضرت حق آشنا
 از سرِ غفلت ز می دانی چہ ساں می بگذرد
 نہ تو چوں ماکیان در خاکداں می بگذرد
 ورنہ خود عمرت چوں عمرِ عامیاں می بگذرد
 روح پاکِ پارسایان ز آسماں می بگذرد
 در جہاں دل ارچہ بندہ ی چون جہاں می بگذرد
 زانکہ اکثر پیری می ماند جواں می بگذرد
 ناگہاں چوں برق آبد جہاں می بگذرد
 دل باہن و آل نہ جہاں یں و آل می بگذرد

عالمنا در منزلِ قربت ندانم کے سی
 ماندہ در خواب غفلت فارواں می بگذرد

ایضاً

دربلغ اسے دل بیدار اہل درد نہی
ترا چہ نسبت با دوستائش لیک افوس
نہرا بدیرہ نہ جمع واری دیک چہ سود
ترا چہ غم ز غم عشق چوں نہ عاشق
چہ دل کہ سوختہ آتش محبت نیست
ز بارغ قربت ترا بے کے زسد زیرانگ
ز کیمیائے غم عشق روسے زرد نہ
کز زیر پائے سگب دوستائش گرد نہ
چوں نیک مرداں در کار نیک مرد
ترا چہ درد ز درد چوں اہل درد نہ
کجا است شعلہ شوتے چو مرد سرد نہ
درون سینہ خود سوختہ چو درد نہ

بدرج درجہ نیکاں چگونه درج شوی
توئی چوں حاکمنا خرمہرہ دتیزرد نہ

ایضاً

درینا حاکمنا محکوم نفس خویش بے باکی
سبک روحی نگاری بل گراں با بر گراں عالی
غم دین گیر آزادی من چوں غافلان شاد
گیش آتش هوا و حرص را از بہت عالی
از آتش سوختہ باشی اگر مست ز راندودی
ز برفتنی نفس امارہ خود نیک حیرانم
خداوند امر خوف جلالہ تا گریہ بسیار است
کویا بر طفیل روح پاک شیخ رکن الدین

ترا گریختے باش ز عزت تلج و لاک
ندانم کے رسی منزل بدیں شستی چلا دی
کفر و اشرار ماں مانی اگر سرد غمناکی
بکن باد تکیر دور از سر چونکہ از خاکی
چہ باکت باشد ز آتش کہ ز فاضل پاکی
نہی دانم بر اماند ز بے پاکی سر پائی
و نہ ہم بر امید غفو تو شد کردہ بے باکی
ز عصیان گرچہ ناپاکم بکن ناپاکی ام پاکی

چوں عالم شد طفیلی بر طفیل دوستان خود
قبول حضرتش کن تا رہد از بیم غمناکی

ایضاً اولہ

آہ زریں ذبیحے دہن نگار ششم و ننگ ششم
 روز پیری اندر آمد وقت شام درگزشت
 دل بچم حرص و شہوت ماندست و بے خبر
 جوئے تویہ بار ہا کتدم برائے آبِ فوز
 لے درینا غم صنایع ماندوز اعمال زشت
 چونکہ و خوردنیاک دیدم نیکی خود هیچ بود

مرہولے نفس را تخم تغافل کا ششم
 یک شب از بیداری دل خوابش نگار ششم
 نقش مشیاری دے پر لوح دل زنگار ششم
 باز خاکے از ہولے نفس بدانبا ششم
 بل کلال تر بار بار شتر برداشتم
 زانکہ خود را غابدوزا بدہم نپدا ششم

رایگانم بخش یارب و رچوں حاکم مجرم
 بہر قطع جرم خود عفو ترا بگما ششم
 ایضاً نہ

افسوس دین راہ کہ فرزانه ز فہم
 از خانہ تحقیق شود حاصل تربت
 بجانہ شدید ہوا چونایت ماہست
 عقال چو عقل ست ہمہ رتہ باندم
 ہوشیار کہ ماندم بدان غایت غفلت
 دور از تو کہ ماندم ہم از سستی بہت

در معرکہ مردان مرد نہ نہ رفتم
 در منزل تن ماندہ درال خانہ نہ رفتم
 زمی کعبہ تقریب زرت خانہ نہ رفتم
 در عشق دریغ است کہ دیوانہ نہ رفتم
 در بخود می شوق تو مستانہ نہ رفتم
 دراہ تو جان با شتہ سرزانیہ رفتم

پر شہد ہوس بچوں گس ۔ ندچوں حاکم
 طرف شمع عشق چوں بردانہ نہ رفتم
 ایضاً نہ

می کنم تویہ زے ہر بار بخش می کنم
 ہر زمان از حضرت احسان است وزیں بچہ سنا
 تویہ دم بدم ہر بار کال راست کنم
 رت ذوال احسان توی و بندہ خاطی ہنم

آنچه از شدت سزای بر من بجا کن لے کریم
گرچه در غرقاب عصیان غرق تا آخر تم کنوں
بر ہولے نفس بعضے زان تغلب می کنند
آنچه در تاریکی شب ماندہ ام کام بہا
در مقام تو یہ راسخ نیستم دعویٰ قریب
گرچه خوفناست ہم امید غفراں می کنم
حاکم شد نام ہم محکوم نفس اتارہ را

تو تم رہ تا ہولے نفس یارب بشکنم
لے نفس پر گناہ گنہ می کنی مسکن
آراستہ ز احسن تقویم ذات تست
از فعل ابد و بیک تہ می کنی مکن
امر خدا بجائے نیاری ز صدیکے
تو بر ہولے نفس بدہ می کنی مکن
ملع عذاب ہر دو جہاں شرع مصطفیٰ است
افعال بر غلات تہ می کنی مکن
غرقہ ہر بحر غفلت گشتی ساین عجب
در خود بعین عجب نگہ می کنی مکن
خود را ز جرم شرم زدہ می کنی مکن

مر خلق را ز بدم کنی منع حاکم

نیکی است نیک خود گنہ می کنی مکن

ایضاً

افسوس عمر خویش کہ بر باد می کنم
مردان حق عمارت درجات کردہ اند
نیاید قہر راہ طریقیت شریعت است
دانشہ دور اندرہ طاعت فتادہ ام
مر نفس را ز ما یہ عنم شادی کنم
من از ہولے نفس بر افتاد می کنم
از دست خویش رخنہ بنیاد می کنم
دعویٰ مگر ز درجہ ارشاد می کنم

درمن چو رعیت مایه معنی چه فائده است خود را اگر چه صورتی ادتاد می کنم
 اندر عمل درینج که را سخنگشته ام از علم داز مسائل ایراد می کنم

کلمه
 درمن
 چو رعیت

بایرپ مرا ز عز معانی عزیز کن
 چو عالم از تشبیه عباد می کنم
 ایضاً

ولا بے نور شمع پارسائی تو کے یابی جمال روشنائی
 ہولے نفس چوں ہمراہ داری مہ طاعات خود دانی ہوائی
 عبادت از سر اخلص باید بکن توبہ ازیں زید ریائی
 بہ قرب حق رسیدہ نیک مردان توئی غافل نمی دانی کجائی
 اسیر نفس آمارہ چه باشی خدا فتن کن سر تا یابی رانی
 برافتی با فقیراں ز درافتی بر آئی بر عزیزاں کرد آئی

سرد سرد شوی از سر فرازی

چو ندکم پیر خود را خاک پائی

ایضاً

بپذیری سے کریم زاکرام توبہ ام محکم بدارق عدہ تمام توبہ ام
 زین پس درست دار زین پیش آرا بشکستہ شد زیندہ ہو بہم توبہ ام
 بجاز قبول توبہ تا ربک شام وار روشن ز صبح رطفت توبہ ام
 نا پختہ دیگ توبہ دلم نشت سوخته کن پختہ از کرم شود نام توبہ ام
 موکے سفید نشت ولے نامہ ام سیاہ وہ نور دشت تو زین کاف توبہ ام
 از دام توبہ رسید و صول آیدم بدست این صیہ با دوام در دام توبہ ام
 محکوم حکم نفس بدر خود چوں جاگم شامت بدار ایرب ام توبہ ام

ایضاً

نقش گنہ در خاطر اظہار برب تو بام
 در توبہ ام ثابت کنوں بودست گریختن ازین
 هر روز شکستی دم از سر بخوا نفس بد
 عزم گنہ در خاطر چو چند باشد از عدد
 از دل کنوں باز آدم بپذیر یارب توبہ ام
 در محبتم بیک گنہ در حالت توبہ ام
 بازاری و بیارگی می بوده هر شب توبہ ام
 هرگز کجا باشد زود در ایچ مذیب توبہ ام
 در همچوں حاکم غاطیم توفیق ده یارب که تا
 ہم شاتم باشد بدل ہم بر برب توبہ ام

ایضاً

بزار شکر خدا را که داد ما نام
 خدای را حقیقت خدای می گویم
 اگر نه راه نمودی نه آشنا کردی
 گنگار چنانم که هر حساب کنم
 به باب خویش بگفت است سورتی بیضا
 بیک صغیره مرا رنهای شیطاں بود
 ز آب معصیتت هست ترس دامن
 غرق جرم از سرق تا بدامن پئے
 بنیر شرع نبی از وسوس شیطاں
 قبول یارب کن توبہ ام ز راه کرم
 بخش حاکم را بر طفیل رکن الدین
 اگر بپیزد بخش چو شب در نام

گناه گارم گرچه وے مسلمانم
 رسول او را بے شک رسول بخوانم
 بسوی حضرت وحدت چگونه ره دانم
 ز بے شمار بیاید خطا و عصیانم
 زیاده رفت هم آنکه بود در شانم
 بعد کبیره کنوں رمنهای شیطانم
 من از گریباں آلوده تا بدامن نام
 نقص کامل اندر تن دل و جسم نام
 هر آنچه کردم دیا گفتم ام شیانم
 بکن منتور کلی عیباں و نپیانم

ایضاً

آتش عشق ہر آنکہ در دل او در گرفت
جان بغم دوست است دل زہمہ گرفت
ملک تو باقیست عشق ملک دیگر ایچ نیست
گرچہ گرفتہ کے ملک سکنت سے گرفت
مرد دریں رہ کے است آنکہ زمر و انگلی
تیغ جہاد از برائے نفس سنگ گرفت
آنکہ ز شرع رسول راہ طریقت یافتہ
چوں بہ حقیقت رسید پایہ برتر گرفت
ہمچو فضیل عیسیٰ رضی اللہ عنہم ہر کہ در آمد براہ
دوست چوں بر خاک زوٹا لہ گرفت
عالم ناسوت یافت باز بہ ملکوت رفت
چونکہ بہ جبروت رفت زنبیل گرفت
زانکہ بلا موت رفت خود بہایت رسید
از مد و پیر بود حاکمے کوین گرفت

پیر شیوخ کراہم قطب زمان رکن دین

سرور جمع نظام زینت دور لقیین

ایضاً

آتش شوق تو آنکہ در دل و جان درزند
دل کند از ملک ملک خود بہ جان درزند
آنکہ بہ تخت حضور خواندہ حضرت شود
از سر جان خاستہ ناک با فسر زند
آنکہ دریں رہ کند جوہر جان را اشار
گوہرے را بشکند آتش در زر زند
طالب دیدار را گر ہم جنت و بہشت
آتش سوزن سراق در ہم اندر زند
نفس تو گر مومن است کافر نعت چراست
موتے را موتے چوں خنجر بر سر زند
کافر و شیطان و نفس دشمن دین نواند
شیر خدائیت کو تیغ چو چہ زند
برکت پیر اے کریم حاکمے را بخش تا
خاک شود بردت نے در دیکر زند

شارع مستشرق رسول عوٹ زمان در ہیں

شاہ و بہت قبول رکن حقیقت حسین

ایضاً

آنکہ ز راہِ کرم حق و را بر کشد
 از خطِ امرش کجا همچوں بدیاں سر کشد

 انس چوں با حق شدہ پس ہمہ باید نعیم
 مست ز جرعه شود ہم ہمہ را در کشد
 تخت بقاروں کجا دوستے گر باشدش
 خطِ خطائے قلم آل ہمہ را در کشد
 بحر شود گر جہاں موسیٰ را ہر آل
 راہِ قدم کلیم ہر ہمہ را در کشد
 چوب عصا کافیت ہر چہ لشکر کشد

حاکمے خاطریت گرا از مدد پیر لیک

نیت محال از کرم حق گرش بر کشد

ایضاً

مراں از در گہ خود شاہ من آوارہ بچندے
 دل عشاق چوں برگے شدہ صد پارہ بچندے
 ز گلزارِ رُخ خود شاد کن دل پارہ بچندے
 شب دروزیم ماوریا تو ہموارہ بچندے
 بجانم من ز چشم و غمزہ و آل لعل خونخوارت
 شان بگماشتی بر جان من خونخوارہ بچندے

شدہ چوں عاشقانت حاکم بیچارہ آوارہ
 بہر خویش یاد آور ازین بیچارہ بچندے

ایضاً

یار بگے از حال من آل در با یاد آورد
 او بادشاہت من گدا از من کجا یاد آورد
 روز و شب در یاد او مار ہمیں دلت بس است
 لیکن سرا آن بخت کوزیں بے نوا یاد آورد
 یک لحظہ از یاد او این جانِ دل خالی نشد
 دارم امیدے ہم گے زیں مبتلا یاد آورد

حاکم اگر بفرق تو آ رہ براند تلج داں
 باشد زہر خود ترا وقتِ بلا یاد آورد

بجانم من ز چشم و غمزہ و آل لعل خونخوارت

ایضاً

تا بیدام عشق تو محکم فنا دہ ایم
 مارا زہیم تیغ چہ ترسانی اے رقیب
 اے دوست گر مرا تو بہت نامراد ایم
 چوں عشق گشت پارش ماہم بدست خویش
 راحت مجھے از دل عشاق زنیہار
 مردانہ دار جاں بہ رو دوست با ختم
 او تاج سروری لبیرا نہادہ است ؟
 مرشد زمانہ غوثِ زمان قطب بر زمین
 شاہے است بر شیوخ جہاں شیخ رکن الدین

ایضاً

ماد ل ز نام و ننگ جہاں برگرفتہ ایم
 سودا رسود و نعمت دنیا و آخرت
 تینے کہ شیر مرداں بر کافراں گرفت
 خود نام و ننگ چہیت زجاں برگرفتہ ایم
 جز شغل او ہمہ زمینان برگرفتہ ایم
 ماہر ہولے نفس جہاں برگرفتہ ایم

اے دوست از نصیحت بے فائدہ چہ سود

دل از قبول و عطف شماں برگرفتہ ایم

ایضاً

دلہار ما برنج و غم و درد کردہ اند
 گرم است سوز شوق بقائش چو دہنیم
 در کینج عزتے است مرا رات سنگاہ
 ہر است آل و دوش کہ ہمہ اختران چرخ
 رخسار ما بر ننگ زرت سرد کردہ اند
 ہشت بہشت بر دل ما سرد کردہ اند
 شہا ز ہتم چہ جہاں گرد کردہ اند
 در زیر پائے ہمت ما گرد کردہ اند

آتش محبت است چنان گرم نزد آن
 راحت ز ناجوئی دلی ما چو از ازل
 کاشک جھیم سرد ترا زبرد کرده اند
 از تیغ عشق زخم گم درد کرده اند
 ہم از طفیل پیر بدین نوع حاکما
 در زمگاه عشق مرا مرد کرده اند
 ایضا

جانم ز شوق جام چو سرست می شود
 ایوان عشق نیک رفیع است نزد آن
 در بے خودی بجز دلم گر چه بهوش است
 مستم چنان اگر ز بے کلامتسم
 طشت دلم منور است از شمع عشق دوست
 در وجد گاه نیست گے هست می شود
 عرش است در بند و قوی پست می شود
 دیوانگی عشق ز بردست می شود
 ہم حالت مشابده از دست می شود
 ہوشیار می رسد چه عجب مست می شود
 زین شمع گر چه سوخته این طشت می شود

منت سعادت است چو حاکم ہولے پیر
 دل سعادت است کہ در آن شکت می شود

ایضا

ز آب چشم و ز آتش دل جسم و جان تر شد لبوت
 خواستم کز شوق دل سوخت تو لیم نامہ
 آتش دل موج حول از چشم چشم چو غاست
 چو تکہ بالعم غرق در غناب بر آتش منت
 آب و آتش چو شاد از اشکم و از سینه ام
 در چراغ سینه ام دل سبت است از شوق تو
 آتش در دمن عمت از این و آن تر شد لبوت
 بے وجود من کیے جلد جان تر شد لبوت
 ز اشک چشم و ز دل ملک جان تر شد لبوت
 در زمان چشم دلی پیر و جان تر شد لبوت
 وہ چه خوانا لب و وجود من کز این تر شد لبوت
 ہم از نام آتش را اوہان تر شد لبوت

الضیالہ

خط بر رخ آں در با در روز روشن نیم شب	ہرگز چنین باشد کجا در روز روشن نیم شب
از طرہ شب زنگ او بر عارض نورانی اش	انگند از عدد در با در روز روشن نیم شب
دارد بر آں رودے چو مرآں فی فراخالی سیاه	ہیں بوالعجب صنیع خدا در روز روشن نیم شب
سنگ سواد دیدہ اش اندر بیاض چشم او	ظلمات در نور است یا در روز روشن نیم شب
دیدم چو وقت استوار زلفش بگشتم مبتلا	انگند ما را در بلا در روز روشن نیم شب
چوں زلف بر پشت سر می انگند آں حور عین	آں دم نماید مر ترا در روز روشن نیم شب

سودا زلف آں پری اندر دل حاکم بہا
ساکن شدہ فاندہ بجا در روز روشن نیم شب

الضیالہ

ما از کہ ہم تو شرمسارم	بس نعمت تو کجا شماریم
بر خاک در تو در شب دروز	شکرانہ شکر می گذاریم
گر بار شود زبے سعادت	در بار نشد امید داریم
از لطف بخوانی دشخوانی	ہم جز تو در سے دگر نداریم
ہم زان تو ایم ہر چه مستیم	ہر چند کہ گناہ نگاریم
ما را تو بفضل را بنگال بخش	ما در حور حضرتت چه آریم
ہم معجز گناہ خویش بنسیم	ہم بکرم تو چشم داریم
حاکم بطفیل برکت پیر	حق بخشد در گناہ ہم

حاکم چوں غلام پیر خود ایم
ہر مرکب خواہی سوا ایم

ایضاً لہ

ما چونکہ ز جانت دوستداریم دیدار ترا امید داریم
 در شوق تو از دو گوہر چشم ہر دو چو زر عشق بسیاریم
 مارا تو بخواندی و اگر نہ کے سوئے در نور کے آریم
 در یاب مرا ز مستی جاں کے شکر نعیم تو گذاریم
 پتہ مردہ شویم گاہ از فون گاہے بہ جاں چو نو بہاریم

در مذہب عشق نادریم بر مرکب شوق شہسواریم
 در عرش عظیم لرزہ افتد چوں نعرہ ز سوز دل بر آریم
 مارا ز کجاست سر آر آید کز غایت شوق بے قراریم
 گردیم اگرچہ ذرہ ذرہ کے دست ز عشق تو بداریم
 بر تیغ غم تو بے تقاضا جاں را بخوشی ہمیں سپاریم
 چوں حضرت پاک تو عزیز است جاں گرچہ دہیم شرمساریم
 چو حاکم ہست شفقت پیر بردرگ دست یار داریم

ما باز غم ترا نشکاریم غمہائے تو نملسار داریم
 سرکہ بہ آستانہ ات نہادیم گزشتہ شویم بر نہاداریم

میریم چنانکہ روز محشر
 از خاکِ دبر تو سر براریم
 ایضاً لہ

لے وجودت سر بسر حسن و لطافت نازیم بادشاہِ خوب رویانی دسرا فر از ہم

کے قبول آمد چو قامتِ خوب تو با ساز ہم
می کشندم چشم مستت غمزہ غمزہ ہم
ہم رہ من آل دل مسکین شدہ ہم از ہم
می کنی جو رد جفا ہر چند بر من ناز ہم
گو بہ بنیم ردے خوبت لبش نوم آواز ہم
کرده ام اکنون سراں را مختصر ایجاز ہم
گشتہ ام فرماد و مجبول عاشقان حال بازم

شد غزل سعدی و ہم نظم نظامی شعر من
قبضہ تموشہ ز فضل کنجہ و شیراز ہم
ایضاً ل

ز بندگان چنان یک زماں دوید بر رفت
ز لطف گرچہ دے دل ستاں دوید بر رفت
دل گرفت ز بس سوئے جان دوید بر رفت
لبوئے آل لب شکر فشاں دوید بر رفت
بروں اگرچہ سوئے آستار دوید بر رفت

عینت دیدم کہم از درش بہ گر سخت
خونہ سرد کردہ دل دوید بر رفت
ایضاً ل

آفتادہ از دو لعل تو صدر شک در شک
بہر غلہ بہت سے غلہ بہت شک
شیرینی از لب تو بداند اگر شک

گرچہ سرد بوستانی است موزون و لطیف
این حال است آنکہ من از دست عشقتاں برم
گشتہ ام بر گمانہ از عشقت ز خویش و آشنا
تنگ کے آیم کنم از جان دل جاناں قبول
چشم من روشن بگرد و جان و دل خرم شود
قصہ عشق حدیث من تو از حد گذشت
ذات تو لیلی و شیریں من کہ حاکم و اہلبت

ز چشم آن بیت من ناگہاں دوید بر رفت
چنان چہ کردم کز من مگر بر رفت آل ناہ
عش بگفتم از من مگر بر رفت وے
لبش جو دیدم جاناں از تنم بروں آمد
ز شوق لعلش از چشمم موج کفایت

عینت دیدم کہم از درش بہ گر سخت
خونہ سرد کردہ دل دوید بر رفت
ایضاً ل

اے کردہ گوشہ از لب علت مشک شک
شیریں شک کردہ لب لعل تو ہمیشہ
گہ از دراز جہالت ہمچو نیک در آب

بہار رفت آتش عشق کجاں جہرم لعلیک - جاناں لبوئے لبوئے جاناں دوید بر رفت

صنعة است بوالعجب لب شیرین تو بیت
 چون بگذری از آن لب شیرین سخنان
 شیرین لبست که آب حیات است جان فزا
 آن مقبلے کہ لذت لعل تو یافت است
 تلخ است جان شیرین این سوز بخت را
 حاکم ز شوق آن لب نیکو تو است مست
 داری چرا درین ازین بے خبر شکر

ایضاً

جا تا تراست در لب شکر فشاں نمک
 از فرق تا قدم همه گان نمک شدی
 گان نمک توئی و ملاحظت که آن تراست
 چون لب بزم نمک شده آن لعل شکر نیت
 لبش دلم چگونه شود نیک چون برد
 نعت چو شکر است نمک آده خوست

حاکم ز شوق لعل تو است چوں نمک در آب

اورا بے بخش زان لب شکر فشاں نمک

ایضاً

بخت بندہ دست مہرباں چه شد کہ نشد
 چہاں بکام و بر آئینہ دلے ست بس ناکام
 فغان من ز زرافت گذشت از جسم پسر خ
 تمام سبزہ گلزار مانده منتظر ت
 گے بوصل تو آن شاد ماں چه شد کہ نشد
 بکب وصل دلم کامراں چه شد کہ نشد
 خبر دلیک ترازین فناں چه شد کہ نشد
 دلت کشاں لبوسے بوستاں چه شد کہ نشد

سراز شوق تو جان در تب است یک ترا
 دل است آئینه دل که کفنه اندو لیک
 تراست مهر بهر دل شکسته جز بنده
 ز دست ماکم لایف سگتے تو مہ عمر
 بدرگہ تو بشتے پاس بان چه شد کہ نشد

ایضاً لہ شجرہ طریقت

عالم درویش ماوی را ارادت از قضا
 شیخ رکن الحق والدین قطب عالم غوث عصر
 خرقة دارد اوزاب ہم پیر خود شیخ عظیم
 خرقة دارد اوزاب ہم پیر خود شیخ کبیر
 خرقة او پوشیده از شیخ شہاب الدین عمر
 او زعم خود ضیاء الحق والدین بوخیب
 از پدر خود کوست عموی آل پاکیزہ دین
 او زارشاد آنکہ دنیوری او خود از حنید
 صحبت او بہت با معرفت کرخی صحبت او
 با حبیب است کوست عمی صحبت آل نیکنام
 مر علی را صحبت است با سرد عالم رسول
 خرقة پوشیده وجیہ الدین ز شیخ فرج آنکہ
 کونہا و ندیبت انا و ز عبد اللہ خفیف
 این محمد خرقة دارد لیک از شیخ حنید
 با پدر دارد کہ موسی کاظم است صحبت رضا

ہست بر سلطان پیراں بادشاہ اولیا
 شیخ ابوالفتح است فیض اللہ تلج الاقیا
 شیخ صدر الدین محمد مخزان صدق صفا
 آل بہار الدین کہ زکر یاست محبوب خدا
 سہروردی آل کہ او شیخ شادوخ است مجتہا
 او زعم خود وجیہ الدین و آل پاکیزہ را
 خود ز احمد کوست دنیوری راس الاصفیا
 صحبت او با سرتی سقطی است آل نجیب
 بہت با او دطالی صحبت آل خوش لقا
 با حسن بصری اورا با علی مر تقضا
 و از طریق دیگر اما ایہ
 اوست ز نجافی ز بوالہور آل نیر الورا
 و از محمد بوہنت بہت صدر اتقیا
 و از طریق دیگرے اما تقایت حباں ذرا
 صحبت معرفت کرخی با علی شد کورضا

صحبتِ سوسنی قائم نیز بود دست با پدر
آنکہ چون بدو است صحبت او با پدر
باید خود حال کند با قرابت با این را و بیاید
باید سوسنی بود صحبت با آن کہ در اول
آنکہ زمین آقا بدین است صحبت او با پدر
بود آل والا حسین ابن علی و افر و ف
صحبت او با محمد مصطفی جد خود است

شد تمام آل شجره از عون خدا بر ہنما
ایضاً لہ

نگار از رفت مشکین را من بسیار بچند سے
کہ تا بازی کنم چون طفل با آل ما یک چند سے
رخت گلزار شکفته تنم در ناله چون بسیل
بدر این نبل خود را دریں گلزار یک چند سے
رخت در خواب دیدم خوش شدم لیکن از آن دیدہ
کہ بودم در غم و اندوہ تو سپیدار یک چند سے
بیدارش خوشم چون نیست گفتارش نصیب من
بگفتارش خوشم چون نیست از دیدار یک چند سے
ز جام عشق مستم محنت از من چه می خواهد
بیا شدم مست لالہ قیقل مرا بگذار یک چند سے

گفتار است حاکم این زماں در عشق او گر چه

ز عشق حوریال بود است او بیزار یک چند سے

ایضاً لہ

دلر با نزد من بیا یک چند
سیر بنیم ترا بیا یک چند
زاں کہ مہمان ست این بقایک چند
رخ نمکا بگذری کجا یک چند
تا کہ بنیم ترا گفت یک چند
من ز عشقت شدم فنا یک چند
بودہ ام گر چه پار سا یک چند
کن بریں با دنا فنا یک چند
حاکم کنول ز جام عشق است مست
بود در زہد خود فنا یک چند

ایضاً

لے قدرت از سر و ہم موزون دو چند
 ذوق کال حق کرده در آب حیات
 درد کال از عشق تو بر من رسید
 آب کال در سنا بیا بارید ابر
 بین خوردن شد مقام از فراق
 آغچه حاکم را از عشقت سوز بود
 دارد این دیوانگی اکنون دو چند

بیت

پنج باب است اندری گزار
 شد ز انشا و حاکم در دیش
 هر یکے باب گنج مدنی دال
 پنج گنج اندری یکے دیوال
مناجاتی شجره بنام جبران شیخ المشائخ شیخ حاکم قریشی ماوی

الی به آن چارده اولیا
 الی به آن چند تن اصفیا
 بحق شجره داو آب و خاک
 بحق محمد جبرائیل
 بحق دست بارغ اهل سنا
 بحق که زید ابن عارث رحم
 آل نازن انجیة عبد الواب
 بحق عمر افتخار زمن
 کہ ہستند از عزت مصطفیٰ
 کہ ہستند در راہ دین مقتدی
 ہاں چارده زمرہ اول
 سر سرداں سرور
 آل عارث بارغ در مصطفیٰ
 شہید رہ خالین کبریا
 کہ جنت مہبان اورا جز
 کہ خلقش سن بود دل پُر مستی

در کتاب تاریخ طبرستان
 ج ۱ ص ۱۰۰

لے یہ مناجات سلطان حاکم کا کلام معلوم نہیں ہوتا۔ نامی لے بہاؤ علی حاکمی متوجہ العزم سے ذکر کجک بنیہ اسماء

بحق مستد کر لطفِ تدیم
 سچا وہ یوسف بن محمد شہید
 برائیم گلِ روضہِ اصطفیٰ
 موسیٰ عالمِ سجالاتِ او
 بطاہر کہ نبی ابن موسیٰ حکیم
 بحق علی آنکہ نامش نقیست
 بہ شیخِ شبستان اہلِ الیقین
 بحق قطبِ آلِ ابنِ مرشدِ رشید
 بحق بسار آنکہ نورِ ضیا
 بحق حکمِ قرشی صسارنی
 الہی بحق ایسا ہستِ اصفیا
 کہ فضلتِ بکارم شود رہنما

بیفزود بروئے بلا بر بلا
 توجیہ شناسائے علمِ الوفا
 کش افزودنِ بد از صبحِ صادق صفا
 ز آفاقِ قربِ مقامش علا
 شہید سے بشامِ عرصہِ الانبیا
 کہ بد ہمو آبارِ خود متقا
 رشید است ابنِ علی رہنما
 کہ ہمو پدر بود دیں پرورا
 جلالش ہمیشہ است کشفِ الدجا
 کہ علمِ لدنی بیادت از خدا
 الہی بحق ایسا ہستِ اصفیا
 کہ فضلتِ بکارم شود رہنما

حقیقۃ عظمیٰ علیہ السلام

علمِ عالمینِ نظیرِ شہیدِ علیؑ علیہ السلام
 مناجات منثورہ

رَبِّ لِيْسَ لِيْسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

لے خداوند واجب البقا لے ارجمند بے ہمت

لے قدیم بے ہدایت لے باقی بے نہایت لے خالق ہر مخلوق لے رازق ہر مرزوق لے
 مددگار چہانیاں لے مبدع عالمیان لے خداوند بے نیاز لے رہنما چارہ ساز لے بادشاہ
 بادشاہان لے عذر پذیر عذر خواہان لے دانندہ راز لے شنوندہ آواز لے دانندہ

لے ریاضی بھائیوں کے نسخہ گلزار میں اس کے بعد عظیمہ درج ہے مگر اس خدا کان حضرت مبارکاری کو از نسل ابوسفیان میں حبیب تاتے ہیں۔ (دہلی)

سر اتر ولے بنیدہ خندانہ ولے بخشندہ عظامہ اسے پوشندہ نظاما لے مراد و منہدہ جو مان و انہ
 ستائندہ منظوری لے آنر بنیدہ چایر گاہ نام ولے بر آندہ پاگاہ ہا لے بر آندہ حاجات حاجت نڈاں
 بخشندہ مراد نیاز منداں ولے ہمہ چیز را بصیر ولے ہمہ چیز را بصیر ولے ہمہ چیز را بصیر ولے ہمہ چیز را بصیر
 غیبیہ والے ولے رونوی دہندہ نیکال دہراں لے زندہ کہہ گزیر ہی ولے پائندہ کہ گزیر ہی
 لے حکیمے کہ عاصیاں را در حال بیدار سپاری ولے علمے کہ مہلت وہی وہاں گذاری لے تو اب
 پریشاناں ولے تو اب پیشا ناں لے دوزندہ دہما ولے شکندہ کامہا لے جبار جباراں ولے قہار
 قہاراں لے آنر بنیدہ آسمان وزمین ولے داخندہ گمان و تقویہ لے ستار تہ کاراں ولے غفار
 گنہ گاراں لے چارہ ساز ہر پہ چارہ ولے کار ساز ہر آدرہ ولے تہ بخش بہاراں ولے رزق و زندہ
 بے گزار لے آنر بنیدہ دہم و خیال ولے تو گنندہ ہر ماہ رسالہ ولے قدر ہر مقدر لے ولے مستور ہر
 مستورات لے بر آندہ و زرد شب و شب در روز لے کریمے کہ در کرم زخم باز است ولے جیمے کہ رتبت تو
 ہمہ یا است لے برگزیندہ انبیا و اسب بزرگی دہندہ و از اہل لے کار ساز لے کہ اکرم صفی بہتج ہدایت و فضل تو
 نواختہ ولے سبب پیار کما بصیرت فی رال بعد سنت لے لے تو گداختہ لے پردر کما لے کہ آتش سوزاں را ہر کرم
 خود بارش دہوستان گردانیدہ ولے کار گارے کہ فرود و در از نیش لپشہ لنگ بدوزخ رسانیدہ ولے
 منیعے کہ موسے کلیم را ہر جمیع مسلمان سلامت از دریا بر برسانی ولے منتقمے کہ فرعون اسیر لے لے
 ذریل زری گردانی لے تارے کہ در سیاں رخت سبز آب و آتش تو دادہ ولے کہ تہ لے کہ
 بلال و آتش برق تو نہادہ لے تہا لے کہ پیل قوی را از نیش لپشہ ضعیف لے گردانی
 جبارے کہ شیر دہیر را از مورچہ حقیر خفیف برنجانی لے غلطی کہ آب دیا تہود لے لے
 لے سمیعے کہ و شہا را شنوائی از دست لے رجمے کہ از بسبب گناہ رزق بیداں از ہذا لے ولے کہ
 کہ تو پانگنا ہر کاران یک غدر بہ پذیردی لے کار ساز کہ چون غنم لے لنگ را در جمع دوسہ تمام در حائل
 گردانی ولے بے نیاز کہ پول تہرے کنی دوستے را در درباری مثل لے لے خوانی ولے کہ لے کہ
 رامی گزینی و ابواب ہدایت می کشانی ولے رجمے کہ از سبب مجاہدہ ہر ماہ شاہد ہی باز تو را خوش

وے کریمے کہ در بیاض دیدہ سواد عین بناد

Marfat.com

می نمائی لب معبود که بندگان را بر لبے عبادت خود آفریدی۔ و اے دو دے که مومنان را به محبت خود
برگزیدی۔ الہی مانندگان تو ایم تو بادشاہ بادشاہانی ہماں شود کہ تو خواہی خواستہ ما نشود تا تو نخواہی۔ الہی
آں را کہ بہر خوانی کسے زاند و آترا کہ بقہر برانی کسے سخواند خواندہ تو مخد دل نشود در اندہ تو مقبول نہ
گردد۔ بیت خوش رقت آں کسے کہ سر اورا سخواندہ
دائے دایے بر کسے کہ سر اورا بر اندہ

خداوند ا۔ بادشاہا۔ صالحا۔ را بہا۔ لعظمت ذات و صفات قدیم تو در بجزمت کلام عظیم تو در بجزمت نور
و انجیل و زبور و فرقان تو در بجزمت حبیب ملائکہ و پیغمبران تو در بجزمت مصطفیٰ قبول تو در بجزمت ازدواج
و اولاد رسول تو در بجزمت پیر فاطمہ تحقیق تو۔ و بجزمت در تصدیق امیر المؤمنین ابو بکر صدیق در بجزمت
برگزیدہ: ابی ہملیفہ سرانرا ز دنیا میاب امیر المؤمنین عمر ابن خطاب و بجزمت بادشاہ صاحب ایمان در دست
خدائے جامع قرآن امیر المؤمنین عثمان ابن عفان و بجزمت شیر خدا داماد ابن عم خدیجہ غازی غازی غازی
معطی مطالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب و بجزمت دو فرزند بلند محمد مصطفیٰ و جگر گوشہ علی
المرتضیٰ و فاطمہ الزہرا یعنی حسن الرضا و حسین شہید رشتہ کر بلا و بجزمت صحابہ و تابعین و تبع تابعین
و بجزمت مشلخ اسلام و علمادین و بجزمت مقربان اہل پیشگاہ تو در بجزمت جوئندگان قربت تو در بجزمت
سوختگان محبت تو در بجزمت پر سیرگاران تو در سیرگاران تو در بجزمت نیکوکاران و روزہ داران تو در بجزمت
خوانندگان قرآن و دانشدگان بیان در بجزمت غازیان سر انداز و بجزمت شہیدان جانباہ و بجزمت
حاجیان کعبہ مبارکہ و بجزمت پاکبازان و جوانمردان و بجزمت تائبان مردان و نیک زبانان و بجزمت
جوئندگان راہ و فاد بجزمت خوانندگان ملک رضا و بجزمت ساجدان خوف و ربنا و بجزمت صادقان
صدق و صفار بجزمت معرفت عارفان و بجزمت کشتگان بارہا و بجزمت کشتگان خشم و ہوا و بجزمت
مشتاقان دیدار تو در بجزمت صادقان نیکوکاران و بجزمت پیران پشت خمیدہ و بدرگاہ حق رسیدہ
و بجزمت جوانان از خدائے ترسندہ و بطاعت آرمیدہ و بجزمت آبدیدہ بیوگان و بجزمت سوز سینه
غریبان و مسکینان بر من بیچارہ گناہگار در بر جملہ مومنان و نیکوکاران و صفار فضل و کرم خود

ارزانی داره کریم اگر چه گنا همکار هم بجز تو خدا سے دیگر ندارم و اگر چه بد کردار همه فضل و کرم تو امیدوارم -
رحیم اگر چه غرق جرم و عصیانم هم مخلص و مسلمانم و اگر چه آلوده خطا و نسیانم هم ترا یکے می گویم و یکے
می دانم الهی بجز تیرا آن مارا از عفو خود دل شاد کن و از آتش دوزخ آزاد کن الهی در بار رحمت
خود بر ما چنان مکتوبه که هرگز بسته نگردد و ما را توبه چنان درست ده که سر بار شکسته نشود سه

هر بار توبه می کنم باز بشکنم
هر دم بخواه غفلت خود را در فکرم
یارب بفضل بخشش مرا توبه نصوص
تا شجره نولکے تن از تن برکنم

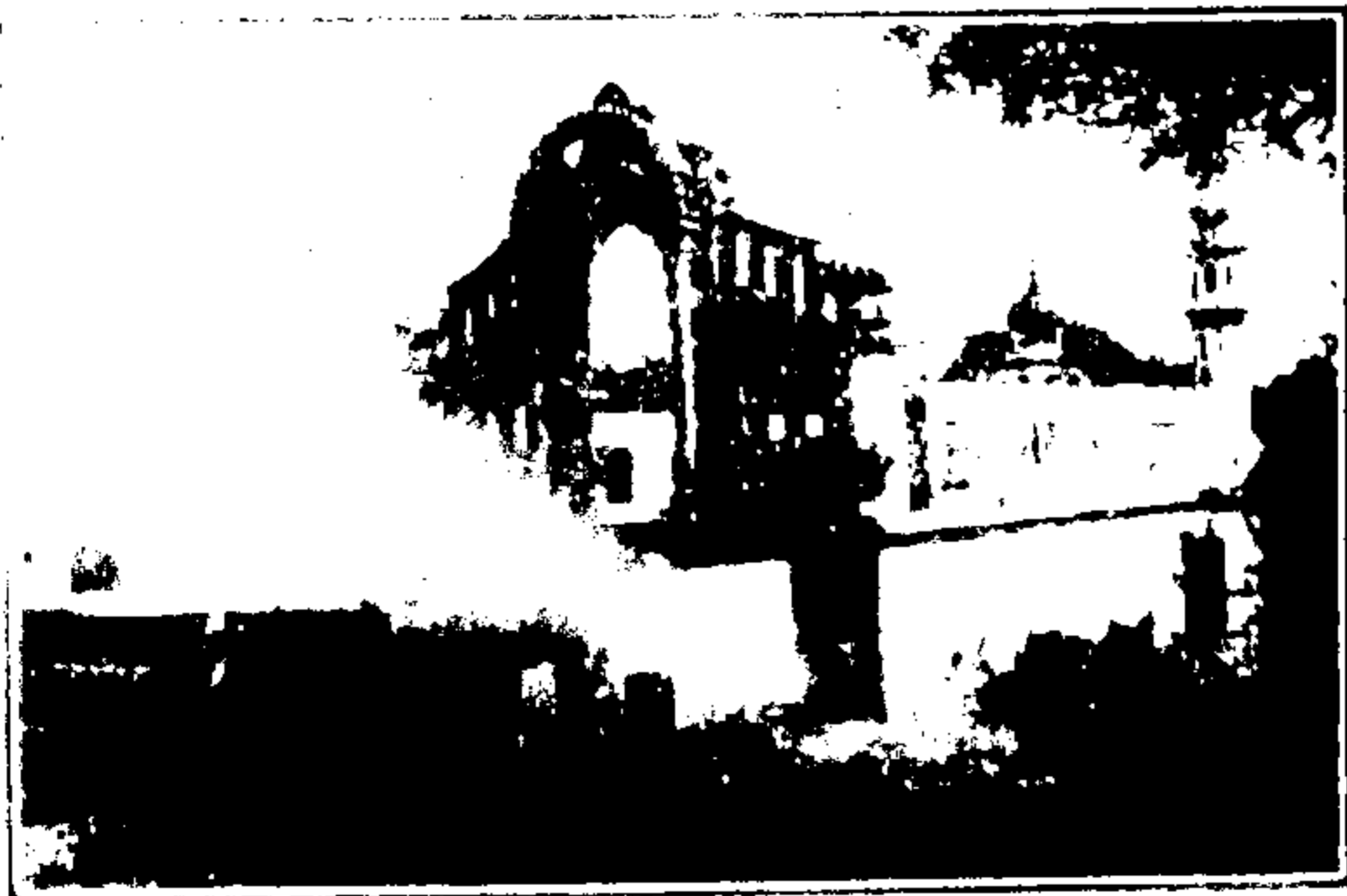
خدایا توفیق بجنات ده در دست از سیات بخش - هر چه از ناکردنی کردم بفضل خود در گزار و در آنچه
رضا رستت همه در آن پیوسته ثابت و از یاد خود چنان ده که خیر تو فراموش کنیم مشغول چنان بخش که
اشتغال رناید بکوش نهیم الهی نه قوت حساب داریم و نه طاقت عذاب در ماندن بیهوده ما را از فضل خود
در باب الهی بی غفله ما را باز گذارد در حثت و امان خود و اگر چه بر در خود چنان ثابت دار که هر روزی
نیایشیم و در طلب خود چنان استقامت بخش که هرگز بی نیشیم اسباب دینی و دنیای می ما بفضل خویش بسیار
ما را از آتش تبه خود ملذذ همیشه ما را بجزت و جاه دار و از خواری دنیا و آخرت نگاهدار و از محتاجی مخلوق
نگاهدار عمر و رزق ما برکت کن - ما را بیا سر زور ما رحمت کن - پیوسته در طاعت و عبادت و محبت و ذکر و شوق
و فکر و شکر خود دار و هیچ ظالم و شیطان و مفسد و ماسد بر ما کما رحمت و کرامت استقامت روزی
کن - بر همه بر نفس آثاره و شریکان همکاره و غیر ذری بخش ظلمت ریا از ما دور کن و ما را نور انکس ده و در
راحت بخش و نبدیال ما افلاس ده و پریشان را جمع گردان همه مسلمانان را ب نعمت پروردگار
استورات ما در پرده و نعمت مستور دار و دختران مسلمانان را بخت نیاید و در این دنیا
عاجت دل همه میدانی و بر آردن آن می توانی همه را بهر اودل برسانی و در جهان همه بر آورده گردان
بجملات و صفات محمد و بجزمت کرم و کرامات محمد و بجزمت سر و سرار محمد و بجزمت ذوق با انوار محمد و بجزمت
پیشانی بر نور محمد و بجزمت و چشم نور محمد و بجزمت روست و سوسه محمد و بجزمت دو کعبه است بر کعبه محمد
بجزمت رخسار فلزار محمد و بجزمت کشتی را بر شاو بند بجزمت و ابرو بر بویات کشف و باز دهی محمد است اول جان

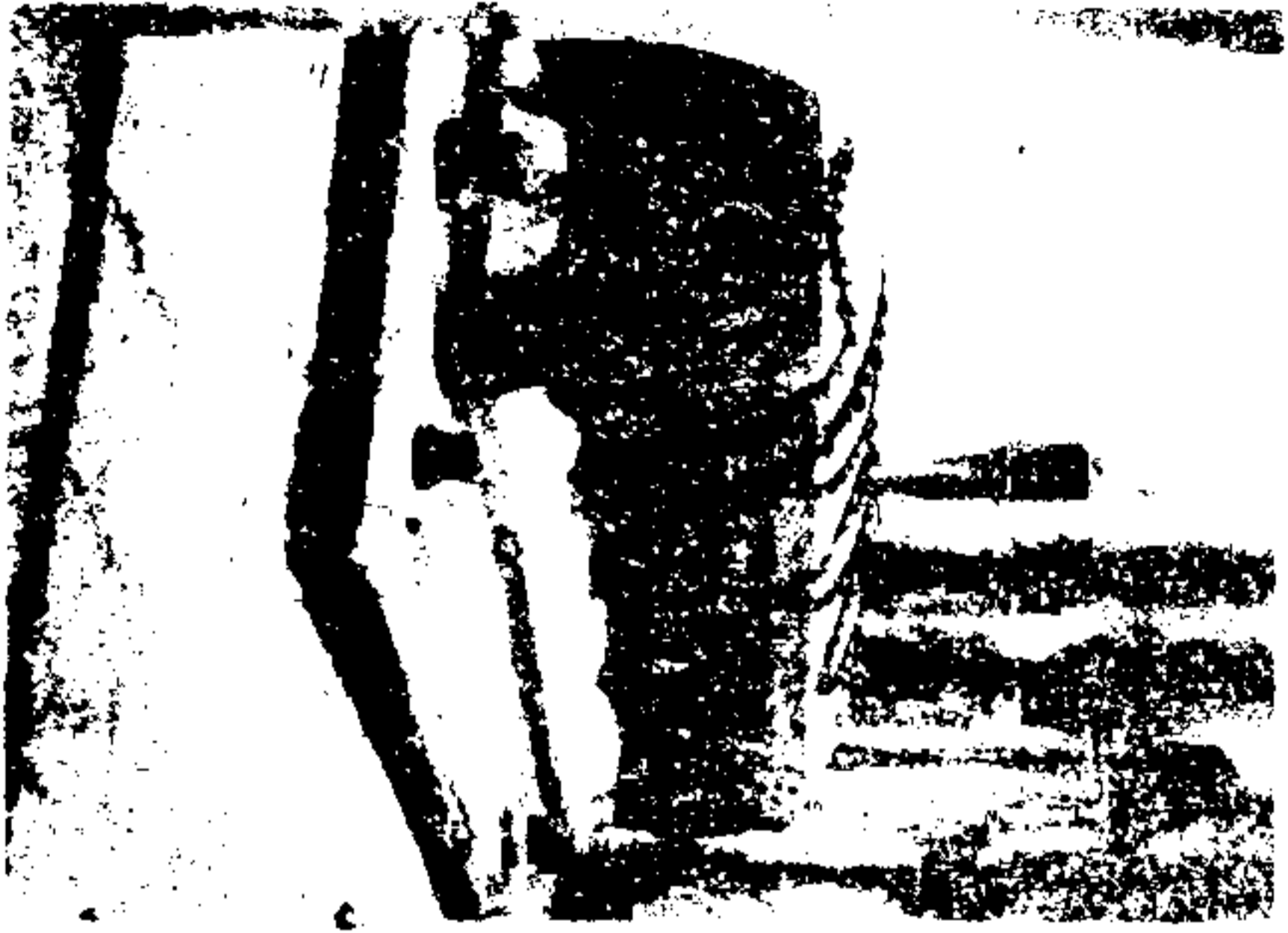
محمد و بجز نبی کام زبان محمد و بجز نبی قامت و استقامت محمد و بجز نبی اسم و جسم محمد و بجز نبی نام و نام محمد و
 بجز نبی کلمه و کلام محمد و بجز نبی نور و برینیه محمد و بجز نبی سینه بے کینه محمد و بجز نبی خاطر خطیر محمد و بجز نبی ضمیر
 نیر محمد و بجز نبی اقوال و افعال محمد و بجز نبی ذات کریم و خلق عظیم محمد و بجز نبی صفت صفت محمد و بجز نبی معرفت
 بجز نبی نیاز محمد و بجز نبی انس و راز محمد و بجز نبی علم عظیم محمد و بجز نبی عطا عظیم محمد و بجز نبی حیا و علم محمد و بجز نبی
 داب ادب محمد و بجز نبی منبر و محراب محمد و بجز نبی جمال و کمال محمد و بجز نبی حلال و اقبال محمد و بجز نبی عظمت
 رفعت محمد و بجز نبی عزت و حرمت محمد و بجز نبی حالت و ذوق محمد و بجز نبی محبت و شوق محمد و بجز نبی چارگان
 بنظر رضا و رحمت مگر ما را و همه مسلمانان را با ایمان داری و با ایمان بری و با ایمان بر انگیزی الهی چون
 عزرائیل قصه چای ماکند و عزرائیل قصه ایمان ماکند ایمان ما را از غارت شیطان نگاهداری و جان شریف
 ما را بے تلخی جان کندن آسان از تن ببردن آرمی بیت

پنجش حاکم را اسے کریم تا گوید بوقت دادن جان لا اله الا الله

پنجش هر همه را اسے کریم تا گویند بوقت دادن جان لا اله الا الله

الهی چون در عمر ما بسر آید و یک اجل بر در آید گوش از شنیدن و زبان از گفتن باز ماند و از
 حیرانی چشم بسوی آسمان باز ماند و حرص خوردن طعام ماند و نه آشامیدن آب و نه قوه سوال باشد
 نه طاقت جواب همه عزیزان نالال و گریان و دریاں شوند و از آتش سوزان گردند اگر چه از چشمها آب
 برانند ما را مکنانیدن نتوانند در آن ساعت بیچارگی و ماندگی حیرت خود را انیس ما گردان - الهی
 ما را بر جازه سوار کنند و از شارتان بگورستان برند و در محبتنگ و تاریک دارند و در زیر خاک تنها گذارند
 و یاران باز گردند ما را کریم سازد الهی و در آن تنگی و تاریکی و تنهایی افزای و روشنائی بخش و ما را از عذاب
 گورستانی ده - گورستان را سر غزای بهشت گردانی و بر بستر و بشیرسانی و از ایشان بشارت بهشت دانی
 الهی چون از رام مادر زیر خاک بریزد و یاد و یاد دلهای خلق بخیزد و ذکر مافرا موش کنند و یاد و یاد گوش
 نه نهند در آن ساعت ما را رحمت کنی از فضل و اکرام شاد کنی - الهی چون صبح قیامت بر آید هر سروده
 زنده شود و در عصمت در آید در در غایت نراخ شود و زمان از تشنگی شلخ شلخ شود و از





مزار حضرت سید احمد لودھی نزدیکی اولامبو



دراڑہ پیرانی مزار حضرت سید احمد لودھی نزدیکی اولامبو

بیسبت آل روز تہنا تا تو ال ڈہا لڑاں گرو و عرق از وجود اروان و مغز و جوش و خلقان
 و قیامت خروش آید ہر کس حیران شود و میزان عدل بیا و یزند و خصمان خصومت بایک دگر
 بیا و یزند و پر خیزند و نہ برایچ بادشاہے تن و افسر باشند نہ بر گوش گوشوارد و نہ برایچ عالمے
 دستار باشند و نہ برایچ گردنے طوق و زیور باشند خواجہ و غلام کیساں شود و سلطان و رعیت
 برابر باشند و حکم کنند و خدائے جلیل باشد و نداد منہدہ چہر اہل باشد انہر نہاے عذاب کنند
 ردے آدمی بعضی اسپید چوں ماہ شود و روسے بعضے چوں سیاہی سیاہ تر شود الہی مارا لڑا ہا ہ
 روئی نگاہداری و وجود مارا روشن تر از خورشید و ماہ تاباں داری و از ہول قیامت و سختی حساب
 و عذاب آل روز مارا با جمیع امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وورداری و از شفاعت او محروم
 نہ کنی و مارا شفاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزی گردانی الہی نامہا مارا بردست راست
 دہی پلہ تر از رسکے لکی گراں داری و از پلہ ط تیز و باریک و تاریک آسان بگذرانی و از عرش
 کوثر آب چستانی و درز پر سایہ عرش نشانی و بے عذاب در بہشت رحمت ربانی و دیدار خود
 بے چوں مارا نہائی و سلام خود نشنوانی بر ما بخش و رضا رجا دید بخشی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 فضل و کرم تو جویم و از ایچ مخلوقے باری نمی خواہم بجز خدا جل جلالہ و عم نوالہ صلی اللہ تعالیٰ علی
 خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ تبعین بر جنتک یا رحمہم ارحمین ڈ

نوٹ: حضرت سلطان التارکین کی یہ دعا فصاحت و بلاغت کا ایک مہذب
 کے علاوہ بڑی پرتاثر ہے۔ محرم ۱۳۶۲ھ مطابق جنوری ۱۹۴۳ء میں جب سلطان التارکین نے حضرت
 سید احمد توختہ ترمذیؒ (جد مادری حضرت حاکمؒ) میں آگ لگنے کا سبب شروع ہوا تو میں نے راقی
 توختہ کے پاس بیٹھ کر یہ دعا پڑھی اور اللہ پاک نے تم کو دیا۔ الحمد للہ اللہ اعلم
 نامی - ۱۵ جون ۱۳۶۲ھ

بحر طیور شمار با رب تعالیٰ بگفتار گوهر شارسنج لہلہ شمس حاکم قریشی

لے ترا حمد ہمیشہ حمد شاید مر ترا
 جملہ طیر و در شمار اندر صفات ذات تو
 شاکر ذراع و کلنگ و باکیان و غدیری
 کبک و شکر خور و ہم طاووس و جشک سیاه
 بچند بوتہار بوم و ہم عقاب تر متنا
 مگر چرخ است بجزی زاوی شالان گوی

او سعید است درد و عالم چون بختی مرد را
 ہم ترا دانند یارب عالم و سما
 طوطاک قمری کبوتر فاختہ اندر شمار
 عند کیب ہم حواصل صبح دم اندر نوا
 لک لک چغفہ باشہ در ستائش لے شہا
 باز ہم شہباز و سنقر نیز او مرغ بسا

تاجی و ہم بستہ باز دین ہمہ در حمد حق
 حاکما از حمد حق شرانہ جدا یابی عطا

نعت سید کائنات سر دفتر مخلوقات محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم

دین نعت بیت و دوئم نام شاعران آندہ کتب عظام عنصری فردوسی خاقانی نظامی سنائی
 سوزنی ظہیری مجیر سعدی مستود جمال کمال لوری شمس عراقی عطار خستری عبید حسن حسین

نعت سید کائنات محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بگفتار گوهر شارسنج حاکم قریشی

خدا شاہ ہست شعر بیت کائنات حسین مطہر
 بگفتار روح توفیق لے حبیب اللہ در قرآن
 طالع سر ہمہ اندر شمارت شمس گشتہ
 زود منظورم خوشتر لو لو نشو بظفت شد
 نہ بر شاعر لبوت سورہ شعرا شدہ نازل

بکرده نور پاکت حق تعالیٰ اسبق از عالم
 تویی محمود و ہم احمد محمد نیز ہم اکرم
 تمامی انبیاء ہم تا بروح اللہ از آدم
 ہمہ بنام و نفعجا رجاں در پیش تو اکرم
 بے شعر ابدا نعت تو ات از جہاں اکرم

شده تداع تو هم کعب و هم حسان بن ثابت
 خجسته عنصری فردوسی از زینت غلط کردم
 تو خاقانی بملک دین و دنیا کار عالم را
 تو اندر چشم خصمان سوزنی بر اهل طاعت را
 سعادت یافته سعدی دهم سعود از صفت
 ز انجم و ماه و خورم آوزی راز مهر مهر تو
 شه شام و عراقی بی همه عالم شده ملک
 تو خسرو بادشاہ فی عبیدت ہر کجا سلطان
 کہ باشد حاکم مسکین کرا و وصف ترا گوید
 ز بہر حق برد کن لطف اے از عالمان اعلم

مدح ملک المشائخ قطب العالم شیخ المشائخ حضرت شاہ رکن عالم

رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ دریں مدح نام سی کتاب آئدہ مخزن اسرار مطلع انوار مفتاح ہدایہ
 پتایہ ہدایہ حضور مصباح مشارع النفع منافع سراج القلوب مع العالی سجا کثر خزائن الفقہ
 محیط البیط مع عالم بسوط غنیہ کمیا سعادت کافیہ وافیہ کثاف کشف محجوب

کافی و وافی اغراض

اسے درون تو مخزن اسرار
 شیخ اسلام رکن الدین بوالفتح
 گشتہ مفتاح باب فتح و فتوح
 دے درون تو مطلع انوار
 شیخ منین اللہ عظیم دستار
 نام پاک تو اسے نکو کردار

در بدایه نشانی حق ترا
 ضویر مصباح علم تو کرده
 علم تو نافع است بل اتفع
 علم تو آندہ سراج قلوب
 دل تو کتر است ہم خزانه فقه
 ہم متالم علوم ہم مبسوط
 کیمیای سعادت است نظرت
 ہمت کافیہ است وانیہ ہم
 گشت کثافت کشف ہم محبوب
 لطف تو کافی است ہم وافی
 مارج در گہت رشده حاکم

بس بدایہ کبروہ است نثار
 دل اہل دلاں ز نور منار
 زو منافع بخلق مشد بسیار
 نیز مخ معافی است بحار
 ہم محیط بسیط گوہر بار
 نیز غنیہ ایا نکو کردار
 مس دہا ازو شود چہ لغزار
 از پئے قرب حضرت غفار
 ہم توایہ فیسم ذوالاقدار
 بہر اغراض خلق اے دیندار
 شفقت خویش را برد بگمار

خواہ از حق تا در بخشد

تربت و نیز جنت و دیدار

نذہ تحفۃ الذاکرین بکفتار گوہر نثار شیخ المشلح شیخ حاکم قریشی الماوی

ضیاء ہر دو جہاں لا الہ الا اللہ
 کلید مہشت بہشت است عقل ہفت جہیم
 تسد ابریش عظیم دہیات ارض و سما
 اسس دین دیانت نما دولت و شرع
 بہر بہر سعادت محیط گوہر عیش
 بہر باطل حق است نفی اثبات است

بہا بہر ملک جہاں لا الہ الا اللہ
 مثال امن و امان لا الہ الا اللہ
 توایم کون و مکان لا الہ الا اللہ
 غر بہاں و عیساں لا الہ الا اللہ
 ز لعل عقلمت کمال لا الہ الا اللہ
 تو با تفکر خواں لا الہ الا اللہ

چو کفر گشت بطاغوت شد بحق ایمان
 پے تمسک یارب چو عروۃ القتی است
 وے چو قائل کلمہ حق است کرداد بفضل
 شد است کائن طیب چو شجرہ طیب
 شد است صلش تصدیق فرع آل اقرار
 تمام شوید لوث ضلالت و عصبیاں
 خورش کہ ذرہ ظلمات شرک نگذارد
 رود چہار ہزار گناہ چوں گوئی
 میفر و منکر این کلمہ را پھر در جہاں
 تقاب ایزد بیند ہر آنکہ دانستہ است
 رود بہ جنت آل کس بھر خود یکبار
 ہر آنچہ آتہ با جملہ انبیا گفتہ است
 چو بہترین کلام است زان قبول شدہ است
 زبان چو ذکر شد دل بہ ذکر آرزو سر
 برستے تزکیہ نفس و پاکئی دل و جان
 ترا سعادت باقی است ہاں مدد از دست
 چو خاص بھر خدا مست بے نفاق ریا
 چنانچہ غلغلا ذکر تو بعرش رسد
 بعرض لرزہ درشت زہیت این کلمہ
 راست راندن ہمیں رانندہ حضرت
 چو گشت افضل ذکر این بقول افضل حق

عبارت است از ان لا اله الا الله
 ز انقصام گراں لا اله الا الله
 چہ نور نور فشاں لا اله الا الله
 چو اصل و فرع در ان لا اله الا الله
 گردنت قلب و لسان لا اله الا الله
 بیان آب روال لا اله الا الله
 برستے نام و نشان لا اله الا الله
 بصدق مدکشان لا اله الا الله
 عظیم سود و زیان لا اله الا الله
 یقین بغیر گمراں لا اله الا الله
 ہر روز دل کز باں لا اله الا الله
 ز جب افضل دان لا اله الا الله
 بہترین زبان لا اله الا الله
 بسمع روح رساں لا اله الا الله
 بگو زبان و روال لا اله الا الله
 بگفت مدغیاں لا اله الا الله
 بگوئی نہ زناں لا اله الا الله
 بگو شوقی ہماں لا اله الا الله
 زب متلع تراں لا اله الا الله
 بیان تیغ و سنان لا اله الا الله
 بگو شرح و بیان لا اله الا الله

زیر عرش معظم بر بصورت طیر
 قرار گیرد چون قائل از دشود مغفور
 چو شاه بدر که آن است رکن صدر علما
 نو گو سفندی و شیطان جیم گرگ سید
 بلای پرورش جان و دل نعیم و عظیم
 تراز عالم ناسوت در سر کس ملوک
 خبر عالم جبروت یا خود از لاهوت
 شریعت است طریقت سیدم حقیقت وال
 ترا چو ملک دیدگان کنون ندارد کس
 هر آنچه نفس مقامات و نوع احوال است
 پیشش حاکم را اے کریم تا گوید

چو نخل بانگ کتبان لا اله الا الله
 شیه بهشت ستان لا اله الا الله
 بخت صدر نشان لا اله الا الله
 تراز گرگ شبان لا اله الا الله
 ترانه آب نه نمان لا اله الا الله
 برونه انفس نه جان - لا اله الا الله
 ترانه وار نشان لا اله الا الله
 زهره ثمر ستان لا اله الا الله
 چه تشه چه تیر چه خان لا اله الا الله
 چو اسل این سب دال لا اله الا الله
 بوقت دادن جبال لا اله الا الله

پیش هر چه را اے کریم تا گویند
 بوقت دادن جان لا اله الا الله

مناجات شیخ صدرالدین فرموده اند که هر کرا همه پیش آید و این مناجات

را شفیع آرد که جمله جهان به برکت ایشان قائم است مناجات این است

الهی بجزمت آن سی صدر مرد که ایشان را نقبا خوانند و مقام ایشان در شام است
 الهی بجزمت آن هفتاد مرد که ایشان را نجبا خوانند و مقام ایشان در مغرب است - الهی بجزمت
 آن چهل مرد که ایشان را ابدال خوانند و مقام ایشان در مکه مبارک است - الهی بجزمت آن هشت
 مرد که ایشان را اخیار خوانند و مقام ایشان در حجاز است الهی بجزمت آن پنج مرد که ایشان را

عمدا خوانند و مقام ایشان در کعبہ تبرکہ است۔ الہی بجزمت آل سے مرد کہ ایشان را اوتا خوانند و
مقام ایشان در روضہ مبارک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ الہی بجزمت آل دو مرد کہ
ایشان را قطب خوانند و مقام ایشان بطوان خانہ کعبہ مشغول اند الہی بجزمت آل یک مرد کہ اورا
غوث خوانند و اوہ بخاری رسول اللہ مشغول است۔ الہی بجزمت خواجہ ادیس قرنی حاجات
وہی در نیادی اس عاجز مضطر بر آوردہ خیر گردانی دیدار اعظم خود را بے چوں و بے چگونہ و بے
شبہ و بے نمونہ مرار و زری گردانی خداوند۔ مدکا۔ بادشاہ۔ کریم۔ اہما سلام من بے چا۔ بدیاں
بندگان خاصہ خود پساں و ایشان را شفیع آوردم بجزمت تو حاجات من رواکن۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَافِقُ يَا شَفِيعُ يَا مَنْ فِي كُلِّ ضَيْقٍ يَدْرُجُ حَيْثُكَ يَا رَحِمَ الرَّحِمِ

تنت بعون اللہ تعالیٰ حسن توفیقہ کتاب گلزار بختار گومر نثار شیخ حمید الدین
ابوالغیت حاکی قریشی۔ الحارثی اسامی الماری فی سنہ ۱۳۲۵ھ بخط منشی محمد حسین قریشی
خوشنویس فی شہر حیدرآباد مطابقت جون منقول از نسخہ نوشتہ ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ سنہ ۱۲۰۰ ہجری مطابق
۱۵ جون ۱۳۶۸ع

بزرگوں کا نام زندہ رکھنے سے مقصد نامہ

چون بہ خیر کتم یا و رشتہ ل۔ د۔
امید آل کہ مرہم خیر یاد کنند
چو شادی کتم ارداج دیگران۔ شاید
کساں رسد و مر نیز روح شاد کنند

۱۳۶۵
نامہ

اولاد حضرت حاکم کا مختصر نقشہ

سیدنا حضرت شیخ حمید الدین حاکم

حضرت شیخ نور الدین (نواسر حضرت شیخ الاسلام پیر الدین زکریا ثانی) حضرت شیخ تاج الدین (نواسر راجہ جام)

شیخ میران

شیخ شہاب الدین شیخ حلال الدین شیخ احمد الدین

(۱) (۲) (۳)

شیخ عماد الدین حماد شیخ صدر الدین

شیخ روح اللہ (۴) شیخ محمد شاہ

نوٹ (۱) شیخ شہاب الدین حضرت عبد الجلیل کے پردادا اولاد در ضلع شیخوپورہ مانگ

نمبر ایشا زندہ دیہات پیر محمد افضل آزری محبٹ تحصیل شادہ سجادہ نشین۔ تاریخ جلیہ ص ۱۰۶ تا ۱۸۲

(۲) شیخ حلال الدین۔ اولاد در موضع دھگ وغیرہ ملاحظہ ہو صفحہ ۸۲-۲۸۳۔ تاریخ جلیہ (۳) شیخ احمد الدین تحصیل

جھنگ کے آٹھ گاؤں میں اولاد مانگے سے ۲۸۵ تا ۲۹۱۔ (۴) شیخ روح اللہ دیگر شیخ غزنڈان کی اولاد ریاست

بہاولپور میں بڑی معزز اور چالیس سے زیادہ دیہات کی انکے تفصیل تاریخ جلیہ کے ۲۹۲ تا ۲۹۸ اور ضمیرہ تاریخ میں ملاحظہ ہو

مخدوم کریم شاہ سجادہ نشین میں اور مخدوم روشن چراغ آزری ڈسٹرکٹ محبٹ اور وسیع علاقہ کے بیدار شیخ روح اللہ پانچویں بھائی منشا شاہ

کی اولاد میں پشاور اور پشاور بھائی میجر مخدوم محمد بخش میں (۵) شیخ روسی کی اولاد شہر وسیع الرقبہ موضع پٹی شیخ روسی ضلع لاکپور میں آباد

ان میں حیدر علی شاہ اپنے عالم میں صفحہ ۲۹۹ تا ۳۰۳ تاریخ جلیہ اور اس کے آخری صفحہ (نوٹ) حضرت شیخ حاکم کی اولاد موضع

کلیج پیران تحصیل شجاع آباد موضع کلج عمر قانوت اور موضع کریم داد کھانہ قریشی ضلع مظفر گڑھ پستی حبیب تحصیل تونسہ شریف اور پستی شیخ جو

ڈاک خانہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں بھی بتائی جاتی ہے۔ تمام اولاد حضرت حاکم اپنے اپنے علاقہ میں معزز اور ممتاز ہے۔ ماکہوں انسان پنجاب

سڈھیں ان سرید میں ان میں یہ خصوصیت ایک قائم ہے کہ رکنیوں کی شادی اپنے یکہدوں سے ہی کرتے ہیں۔ بڑے بڑے ذریعوں اور حوجوں

مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس کا سہرا پیر غلام دستگیر صاحب نامی کے سر ہے۔ جو زرگوں کے مزارات
لی کما حقہ نگہداشت رکھنے کے علاوہ ان کی تصانیف کو اور ان کے حالات زندگی پر مشتمل تاریخی
کتাবوں کو وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی مساعی سے ہمارے ادب میں بہت سی
قابل قدر کتابوں کا اضافہ ہو چکا ہے آپ بلا سبب پنجاب کے بہترین متولیوں میں سے ہیں۔ اگر تمام متولی
ان کی تقلید کریں تو اوقاف کی حفاظت کا مسئلہ حل ہو جائے۔

(آگے میرے متعلق اور بہت سے تعریفی جملے ہیں جو میرا نقل کرنا خود مستحکم ہوگی جو زیادہ مناسب
نہیں۔ لہذا ترک کر دیا۔ من آئم کہ من دائم۔ دعا ہے کہ خدا مجھے حقیقی معنوں میں اس تعریف کا
مصدق بنا دے۔)

نامی

تاریخ طبع گلزار از پیر عالم شاہ صاحب نامی کوٹلی پیرا

گلزار حمید مو مبارک
مطبوع ہو گشت گفت عالم
کاں بہ فصاحت است نو بحر
آواز ضمیر کامل دہر

۶۵ ۱۳۰

ایضاً

از حافظ حاجی مختار النبی صاحب مرحوم حاجی مدون رہا پیرا

حافظ مختار النبی مرحوم نے فاروق پاشا شاہ میں گلزار حاکم کے دو نسخوں کے مقابلے سے

میری مدد کے ۲۲۔ جنوری ۱۹۲۵ء کو دینی دفاتر سے پورے گیارہ نسخے تیار کیے۔ ان میں سے دو سال کے
پہلے سال چھاپ جائے گی اس کی سندرجہ ذیل تاریخ طبع کی متی راضوس انہیں گلزار کی بہار شاعت
دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

حمید الدین حاکم صاحب شان
کہ شاہ ہے نہ یہ ملک کیج کران

۱۴۵

گزیده فقر را بر باد شاهی
خدا اجرے دہد اورا کہ کنوں
بسالی سیزده صد شصت و چارم
تو نیت خدای جن و انساں
کنند گلزارِ حاکم شائع باشاں
بشد مطبوع این گلزارِ ذی شان

ایضاً

از نامی حاکمی لاہوری

تعالی اللہ دنیا شد معطر
بہ دہا انبساط و زحمت آمد
بدان پیدا کند کیفیت وجد
چہانے پر زور و نور گر دید
چو شد آرزو گوش دل حلق
سر خورد را بجیب فکر پر دم
گوش من رسید آوازِ لطف
تہونامی بہ نشان الہی

ز ریجان و گل گلزارِ حاکم
ز راحت بخش استبشارِ حاکم
سماع دل ربا اشعارِ حاکم
ہویدا گشت چوں انوارِ حاکم
بفضل حق در شہوارِ حاکم
بسالی طبع این از کارِ حاکم
چہ اندیشی تو پر خوردارِ حاکم
بہارِ تازہ گلزارِ حاکم

+ ۹۲۸ = ۶۵ ۱۳ ۴۴

ایضاً

از پیر محمد افضل شاہ حاکمی زریں جہرین شاہدہ پیل

طبع شد گلزارِ جدِ احدی
آں حمید الدین حاکم غوثِ وقت
ہست از گلزارِ اولیاد بہار
ہا تقم گفتا بسالی انتطباع

تارک تاج و سریر خسروی
کز قیامش مومبارک شد حللی
دور سازد خواندش آ شفتگی
گو کتاب حضرت حاکم دلی

۱۹

ایضاً

از پیر از علی شاہ حاکمی رئیس قلعہ مہینا
 عذوبت یابہ بخد کایم دل خلق
 ز شیرین و آلفہ اشارہ گلزار
 دل ما از فرح گل گل شکفتہ
 چو شد فرحت فزا از گلزار
 نماییں سعی در از گلزار
 کہ کرد اشارہ زرد کارہ گلزار
 بگفتا لطف اظہارہ گلزار
 چہ تاریخ طباعت حبیب انور

۱۳۶۵

ایضاً

از صاحبزادہ محمد ابو بکر ہاشمی حاکمی
 عدلت حاکم کے صد سال بعد اس وقت بھی
 مددنت آموز ہے گلزار کا سر آکد حق
 یہ ساجات و ثنا و منقبت کی کان ہے
 صاف سادہ ہے زباں اس کی نہیں مضمون ادنیٰ
 کہہ دیا بو بکر سے گلزار حاکم ذکر حق
 بہر سال طبع لطف نے یہ از روئے لقیں

۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

ایضاً

از صاحبزادہ عبدالغفور حاکمی رئیس موضع قلعہ مہینا
 چھپ گیا اس بزرگ کا دیوان
 غمزدگی اپنے
 کہا لطف نے جب سے تاریخ
 حقا میرا کہتا ہے کہ تاریخ
 کہو عبد الغفور انور تم
 شہ و آخرت ہے جس تاریخ

۱۹۲۶

ایضاً

از صاحب عامی

تو خاک کے زحاکماں مہرِ فضیلت آمدہ
 تو خاک کے بنزل اہل حال بردہ بالتقیں
 تو عارفی زعارفاں مہرِ فضیلت آمدہ
 تو شاعر کے بر آسماں مہرِ فضیلت آمدہ
 ہیں حدیثِ تورواں مہرِ فضیلت آمدہ
 کسے بگفت ناگہاں مہرِ فضیلت آمدہ

۵۱۳۶۵

ایضاً

از ابوالاعجاز میاں عبدالحمید صاحب آزل لاہوری

مجموعہ کلام تو یہ چھپ گیا۔ مگر
 چھ سو برس سے پہلے کی یہ فارسی میں ہے
 دنیا میں آپ کا نہ اگر تھا کوئی جواب
 نامی کی اس پہ صرف ہوئی محنت کثیر
 حمد و ثنا بھی مدح و غزل بھی بے دل پذیر
 دیواں بھی ہے حمید کا بے مثل بے نظیر

(۲)

دیوان میں سے حضرت حاکم کا چھپ گیا
 سادہ زباں اگر ہے تو مضمون صاف صاف
 جب تک کہدے مصرع تاریخ اسے آزل
 سعی بلیغ نامی روشن ضمیر ہے
 طرزِ ادا اور نگ سخن دل پذیر ہے
 گلزارِ حاکی یہ بہت سنظر ہے

۶۱۹۲۶

ایضاً

از پیر محمد اقبال صاحب سکینڈ ماسٹر ڈل سکول نادنگ

شیخ مبارکی کی صلبِ پاک سے
 تھے حمید الدین سلطان کیچ کے
 تارک شاہی ہوئے جو باوقار
 جن کا تھا الفقرِ فخری پر مدار
 ان کی تصنیف ایک گلزارِ نام ہے جو اشاعت ہوئے اس کی کفیل
 طبع کا اس کی ہوا اب اتہام ہے
 اس کا سہرا ہے چچا میرے کے سر
 نام نامی جن کا ہے مشہور تر
 بے جزا خیر انہیں رہتِ حلیل
 کہدیا اقبال نے چھپنے کا سال
 تیرہ سو سولہ ہے لے فرخندہ مال

حضرت سلطان حمید الدین حاکم کی تعریف صدر الدین عارف کی زبان سے

بِأَمْنٍ بَنِي قَصْرًا زَفِيحًا بِالْعُلَى

وہ ذات شریف جنہوں نے طریقت کی بنیادوں میں ایک

بِنْتُ الْعَجِيزَةِ فِي آخِرِ زَمَانِنَا

ہمارے آخری زمانے میں معجزہ ہیں

شَبْلِيٌّ وَقْتٍ فِي الزَّمَانِ رَأَيْتُمْ

پہلے زمانے میں اپنے وقت کے شبلی ہیں۔ اسے مخاطب

عَنِّي حَبِيدَ الْحَقِّ قُطْبَ دِيَارِنَا

میں سے حضرت حمید الدین حاکم ہیں جو ہمارے علاقہ کے قطب

سُدْرَ الْمَشَاحِبِ حَاكِمٌ فِي دَهْرِنَا

مناجیح کے سردار اور ہمارے زمانے میں طریقت کے حاکم ہیں

فِي الْفَقْرِ أَبْهَى وَالْأَصُولِ مَدَارُهُ

علم فقہ میں سب سے زیادہ روشن اور علم اصول میں اس کا مرکز ہیں

عَبَّانُ عَصْرِ فِي الْعُلُومِ بِفَضْلِهِ

اپنی فضیلت علمی کے سب سے نامعلوم میں عبان زمانہ ہیں

رِعَ تَقِيٌّ وَاصِلُ الْحَقِّ ذَاتُهُ

تقوہ میں صاحب تقویٰ ہیں اپنی ذات واصل حق ہے

وَالْحَاكِمُ الْقَرِيشِيُّ فِي الْأَسَانِدِ

نسبت ناندان میں حاکم قریشی ہیں

وَشَيْدَ أَرْكَانِ الزَّهَادَةِ وَالتَّقَى

اوپنی محل بنایا اور زہد و تقویٰ کے ارکان مضبوط کئے

وَأُظْهِرَتْ مَحْضُ كَرَامَتِهِ بِالْإِنْفِاقِ

اور آپ نے آخری وقت میں کرامت کو اظہار کیا

فِي الْفَضْلِ شَمْسًا طَالِعًا بِالْإِهْتِدَادِ

تو انہیں فضیلت میں ہدایت کی چمک ہوئی اور بار بار دیکھی گئی

وَجُنَيْدًا ثَانٍ حَالِيًا أَهْلَ الْمَهْجَى

میں اور ضعیف ثانی میں اہل بیعت و زہد کے لیے رہے ہیں

أَخِي رَسُولَ الشَّرْحِ مِنَ بَيْنِ الْبُورَى

جنہوں نے لوگوں کے درمیان شہادت کے لیے رسول کے طور پر

وَأَعْلَمُهُ مِنْ عُلَمَائِنَا فِي مَنْ بَقِيَ

اور ہمارے اقیقہ علم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں

لَعَبَّانُ وَقْتٍ بِمَا هَمَّ بِهَا الْبُورَى

اور اپنے وقت کے علم والے ہیں جو ہر چیز کے لیے

وَأَزْكَى بِنُضْلِ كَيْسِ عَمِيرِ الْبُورَى

ہمارے سب سے افضل علم والے ہیں جو کئی چیزوں کے لیے

قُطْبُ الزَّمَانِ وَقَدْ وَدَّ فِي الْأَصْنِيَا

زمانہ کے قطب ہیں اور تمہیں ان کے ساتھ ملنے سے